حیدرآباد کی علمی فیاضیاں

بعہد اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ و حضرت غفران مکان

سنہ ۱۳۱۹ھ تا سنہ ۱۳۴۹ھ

مؤلفہ

مولوی سید منظر علی صاحب

سنہ ۱۳۵۵ھ

دفاتر سرکار عالی و معززین (عـہ) عام شائقین (صـہ)

حیدرآباد کی علمی فیاضیاں

(۱۳۱۹ھ تا ۱۳۴۹ھ)

(۱) عرض حال
(۲) سرپرستی وسائل تعلیم
(۳) سرپرستی تعلیم و تربیت
(۴) سرپرستی فضلا، و شعراء
(۵) سرپرستی تالیف و اشاعت
(۶) سرپرستی مطابع و اخبارات
(۷) سرپرستی فنون لطیفہ
(۸) سرپرستی مجالس و معاہد

مؤلفہ

مولوی سید منظر علی صاحب

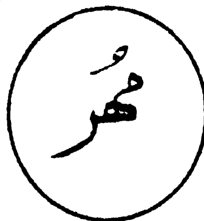
۱۳۵۵ھ

باہتمام تصدق حسین تاج مالک

اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن طبع گردید

مراسلہ صدر دفتر نظامت تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی واقع ۵ اردی بہشت ۱۳۴۶ف

نشان مجاریہ (۸۷۳) نشان مثل دفتر ہذا (۹۰/۱۸) بابتہ ۱۳۴۶ف



منجانب ناظم تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی

بخدمت مولوی سید منظر علی صاحب مؤلف کتاب حیدرآباد کی علمی فیاضیاں جدید ملاپلی ۲۲۰ حیدرآباد دکن

مقصد حیدرآباد کی علمی فیاضیاں

بسلسلہ مراسلہ دفتر ہذا نشان (۵۹۷) ۱۶ اسفندار ۱۳۴۶ف ترقیم ہے کہ آپ کی کتاب "حیدرآباد کی علمی فیاضیاں" کے پچاس نسخوں کے خریدنے کی منظوری بحساب فی نسخہ (عـ۵) سکۂ محکمہ سرکار سے صادر ہوئی ہے۔

شرح دستخط

جناب خان شیر محمد خاں صاحب

مددگار ناظم تعلیمات

مراسلہ سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی واقع ۲۹ر دی ۱۳۴۶ف
م ۳ر دسمبر ۱۹۳۶ء

نشان مجاریہ (۲۶۵/اے بی) نشان مثل (۵۵/پی بی) بابتہ ۱۳۴۵ف

[illegible]

منجانب مولوی مرزا علی یار خاں بی اے (آکسن) ناظم

بخدمت جناب مولوی سید منظر علی صاحب مکان ۲۲۰ جدید ملاپلی حیدرآباد دکن

مقصد
درخواست مولوی سید منظر علی صاحب نسبت امداد برائے اشاعت کتاب "حیدرآباد کی علمی فیاضیاں"

بجواب تحریر مورخہ ۲۵ر دی ۱۳۴۶ف بمقدمہ صدر ترقیم ہے کہ جناب کی تالیف کے متعلق محکمہ ہذا سے دفتر باب حکومت سرکار عالی پر جس مراسلہ کے ذریعہ سفارش کی گئی تھی اُس کی نقل حسب الطلب مع ہذا مرسل ہے۔ براہ کرم وصول سے ایما فرمائیے۔ فقط

شرح دستخط
جناب مولوی فضل الرحمن صاحب
مددگار ناظم

نقل مراسلہ سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی   واقع ۲۱ ر ۱۲ ر ۱۳۴۵ ف
م ۲۶ ر ۹ ر ۱۹۳۶ ء

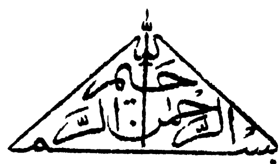
نشان مجاریہ (۴۷ / ۱ اے ۔ بی)

منجانب مولوی مرزا علی یار خاں بی اے (آکسن) ناظم | درخواست مولوی سید منظر علیصاحب مقدمہ نسبت امداد برائے اشاعت کتاب

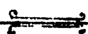
بخدمت جناب معتمد صاحب باب حکومت سرکار عالی | "حیدر آباد کی علمی فیاضیاں"

بمقدمہ صدر گزارش ہے کہ مولوی سید منظر علیصاحب کی ایک درخواست موسومہ عالیجناب مہاراجہ سر صدر اعظم بہادر بالقابہ مورخہ ۔ خورداد ۱۳۴۵ء آنحکمہ سے بتوسط معتمدی سیاسیات بغرض کارروائی مناسب دفتر ہذا پر وصول ہوئی تھی جس میں درخواست گزار صاحب نے یہ استدعا کی تھی کہ ان کی تالیف موسوم بہ "حیدر آباد کی علمی فیاضیاں" کی اشاعت کیلئے مالی امداد عطا کیجائے ۔ بنا بریں مؤلف صاحب سے کتاب کا مسودہ بغرض معائنہ دفتر ہذا پر طلب کیا گیا ۔ اور اس کے معائنہ سے یہ واضح ہوا کہ یہ ایک حوالہ جاتی (REFERENCE BOOK) کتاب ہے جس کی تیاری میں کافی عرق ریزی کی گئی ہے ۔ اور بڑی محنت و کاوش سے مواد جمع کیا گیا ہے ۔ جو قابل قدر ہے ۔ لہٰذا دفتر ہذا کی رائے میں موضوع کتاب کے مدنظر بصورت اشاعت سرکاری مدارس کے کتب خانہ جات میں خریدی کی سفارش کیجا سکتی ہے ۔ فقط

شرحد ستخط
جناب ناظم صاحب



عرضِ حال



دمے کہ وحدت او کثرت آرزو می کرد
دلم بہ یکجہتی سجدہ چار سو می کرد (مولانا اشہری)

خداوند عالم اعلحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ کو دیر گاہ تندرست خوش اور با اقبال رکھے کہ حضور پرنور ہی کے جشن سیمیں کی تقریب میں ہم "حیدرآباد کی علمی فیاضیاں" کو شایع کرنے کے قابل ہو سکے ہیں اپنی اس مسرت بار تقریب کے موقع پر حضور پرنور کو اپنی عزیز رعایا کے مختلف طبقات اور متوسلین دولت کے تبریک نامے سماعت فرمانے اور ان کے جوابات ارشاد فرمانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی تھی۔ اور خود مسائل تعلیم پر بھی ایک سے زیادہ مرتبہ حضور نے گہرافشانی فرمائی تھی۔ پہلے ہی روز اپنی عزیز رعایا کی زبان سے

ان گنت برکات عثمانی کو سماعت فرما کر مسئلہ تعلیم پر جو نطق آرائی فرمائی تھی ہم چاہتے ہیں کہ حیدرآباد کی علمی ضیا فیاں کے لیئے اپنا طغرائے افتخار بنائیں :-

"تعلیم ہر ملک کی رُوح ہے۔ اس کے بغیر ملک ایک بے جان قالب ہے۔ گو کہ میرے زمانے میں اس نے ترقی کی ہے۔ تاہم ابھی بہت کچھ گنجایش باقی ہے۔ میری خواہش بالخصوص یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم عام ہو۔ تحتانیہ مدارس اور ان کی عمارتیں زیادہ ہوں، اور لوکل فنڈ کی مجالس کے ذریعہ سے عوام کو ابتدائی تعلیم میں دلچسپی لینے، اور اس کی ترقی میں کوشش کرنے کا زیادہ موقع دیا جائے۔

جامعہ عثمانیہ مجھکو بہت عزیز ہے، اس کی ترقیاں سنکر میں محظوظ ہوا، مگر میں چاہتا ہوں کہ نئی علمی تحقیقات اس کا نشان امتیاز ہو، نیز یہ کہ مردانہ کھیلوں اور اسپورٹس میں یہ زیادہ ترقی کرے۔"

یہ تقریر دلپذیر جس تبریک نامے کے جواب میں ارشاد فرمائی گئی تھی اُس کو منجانب رعایا مہاراجہ سرکشن پرشاد یمین السلطنۃ بہادر نے پیشگاہ اقدس میں عرض کیا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس بصیرت افروز تبریک نامے سے تعلیمی حصہ کو یہاں درج کر دیں :-

"شعبہ جات نظم و نسق میں سر رشتہ تعلیمات نے عظیم ترقی کی ہے۔ اور اس کی جانب حضرت بندگانعالی کا خاص رجحان رہا ہے ۱۳۲۰ف میں سر رشتہ تعلیمات کے مصارف شاہی دس لاکھ سے کم تھے۔ ہر قسم کے مدارس اور طلبا کی تعداد علی الترتیب ایک ہزار چھتیس اور چھیاسٹھ ہزار چار سو چوراسی تھی، ۱۳۴۳ف میں جملہ مصارف تعلیمات علاقہ شاہی ایک کرور سات لاکھ سالانہ ہو چکے ہیں، تعداد مدارس چار ہزار تین سو چھتیس اور تعداد طلبہ دو لاکھ نو دہزار ایک سو بانوے ہے۔

زیادتی مصارف تعلیم و تعداد مدارس وطلبہ کو فی نفسہ بڑی اہمیت ہے، مگر
یہ اہمیت بدرجہا زیادہ ہو جاتی ہے جب اس کی نوعیت و نتائج کا اندازہ
کیا جاتا ہے۔ پچیس سال قبل کے تعلیمی نتائج نہایت ناقابل تشفی تھے۔ کوئی
علحدہ مستقل تعلیمی پالسی کی بنیاد ملک میں قائم نہ تھی۔ مدراس یونیورسٹی سے
تعلیمی ادارے ملحق تھے۔ مدراس یونیورسٹی کے سخت معیار کی وجہ طلبہ کی
ایک معتدبہ تعداد برٹش انڈیا کی دوسری یونیورسٹیوں میں تعلیم و امتحانات کیلئے
باہر چلی جاتی تھی۔ فنی تعلیم کے لئے بھی باہر جانا ناگزیر تھا۔ مڈل اسکول کے
امتحان میں کامیاب طلبہ کی تعداد دو ڈھائی سو کے اندر رہتی تھی گرائجویٹ
کی تعداد انگلیوں پہ شمار کیجاتی تھی، اور آج ملازمان سرکار کے اقبال و
رہنمائی سے تقریباً ہر قسم کی اعلےٰ تعلیم ممالک محروسہ میں حاصل کیجا سکتی ہے،
نہ صرف ذکور بلکہ اناث بھی اعلیٰ تعلیم کی برکتوں سے مستفید ہو رہی ہیں۔

جامعہ عثمانیہ اور اس کے ملحقہ شعبہ دارالترجمہ نے عملاً ہندوستان
کی کالجی تعلیم میں کامیاب انقلاب عظیم کی بنیاد قائم کردی ہے۔ برٹش
انڈیا سے قطع نظر یورپ اور ایشیا کے تعلیمی اداروں سے جامعہ عثمانیہ پر
تنقیدی نظریں ڈالی جارہی ہیں۔ اس کی تعریف میں مشرق مغرب کے
ماہران تعلیم رطب اللساں ہے۔ جامعہ کے تحت کلیات فنون ذکور و
اناث، کلیات طب مغربی و ہندسہ اور فن تعلیم کامیابی کے ساتھ کام
کر رہے ہیں۔ جامعہ کے عظیم اور رفیع عمارات کیمبرج، آکسفورڈ، امریکہ،
جاپان کی تعلیمی و اقامتی سرگرمیوں کا نمونہ بن رہی ہیں، جامعہ عثمانیہ سے
توقع کیجارہی ہے کہ وہ ہندی اور مغلیہ کلچر کو مغربی کلچر کے امتزاج کے ساتھ
مستحکم کر سکے گا۔ اور قرطبہ و بغداد کی تعلیمی رونق تازہ ہو جا سکے گی۔ تعلیمی

ترقی کے سلسلہ میں عثمانیہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور جاگیردار کالج کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔ کتب خانۂ آصفیہ، دائرۃ المعارف، مدرسہ نظامیہ کو بھی فروغ ہوا ہے۔ حال ہی میں سرکار نے ثانوی تعلیم کا بورڈ مقرر فرمایا ہے جو ملک میں ابتدائی تعلیم کو عام اور لازمی قرار دینے کا پیش خیمہ ہے۔ پست اقوام میں تعلیم کی ترقی پر خاص توجہ مبذول کی گئی ہے۔ بائز اسکاؤٹ گرل گائیڈ، اور ورزش ہائے جسمانی کی بھی سررشتہ تعلیمات سرپرستی کر رہا ہے۔"

اب ہم اُن ادارہ جات کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں جن کو سلور جوبلی فنڈ سے امداد دئے جانے کی منظوری بارگاہ خسروی سے شرف صدور لائی۔

(۱) انجمن خادم المسلمین چار ہزار روپیہ (۲) مدرسہ انوار العلوم نامپلی چار ہزار روپیہ (۳) دستی کارخانہ پارچہ بافی مدینہ منورہ دو ہزار روپیہ (۴) بیت الضعفاء تین ہزار روپیہ (۵) بیت المعذورین پانچہزار روپیہ (۶) موسٹ ہولی روزی کنونٹ ایک ہزار روپیہ (۷) دارالیتامی روبروئے دیوڑھی راؤ رنبھا ایک ہزار روپیہ۔ (۸) رومن ہوسٹل اینڈ اسپلائمنٹ بیرو چرچ روڈ ایک ہزار روپیہ (۹) زچگی خانہ کارنجہ ضلع اکولہ برار ایک ہزار روپیہ کلدار (۱۰) گرلز گائیڈ اسیوسی ایشن ٹرننگ سنٹر چار ہزار روپیہ (۱۱) انجمن ترقی تعلیم و معاشرت نسوان حیدرآباد برائے انتظام و درستی بے زبان دو ہزار روپیہ (۱۲) جوبلی گرل اسکول ملے پلی ایک ہزار روپیہ۔ (۱۳) اسٹانلی گرلز ہائی اسکول ایک ہزار روپیہ (۱۴) مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ دو ہزار روپیہ (۱۵) کرانفورڈ موریل ہاسپٹل وقار آباد

ایک ہزار روپیہ (۱۶) زچگی خانہ ظہیر آباد پانچ سو روپیہ (۱۷) زرعی مدرسہ نسوان استانی گرلز اسکول کوکٹ پلی پانچ سو روپیہ (۱۸) کتب خانہ مغل پورہ پانچ سو روپیہ (۱۹) انجمن انسداد ایذا رسانی جانوران چار ہزار روپیہ (۲۰) ہریجن ہاسٹل کاچی گوڑہ دو ہزار روپیہ (۲۱) ہندو اناتھالیہ ایک ہزار روپیہ (۲۲) زراعت پیشہ کمپنی آرفنیج ایک ہزار روپیہ (۲۳) ودیا اناتھالیہ ایک ہزار روپیہ (۲۴) مدرسہ نسوان امداد باہمی خیریت آباد ایک ہزار روپیہ (۲۵) مدرسہ نسوان گولکنڈہ پانچسو روپیہ (۲۶) گرلز ہائی اسکول سلطان بازار تین ہزار روپیہ (۲۷) سنرپلے گرلز اسکول ایک ہزار روپیہ (۲۸) میتھوڈسٹ بوائز ہائی اسکول پندرہ سو روپیہ (۲۹) آل سینٹس ہائی اسکول ایک ہزار روپیہ (۳۰) انجمن صنعت الاسلام پانچسو روپیہ (۳۱) دارالصناعہ ایک ہزار روپیہ (۳۲) گرلز اسکول دریچہ بوہرہ ایک ہزار روپیہ (۳۳) گرلز اسکول بیرون علی آباد ایک ہزار روپیہ (۳۴) مدرسہ مفید الانام چار ہزار روپیہ (۳۵) رفاہ عام اسکول ہری باؤلی پانچ سو روپیہ (۳۶) گرلز اسکول گولی گوڑہ پانچ سو روپیہ (۳۷) اکسلسیر اسکول پانچ سو روپیہ (۳۸) مارواڑی گرلز اسکول پانچ سو روپیہ (۳۹) گجراتی گرلز اسکول پانچ سو روپیہ (۴۰) مدرسہ قادریہ ملک پیٹھ دو ہزار روپیہ (۴۱) فرسٹ ایڈ ٹریننگ سوسائٹی نام پلی پانچ سو روپیہ (۴۲) ویدک دھرم پرکاش شاہ علی بنڈہ ایکہزار روپیہ (۴۳) کرناٹک کنٹری اسکول گولی گوڑہ پانچسو روپیہ (۴۴) دیونک وردھنی گرلز اور بوائز اسکول چار ہزار روپیہ (۴۵) بیگم پیٹھ گرلز اسکول پانچسو روپیہ (۴۶) مدرسہ نظامیہ دو ہزار روپیہ (۴۷) مدرسہ

انیس الغربا ایک ہزار روپیہ (۴۸) سینٹ آنز گرلز کنونٹ سکندر آباد
ایک ہزار روپیہ (۴۹) سینٹ آنز گرلز کنونٹ بلارم ایک ہزار روپیہ
یہ خیرات تو مزارعین کو لاکھوں روپیہ کی معافی کے علاوہ ہے۔ اور
لاکھوں روپیہ لاگت کے مفید ملک کام پیش نظر ہیں۔

الٰہی اس خیر طلب بادشاہ کو آفات ارضی و سماوی سے
محفوظ رکھ۔ شاہ ما زندہ باد۔ شاہ عثماں پائندہ باد۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو او
ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند

خاکسار
سید منظر علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرستی وسائل تعلیم

اضافہ سینٹ جارجز گرامر اسکول۔

سینٹ جارجز گرامر اسکول چادرگھاٹ، حیدرآباد کا ایک قدیم مدرسہ ہے قلمرو آصفیہ کے جدید تعلیم اور مغربی تہذیب کی اشاعت میں اس اسکول کا بڑا حصہ ہے سرکار عالی کی توجہ عالی بھی اس کی فلاح کی جانب ہمیشہ مبذول رہی۔ حضرت غفران مکان نے اُس زمانہ کی امداد جاریہ میں سوا سو روپیہ ماہانہ اضافہ ماہ صیام ۱۳۱۹ھ میں منظور فرمایا تھا۔ حضور پرنور نے اس امداد کو ۱۳۳۲ھ میں ساڑھے سات سو روپیہ تک پہنچا دیا ہمارے حدود سے باہر کلیسا کے پادری صاحبان کی یہ تسبیح ہزار دانہ کی ہو چکی ہے جس پر ہزار دعائیں پڑھی جاتی ہیں، اور شکرانہ کے ہزار گیت گائے جاتے ہیں۔

اضافہ دار العلوم دیوبند۔

دار العلوم دیوبند کی امداد منجانب سرکار آصفیہ کس زمانہ میں کس قدر جاری ہوئی راقم الحروف کو اس کا علم نہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مدرسہ کو سوا سو مہینہ امداد جو ایک زمانہ میں دی جاتی تھی حضرت غفران مکان نے ۱۳۲۰ھ میں اس میں پچیس کا اضافہ فرما کر ۱۳۲۶ھ میں اس کو المضاعف فرما دیا۔ حضور پرنور نے

اپنے عہد مبارک میں دارالعلوم دیوبند کی جانب بطور خاص توجہ فرمائی۔ اور ڈھائی سو کلدار امداد جاریہ میں تدریجی اضافہ فرما کر اس کو ایک ہزار روپیہ کلدار ماہانہ تک پہنچا دیا۔ کارکنان مدرسے کے بعد کو منی آرڈر کی فیس بھی سرکار سے مانگ لی۔ سال میں دو بار عیدین کے موقعہ پر (فی موقعہ) ڈھائی سو روپیہ کلدار سرکار آصفیہ سے اس مدرسے کو عطا ہوتے ہیں۔

حضور پرنور نے دارالعلوم کے مہتمم شمس العلماء، حافظ محمد احمد صاحب (مرحوم) کو بھی فکر معاش سے مستغنی فرما دیا تھا، اور وقتاً فوقتاً سو، ڈیڑھ سو، ڈھائی سو، اور پانچ سو کلدار حافظ صاحب مادام الحیات خزانہ عامرہ سے حاصل فرماتے رہے۔ ان کے بعد اب مرحوم کے پسماندگان حضور کی فیاضی سے بہرہ مند ہیں۔ حافظ محمد احمد صاحب کی حسب خواہش دارالعلوم کے انتظام میں حصہ لینے کی غرض سے حضور پرنور نے مفتی حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی (مرحوم) کو سو روپیہ کلدار وظیفہ مادام الحیات پر ۱۳۴۵ھ ہجری میں سبکدوش فرما دیا تھا۔

قیام محبوبیہ زنانہ اسکول حیدرآباد۔

حضرت غفران مکان کے عہد میں ایک ہزار روپیہ ماہانہ مصارف سے ایک مدرسہ نسوان قائم کرنے کی منظوری بتاریخ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ عطا فرمائی گئی تھی۔ حضور پرنور نے اپنے عہد میں مدرسہ کو محبوبیہ زنانہ اسکول کے نام سے بتاریخ ، ربیع الآخر ۱۳۳۰ھ موسوم فرما کر اس کو ملک کیلئے ایک مفید ادارہ بنا دیا۔ ابتدائے قیام سے ایک مدت تک یہ مدرسہ صیغہ فینانس کے تحت رہنے کے بعد ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ ہجری کو

حضور پُر نور کے حکم سے سر رشتہ تعلیمات کے زیر اقتدار آیا۔ کیمبرج کے نصاب کے ذریعہ اس میں لڑکیوں کو تعلیم دیجاتی ہے۔

قیام رصدخانہ نظامیہ حیدر آباد۔

نواب شمس الملک ظفر جنگ مرحوم نے اپنے رصدخانہ کو حضرت غفران مکان کے نام نامی سے موسوم فرمایا تھا۔ بالآخر اس کو سرکار عالی کیلئے وقف فرمادیا۔ نواب صاحب مرحوم کے فرزند اکبر نواب لطف الدولہ بہادر سے اس کا قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے مناسب ہدایات بتاریخ ۲۲ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۴ھ صادر ہوئے۔ اسی طرح دوربینوں کے متعلقہ آلات کرونو میٹر وغیرہ جو مقفل تھے حکومت کی تحویل میں دینے کی غرض سے وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ میں نواب صاحب معز کو تحریر فرمایا گیا۔ اور آلات کی صفائی و حفاظت کی غرض سے مستقلانہ تقرر پسند خاطر اقدس ہوا ابتداء کار میں رصدخانہ نظامیہ کے واسطے سامان خریدنے کے لئے مبلغ پینتیس ہزار روپیہ کی منظوری ماہ ذیقعدۃ الحرام سال مذکور میں عنایت فرمائی گئی تھی۔ زاں بعد سال بسال بڑی بڑی رقموں سے اس کام کو تقویت پہنچائی جاتی رہی۔ یہ رصدخانہ مختلف انتظامی و فنی منزلیں طے کرنیکے بعد بتعمیل حکم اقدس مصدرہ ۵ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ اب جامعہ عثمانیہ کے تحت پوری کامیابی کے ساتھ اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ اور ہندوستان کے اول درجہ کے رصدخانوں میں شمار ہوتا ہے۔

رصدخانہ نظامیہ کی جانب سے ثوابت و سیار پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ عاجلانہ تکمیل کار کی غرض سے ہر مکمل جلد کی

بابت مسٹر پوکاک آنجہانی سابق ناظم رصد خانہ کو پانچ سو روپیہ کلدار انعام دیے جانیکا ارشاد آغاز ۱۳۳۷ھ پراس صراحت کے ساتھ فرمایا گیا تھا کہ ایک سال میں جملہ انعام کی رقم ڈھائی ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ ہمیں علم نہیں کہ مسٹر پوکاک نے کس قدر کام کی تکمیل کی۔ البتہ ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ انکے ارتحال کے بعد ان کے جانشین مسٹر بھاسکرن نے متعدد جلدوں کو مکمل کر کے شائع کیا اور ہر موقع پر دربار آصفی سے صدائے تحسین بلند فرمائی گئی ہمارے علم میں اس قسم کی سات جلدیں آچکی ہیں۔ بعد کا ذکر ہمارے حدود سے باہر ہے۔ البتہ اس امر کا ذکر نامناسب نہ ہوگا کہ اس رصد خانہ میں پانچ سال کے لئے پائلٹ بیلون اسٹیشن قائم کرنے کی منظوری وسط ماہ شعبان ۱۳۴۷ھ میں عز ورود لائی۔ اور اسٹیشن کا متعلقہ کام ناظم صاحب رصدخانہ کے تفویض فرمایا گیا۔

نواب ظفر جنگ مرحوم کے فرزند اصغر نواب رحیم الدین خانصاحب اور ان کے دوسرے اعزہ کے ساتھ رصد خانہ نظامیہ کے اندر ہم بھی تاروں سے آنکھ لڑا آئے تھے۔ اس وقت نواب خیر نواز جنگ بہادر نواب حسن یار جنگ بہادر، نواب وحید یار جنگ، نواب شفیع الدینخاں بہادر اور نواب افتخار الدین خاں بہادر وغیرہ طلب سے پائیگاہ بورڈنگ ہمارے ساتھ تھے۔ اور ہاں پادش بخیر! مسٹر شاکر اس ہماری رہنمائی فرما رہے تھے۔

امداد اڈنبرا یونیورسٹی۔

اڈنبرا یونیورسٹی میں ہندوستان کے طلبہ کے واسطے مکان تعمیر کرنیکی تجویز بروئے کار آئی تو حضرت غفران مکان نے اس تجویز کے ساتھ اپنی

دردمندی کے اظہار کے طور پر مبلغ ایک سو پونڈ کا عطیہ ۱۳۲۵ھ میں مرحمت فرمایا تھا۔

اضافہ میتھوڈسٹ چرچ اسکول چادرگھاٹ۔

میتھوڈسٹ چرچ اسکول چادرگھاٹ کی اُس زمانہ کی موجودہ امداد میں سو روپیہ کا اضافہ بتاریخ ۸ ا رجب المرجب ۱۳۲۵ھ منظور فرمایا گیا تھا۔

عطیہ کرسچین کالج مدراس۔

سرکار عالی کی جانب سے مبلغ پانچہزار روپیہ کلدار کرسچین کالج مدراس کو ۱۳۲۶ھ میں عنایت فرمائے گئے۔

اضافہ اسٹانلی گرل اسکول چادرگھاٹ۔

اسٹانلی گرل اسکول حیدرآباد کی قدیم زنانہ درسگاہوں میں سے ایک ہے۔ اس درسگاہ کے ساتھ سرکار آصفیہ کی رواداری ابھی اتنی بھی قدیم ہے کہ ہم اس کی کوئی تاریخ بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ ضرور عرض کر سکتے ہیں کہ امداد جاریہ سو روپیہ ماہانہ کو حضرت غفران مکان نے اس شرط کے ساتھ غرہ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ کو المضاعف فرمادیا تھا۔ کہ اس اسکول میں زنانہ نارمل کلاس قائم کیا جائے۔ حضور پرنور نے پچاس روپیہ ماہانہ اضافہ اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۰ھ میں منظور فرمایا۔ ابھی بمشکل دس مہینے گذرے ہونگے کہ اس امداد کو اس وقت تک حسب سابق جاری رکھنے کی ہدایت عز ورود لائی۔ کہ حقیقی بانیان مدرسہ اُن شرائط سے متعلق جواب دے سکیں۔ جن شرائط سے سرکار عالی نے امداد کو مشروط فرمادیا ہے۔ لیکن شاید ایسا نہیں ہوا اور امداد برائے چندے مسدود ہوگئی۔

بالآخر حضور پر نور ہی کی معارف نوازی کام آئی اور بتاریخ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ مسدودہ امداد مکرر جاری فرمائی گئی۔ جو شاید اب بھی جاری ہے۔

تسمیہ کارخانہ صنعت محبوبیہ نارائن پور۔

سمستان نارائن پور والے نواب غلام غوث خان صاحب (مرحوم) کو بتاریخ ۲ ربیع الآخر ۱۳۲۷ھ اجازت مرحمت فرمائی گئی کہ وہاں کے مدرسہ محبوبیہ کے متعلقہ مجوزہ کارخانہ پارچہ بافی کا نام "کارخانہ صنعت محبوبیہ" رکھیں۔

امداد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

ہمیں وہ وقت خوب یاد ہے، جب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے قیام کی غرض سے رائٹ آنریبل ہز ہائنس سر آغا خاں نے اپنے مساعی جمیلہ کا آغاز فرمایا تھا۔ اور علیا حضرت نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ (مرحومہ) کے اصرار پر ہمارے رفیق کار اپنے بچوں کو بی کے سر اور رسالہ اولڈ بوائے کو ہمارے سر ڈال کر اس کام میں شرکت کرنے کی غرض سے بنارس سے روانہ ہو گئے تھے۔ ہز ہائنس کے ساتھ اُن کے تمام دوروں میں وہ شریک رہے اور انھیں کے ایما سے قوم کے فقیر بن کر خود بھی ہندوستان کے مرکزوں میں پھیرا کرتے رہے۔

حیدرآباد پر پہلے سے نگاہ تھی اس لئے ہز ہائنس کا پیام محبت لیکر دربار آصفیہ میں بھی حاضر ہوئے۔ اس موقعہ پر بارگاہ اقدس سے جو امید ولائی گئی تھی کوئی تعجب نہیں کہ ہمارے قومی بھکاری اور آغا خاں کے دل احساس شکرگزاری سے لبریز ہو گئے ہوں اور ہز ہائنس نے حیدرآباد آکر اپنی ذات سے شکریہ ادا کرنے کا قصد فرمایا ہو۔ مگر ہمارے حضور پر تو مبدء فیاض سے بہت

بڑا دل لے کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اور تمام کاموں کو (خواہ وہ کتنے ہی دقیق کیوں نہ ہوں) عادی طور پر انجام پذیر ہونا پسند فرماتے ہیں۔ اسی لحاظ سے بتاریخ ۲۴ ؍ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۰ھ ارشاد فرمایا کہ

"اس قومی کام میں انھوں نے جو سعی بلیغ کی ہے اس کو میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ میں بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن .... یہاں آکر مجھ سے ملنے کی انکو زحمت دینا میں پسند نہیں کرتا۔"

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہز ہائنس آغا خاں (خدا ایش پایندہ دا راد) اپنی بعد کی زندگی میں بار بار حیدرآباد آئے اور فراخور مرتبہ ہر بار انکی شاہانہ مہانداری حیدرآباد میں ہوتی رہی۔

حضور پر نور نے مجوزہ قومی یونیورسٹی کے لئے مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کی منظوری بتاریخ ۶ ؍ ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۰ھ عطا فرمائی۔ اس قومی کام کی جانب اپنے بادشاہ کو متوجہ دیکھکر لاکھوں روپیوں کی تھیلیاں لئے ہوئے جو امراء و معززین حیدرآباد آگے بڑھے تھے ان میں امراء ہر سہ پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر، نواب لطف الدولہ بہادر، و نواب سلطان الملک بہادر اور نواب سالار جنگ بہادر قابل ذکر ہیں۔ ہز ہائنس آغا خاں ہی کی تحریک پر علی گڑھ کالج کے لئے ماہانہ دو ہزار روپیہ اضافہ بتاریخ ۲۲ ؍ ماہ مذکور اس شرط کے ساتھ منظور فرمایا گیا کہ

"مسلم یونیورسٹی قائم ہوکر اس کا ایک جزو علی گڈھ کالج بن جائے۔"

مسلمانان ہند کی تاریخ میں خدا وہ دن لایا کہ کالج یونیورسٹی بن گیا۔

لیکن خود مسلمان علی گڑھ کالج کو نہ بھولے۔

کالج کے سکریٹریوں میں سے سرسید کے بعد کسی نے حیدر آباد آنے کا قصد نہ کیا تھا۔ یہ شاید ماہ صفر المظفر ۱۳۳۱ھ کا ذکر ہے کہ نواب اسحٰق خانصاحب (مرحوم) نے حیدر آباد آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضور پر نور نے اپنے اُسوقت کے مدارالمہام ہز اکسلنسی نواب سالار جنگ بہادر کو اُن سے ملنے کی اجازت مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ

"بحیثیت مہمان سرکاری گسٹ ہاؤس میں ٹھیرائے جائیں۔"

اِنہیں نواب اسحٰق خانصاحب نے کلام خسرو اور قانون مسعودی کی اشاعت کی جانب دربار حیدر آباد کو توجہ دلائی تو حسب سفارش نواب عماد الملک بہادر (آہ مرحوم!) مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کلدار اس شرط کیساتھ اس کام کے لئے بتاریخ ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ عطا فرمائے گئے کہ بعد اشاعت ہر کتاب کے بیس بیس نسخے سرکار میں داخل کئے جائیں۔ کتاب کو اسم مبارک خسروی سے معنون کرنے کی اجازت ماہ صیام میں عنایت فرمائی گئی۔

علی گڈھ کالج کو ایک بار اور یاد فرما کر حضور پر نور نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ کلدار یکمشت اس شرط سے بتاریخ ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ عطا فرمائے کہ اس رقم سے حضور پر نور کے نام نامی سے ایک عمارت تعمیر کرائیجائے۔ قدیم کچی بارک یا سید محمود کورٹ کو کارفرمایان وقت نے اس غرض کیلئے منتخب کر کے تعمیری کام آغاز فرمایا تھا۔ ۱۳۲۷ھ میں اس کالج کو اُس کے علاوہ سرکار آصفیہ سے سالانہ ایک ہزار روپیہ کلدار کے وظائف اس شرط سے عطا ہوئے کہ یہ روپیہ محض عربی تعلیم کی تکمیل میں صرف ہو۔ اسی طرح ایک ہزار روپیہ کلدار

اس غرض سے مرحمت فرمائے گئے کہ ان میں سے نصف فارسی قصیدہ کے صلہ میں بغدادی صاحب کو بطور انعام ایصال ہوں اور باقی پانچسو روپیہ احاطۂ کالج کی مسجد کے مستحقین میں تقسیم کر دئے جائیں۔ کچی بارک کو پختہ بنا کر اس کا نام **عثمانیہ ہوٹل** رکھنے اور اس پر منظورہ رقم صرف کرنے کی اجازت بتاریخ ۱۸ جمادی الآخر شرف صدور لائی۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے کہ حضور پرنور اپنے دہلی اور علی گڑھ کے سفر سے واپس تشریف لا کر اہل حیدرآباد کے ہو چکے ہیں۔ اس موقعہ پر اپنے دلی جذبات کا اظہار ہم نے اس مطلع کے ذریعہ کیا تھا

الٰہی! شکر تیرا زینتِ دارالسرور آئے
ہمارے شاہ آئے تاجدار آئے حضور آئے

ہم اس واقعہ کو باوجود اپنے مفلوج ہو جانے کے اب تک نہیں بھولے جب نواب عماد الملک مرحوم کے دماغ میں نواب حبیب الرحمن خان صدر یار جنگ بہادر شروانی کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اور اپنے ایک خطبہ کے ذریعہ انھوں نے اس برگزیدہ ہستی کا تعارف حیدرآباد سے کرایا تھا۔ خطبہ کی تیاری کی ہر منزل میں ہم نواب صاحب کے رفیق کار رہے تھے۔ اور اب اگر دنیا میں کہیں یہ خطبہ موجود ہے تو فقط ہمارے قلم کا موجود ہوگا اس لئے خطبہ کے اثر کے لئے زبان کھولنے کا حق رکھتے ہیں۔ حضور پرنور نے اپنے سفر کے دوران میں علی گڑھ کے اس جوہر یگانہ پر نظر مرحمت فرمائی اور تھوڑے عرصہ میں معدن شروانی کا یہ جواہر ریزہ جواہر خانۂ عامرہ کی زینت بن گیا۔

علی گڑھ پر حضور پرنور کی عنایت فرمائی کی خوشی دیکھنا ایک بار ہماری قسمت میں اور تھا۔ اور یہ خوشی اس وقت حاصل ہوئی جب ہم

خود باب حکومت کی ملازمت میں پرانے ہو چکے تھے۔ اس ملازمت کے سارے دوران میں ہمیں کسی بات سے اتنی خوشی نہ ہوی ہوگی جتنی اس بات سے ہوئی کہ حضرت محبوب الہٰیؒ نے اس دفتر کے سارے عملہ میں سے ہمیں اپنی خدمت کے لئے مخصوص فرمالیا تھا۔ اور حضرت کی درگاہ کی تعمیر و ترمیم سے متعلق مختلف کارروائیوں میں صرف ہمارے قلم کو اپنی خدمت کرنے کی عزت بخشی تھی یا مختلف مواقع پر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی خدمت کے لئے ہم خود آگے بڑھے تھے۔

نواب سر مسعود جنگ بہادر اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوئے اور داداکی قومی جھولی گلے میں ڈال کر حیدرآباد آنکلے تو یہاں کے امراء اور اہل خیر نے اپنی جیبیں خالی کر دیں۔ مسلم یونیورسٹی کو مہاراجہ سرکشن پرشاد کے کئی موقر عطیات میں سے اس موقعہ کے عطیہ کے لئے ہم بھی اُس وقت کے معززین کے شریک خدمت تھے۔ مہاراجہ بہادر نے اس موقع پر مبلغ دس ہزار روپیہ کی تکرار فرمائی تھی۔ اور ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو ایسی ہی تکرار نواب لطف الدولہ بہادر کی جانب سے بھی عمل میں آئی تھی۔

ان واقعات سے بہت پہلے جب فضیلت مآب لارڈ ارون بہادر حیدرآباد میں تشریف فرما ہوئے تھے تو مسلم یونیورسٹی کا ذکر فرما کر حضور پرنور کو اس کی معاونت کی جانب متوجہ فرمایا تھا۔ یونیورسٹی کی مالی حالت خطرناک ہوگئی اور نواب مسعود جنگ یہ سنانی لے کر حیدرآباد آئے تو لاٹ صاحب نے حضور پرنور کی شاہانہ توجہ مکرر اس جانب مائل فرمائی۔ حضور نے یونیورسٹی کی اس حالت کے مدنظر یکمشت مبلغ دس لاکھ روپیہ کلدار کا عطیہ واخر ماہ

شوال المکرم ۱۳۴۸ھ میں مرحمت فرمایا۔ اسی طرح مستقل امداد میں ماہانہ دو ہزار روپیہ اضافہ منظور خاطر اقدس ہوا۔ اس موقعہ پر ترتیب عرضداشت کی عزت جامع اوراق کی قسمت میں تھی۔

یونیورسٹی کورٹ میں سرکار عالی کی طرف سے اُس وقت کے موجودہ ارکان نواب نظامت جنگ بہادر اور نواب فخریار جنگ بہادر کے علاوہ دو مزید رکن مولوی خان فضل محمد خان صاحب ناظم تعلیمات، اور مولوی سیف علی صاحب نائب معتمد تعمیرات کے انتخاب کو سلخ ماہ صیام ۱۳۴۹ھ کو پسند و منظور فرمایا گیا تھا۔ حضور پرنور مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے چانسلر اور ہز ہائنس آغا خان بہادر پرو چانسلر ہیں۔ اور یہ بائیس ۱۳۵۴ھ کی ہیں۔

دربار آصفیہ میں علی گڑھ کی زنانہ تعلیم کو فراموش نہیں فرمایا گیا خان بہادر شیخ عبداللہ صاحب ہمیشہ زنانہ تعلیم کے حامی رہے اپنے طلب علم کے زمانہ میں بھی وہ ایک مستعد کارکن تھے۔ زنانہ تعلیم کا احساس اپنے اختیار کردہ وطن علی گڑھ کی سرزمین پر شیخ صاحب کے دماغ میں پیدا ہوا تھا وہیں نشوونما پاکر بار آور ہوا۔ اب زنانہ انٹرمیڈیٹ کالج کی شکل میں ان کی نگرانی اور اُن کی لایق رفیقۂ حیات کے انتظام میں کامیابی کے ساتھ طالبات نزدیک و دور کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ علی گڑھ میں کوئی کام ہوتا اور حیدرآباد کی جانب دست طلب نہ بڑھایا جاتا یہ حیرت کی بات تھی! تعلیم نسواں بیچے دردمند اعلیحضرت سلطان العلوم کے حضور میں شیخ صاحب نے اپنی ضرورتوں کا اظہار کیا تو حضور نے ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۳ھ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار

عنایت فرماکر سہ ماہی کے اندر اندر سو روپیہ ماہانہ مستقل آمدنی کی سبیل فرمادی۔ امداد جاریہ میں پچاس روپیہ ماہانہ اضافہ سنین مابعد میں پسند خاطر شہریاری ہوا۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کی وساطت سے سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی درخواست پر مسلم کانفرنس کے کام میں مدد دینے کی غرض سے مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کلدار کے پرامیسری نوٹ ریلوے کی مد محفوظ سے اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ میں حضور پر نور نے عنایت فرمائے تاکہ کانفرنس کو سرِ دست ماہانہ چار سو روپیہ سے زیادہ آمدنی ہوتی رہے۔ اگر کسی وقت رقم کی ضرورت ہو تو منظوری خسروی حاصل کر کے کانفرنس پرامیسری نوٹ فروخت کر سکیگی ماہ مذکور کے اواخر میں اس عطیہ میں مبلغ اٹھارہ ہزار روپیہ کے پرامیسری نوٹوں کا اضافہ فرمایا گیا تاکہ امداد کانفرنس کی مقدار چھ ہزار روپیہ سالانہ ہو جائے اس موقعہ پر صاحبزادہ صاحب (مرحوم) نے ہمیں اپنا رفیق کار بنایا تھا۔ ایک سے زیادہ مرتبہ رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کانفرنس کے اجلاسوں کی صدارت فرما چکے ہیں۔ پہلی مرتبہ نوابصاحب کو بطور خاص اجلاس کلکتہ کی صدارت قبول کر لینے کی اجازت بتاریخ ۲۵ھ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ عطا فرمائی گئی تھی۔

آل انڈیا مسلم لیڈیز کانفرنس علی گڑھ جس کا آغاز ۱۹۱۴ء میں علیاحضرت نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ کی سرپرستی اور نواب نفیس دلہن صاحبہ (محل نواب صدر یار جنگ بہادر) کی معتمدی میں بروئے عمل آیا تھا۔ عزہ

ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۶ھ کو اس کی ماہانہ امداد سو روپیہ سرکار عالی کی جانب سے مقرر فرمائی گئی۔ اس کانفرنس کے دو اجلاس حیدرآباد میں اب تک منعقد ہو چکے ہیں۔ دوسرا اجلاس اواخر ماہ فروری ۱۹۲۱ء میں زیر صدارت علیا جناب لیڈی آسمانجاہ (مرحومہ) منعقد ہوا تھا۔ جس طرح ہم نے کانفرنس ملکہ پور (برار) کا خطبۂ صدارت تیار کر کے اپنے مفلوج ہونے تک خطبہ کے خطبات کے لکھنے کا ذمہ لیا تھا۔ اسی طرح حیدرآباد کے آخری اجلاس کانفرنس کی ہمیں تھوڑی سی خدمت انجام دینے کی عزت حاصل ہوئی تھی۔

امداد مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن۔

ایک زمانہ میں علوم مشرقیہ کے لئے دارالعلوم کا افادہ عام تھا۔ یہ مدرسہ حوادث زمانہ سے اثر پذیر ہوا تو اس کی جگہ مدرسہ نظامیہ نے لی۔ آخر الذکر ادارہ کے لئے سرکار عالی سے مبلغ دو ہزار روپیہ ماہانہ بتاریخ ۶ جمادی الآخر ۱۳۳۰ھ منظور فرما کر بارگاہ اقدس سے ارشاد فرمایا گیا کہ

"اس مدرسہ کا انتظام مولوی حافظ محمد انواراللہ خان بہادر کی زندگی تک انھیں کے سپرد رہے"

نواب فضیلت جنگ بہادر (مولوی انواراللہ خانصاحب) کی وفات کے بعد ذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۶ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ مدرسہ نظامیہ و اشاعت العلوم و الفنون کی صدر نگرانی مولوی حبیب الرحمن صاحب کے سپرد فرمائی گئی۔ اور مولوی صاحب کے توسط سے اجرائی کار کا ارشاد ہوا۔ آغاز ۱۳۳۷ھ سے امداد جاریہ میں پانچ سو روپیہ ماہانہ وسط ماہ ذیحجۃ الحرام میں منظور فرمایا گیا۔ اس کے دو روز بعد مدرسہ کی دو شاخیں

مقرر فرمائی گئیں:-

(الف) ایک میں مولانا فضیلت جنگ مرحوم کے منشاء کے مطابق علوم عربیہ دینیہ کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی دیجانی قرار پائی- اس شاخ کا انتظام اور خرچ الگ رہیگا-

(ب) دوسری شاخ میں اہل خدمات شرعیہ کے لڑکوں کو معمولی فقہ عقاید وغیرہ کی تعلیم دیجانی تجویز فرمائی گئی- اس کا انتظام بھی جداگانہ ہوگا اور خرچہ محکمہ صدارت العالیہ سے وصول کیا جاتا رہیگا-

یہ دونوں شاخیں ایک ناظم و پرنسپال کے تحت رہیں گی- ناظم و مہتمم مدرسہ مذکور کے لئے نظام العمل کی منظوری بتاریخ ۲۰ ماہ رجب المرجب عطا فرمائی گئی- نصاب تعلیم مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل، مولوی کامل، وغیرہ کے تختہ جات حسب استدعا ختم ہفتہ اول ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ پر منظور فرمائے گئے- حضور پرنور کی توجہ مبارک میں اس مدرسہ اور عام مذہبی مدارس کی تعلیم عامہ کا مسئلہ لایا گیا تو اس مرتبہ بھی زیر صدارت نواب صدر یار جنگ بہادر صدرالصدور وقت ایک کمیٹی کے قیام کی منظوری بتاریخ ۴ ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ عنایت فرمائی- جو ضرورتوں سے باخبر ہو- اب اس کمیٹی کے ارکان (۱) ناظم صاحب امور مذہبی (۲) نائب ناظم تعلیمات مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری (۳) صدر صاحب کلیہ جامعہ عثمانیہ (۴) مولوی عبدالقدیر صاحب اور (۵) مولوی سید خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی و مال وغیرہ مقرر فرمائے گئے- کمیٹی کے صدر اور ارکین میں تغیر واقع ہو چکا ہے- اور بہت سے معلمین تعلیم اب وظیفہ پر خانہ نشین ہیں- ہمارے حدود کے بعد جو واقعات

پیش آئے ہوں اُن کا ہمیں علم نہیں ہے۔

عثمانیہ مدرسہ صنعت وحرفت نام پلی۔

مدرسہ صنعت وحرفت نام پلی کا نام "عثمانیہ مدرسہ صنعت وحرفت" اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۰ھ میں پسند خاطر اقدس ہوا۔

امداد مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔

حضور پرنور نے اجمیر شریف کے مجوزہ مدرسہ دینیہ کے لئے پانچ سو روپیہ کلدار ماہانہ جاری کئے جانے کا آغاز بتاریخ ۱۸ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۰ھ فرمایا۔ اور رفتہ رفتہ اس امداد کو بارہ سو روپیہ ماہانہ تک ترقی عطا فرمائی گئی۔ مدرسہ اجمیر شریف کے تعمیری فنڈ کے لئے مبلغ دس ہزار روپیہ ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ میں عنایت ہوئے۔ لیکن اس مدرسہ کے انتظام وترقی کی نسبت جو تجاویز ناظم صاحب تعلیمات (؟) نے پیش کی تھیں وہ سب اُن ترمیمات کے ساتھ جن کو مدار المہام وقت ہز اکسلنسی نواب سالار جنگ بہادر اور صاحب معز کے مشیر خاص نواب عماد الملک (مرحوم) نے عرض کیا تھا اواخر عشرۂ ثانی ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ میں منظور فرما کر مدرسہ کے قیام کو مستحکم فرما دیا۔ اس حکم کی رو سے ماہانہ ایک ہزار روپیہ کی امداد (جس میں ۱۳۳۹ھ میں دو سو کا اضافہ ہوا) عطا فرمائی گئی۔ ارشاد ہوا کہ

"روداد ایک نظر مولوی محمد انوار اللہ خان بہادر کو بھی دکھائی جائے"

مدرسہ معینیہ اور دیگر مدارس کا انتظام جو مولانا فضیلت جنگ مرحوم سے متعلق تھا غرہ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ کو اس قسم کے جملہ ابواب کا تعلق اسوقت کے صدر الصدور مولوی حبیب الرحمٰن خانصاحب شروانی سے فرمایا گیا۔

اس مدرسہ سے متعلق بعد کے واقعات کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔

اضافہ مدرسہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

اپنی بہت سی خصوصیات کے اعتبار سے مدرسہ آصفیہ حیدرآباد کو شہرت عام حاصل ہے۔ اگرچہ یہ مدرسہ نواب سرافسرالملک مرحوم کے شوق کی یادگار ہے لیکن سچ پوچھئے تو مرحوم کے خویش نواب ممتاز یارالدولہ بہادر نے اس مدرسہ کی ترقی کے لئے جو سعی بلیغ فرمائی ہے اس کے سبب سے وہ ہمیشہ کے لئے محبان تعلیم کی شکر گذاری کے مستحق قرار پائے ہیں۔ اس مفید کام کو سرکار آصفیہ کی طرف سے ہمیشہ طرح طرح کی معاونت حاصل ہوتی رہی ہے۔ اور شاید ابتدائے قیام ہی سے مستقل امداد بھی عطا فرمائی گئی تھی۔ اس باب میں ہمارے معلومات بہت محدود ہیں۔ البتہ آغاز عشرۂ آخر ماہ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ پر حضور پرنور کو مدرسہ آصفیہ کی امداد جاریہ تین سو روپیہ ماہانہ میں دو سو روپیہ اضافہ کی غرض سے دست کرم بلند فرماتے ہوئے ہم بھی دیکھتے ہیں۔

اضافہ محبوب کالج سکندرآباد دکن۔

محبوب کالج سکندرآباد کی امداد جاریہ میں سلخ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو اس قدر اضافہ فرمایا گیا کہ ماہانہ رقم پانچ سو ہو گئی۔ اسی روز اس درسگاہ کے لئے بارگاہ حضور پرنور سے مبلغ پچیس ہزار روپیہ کا عطیہ منظور فرمایا گیا۔ حیدرآباد آنے کے زمانہ میں ایک بار ہم بھی محبوب کالج کے جلسہ میں شریک ہو چکے ہیں۔ مسٹر آر مدوائنگار کی نگرانی میں باشندگان سکندرآباد کا یہ ادارہ کامیابی کے ساتھ تعلیمی منزلوں کو طے کر رہا ہے۔ تمام محبان تعلیم کو

اُنگا رصاحب کے ایسے مساعی کا ممنون ہونا چاہیئے۔

اضافہ مدرسئہ ہاشمیہ عیسیٰ میاں بازار۔

مدرسئہ ہاشمیہ عیسیٰ میاں بازار کی امداد جاریہ چالیس روپیہ میں بیس روپیہ کا اضافہ اوائل ماہ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ میں منظور خاطر اقدس ہوا۔

امداد مدرسہ اطفال سکھان حیدر آباد۔

مدرسہ اطفال سکھان حیدر آباد کے لئے مسٹر ہنکن کی درخواست پر مبلغ ایک ہزار روپیہ کی سالانہ امداد ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۱ھ میں جاری فرمائی گئی۔ یہ مدرسہ محکمہ جاتی طور پر سرکار آصفیہ کی سرپرستی میں چلایا جاتا ہے اور سارا خرچ سرکار برداشت کرتی ہے۔

امداد مدرسہ حفاظ مکہ مسجد حیدر آباد۔

مدرسہ حفاظ مکہ مسجد حیدر آباد کے لئے ماہانہ ایک سو پچیس روپیہ کی دائمی منظوری ختم عشرہ اول ماہ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ پر عطا فرمائی گئی۔

امداد انجمن اسلام بمبئی۔

انجمن اسلام بمبئی کے لئے مدت ہوئی چھ سو روپیہ سالانہ امداد جاری کی گئی تھی جو کسی وجہ سے مسدود ہوگئی۔ لیکن چونکہ مسدودی کے اسباب ناپید تھے اور معاملہ غریب طالب علموں کا تھا بارگاہ اقدس سے آخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ میں آصفی سخاوت کی تکرار مناسب تصور فرمائی گئی۔

امداد مدرسہ چھاؤنی رائچور۔

رائچور کے مدرسہ چھاؤنی کے نام تین سال کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ امداد ۱۳۳۳ھ میں منظور فرمائی گئی تھی۔ ہم کو نہیں معلوم مدت منظورہ کے بعد

امداد کا کیا حشر ہوا۔

مسائل تعلیمات سرکار آصفیہ۔

قلمرو آصفیہ کے مسائل تعلیمات جن کا ذکر ہم یہاں کرنا چاہتے ہیں۔ دکن میں تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ نواب عماد الملک (مرحوم) کے بعد مملکت آصفیہ میں تعلیم اس سرعت کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی تھی جس کی توقع کیجا سکتی تھی اس لئے ایک مشیر تعلیمات مقرر کئے اور اس خدمت پر مسٹر میہیو مامور ہوئے۔ مسٹر میہیو نے اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور اس رپورٹ پر سرکاری ریویو شائع کرنے کی اجازت چاہی گئی تو وسط ماہ صیام ۱۳۳۳ھ میں ارشاد اقدس شرف صدور لایا کہ

"جلد ریویو شایع کیا جائے تاکہ جملہ عہدہ داران ذمہ دار تعلیمات کو معلوم ہو جائے کہ رپورٹ کی کن کن باتوں سے ہماری گورنمنٹ کو کہاں تک اتفاق ہے۔ اور حسبہٖ تعمیل ہونا چاہیے۔ ناظم تعلیمات کے اقتدارات کا دستور العمل جلد مرتب کر کے میری منظوری کے لئے پیش کیا جائے مگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ اقتدارات ایک ہی مرکز پر جمع نہ رہنے پائیں۔ ہر لوکل بورڈ کے متعلق ایک ایک کمیٹی قائم کیجائے بہرطور اب وقت آگیا ہے کہ ہر طرح سے کوشش بلیغ کیجائے کہ صیغہ تعلیمات کے کام اور اس کے نتائج میں ایسی نمایاں ترقی ہو کہ ہماری ریاست باعتبار تعلیم کے کسی دوسری ریاست سے پیچھے نہ رہے۔ اس کا ہمیشہ خیال ہر عہدہ دار کو بخوبی رہنا چاہیے۔"

یہ رپورٹ آئندہ ترقی کے لئے سنگ بنیاد ثابت ہوئی اور ایک مسلمان آئی۔ سی۔ ایس ڈاکٹر الماطیفی ناظم تعلیمات مقرر فرمائے گئے۔ اگرچہ ان واقعات کے

بعد کسی قسم کا اظہار رائے ہمارے دائرہ عمل سے باہر ہے لیکن اتنا بتا دینا ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ ڈاکٹر لطیفی کے بعد نواب (سر) مسعود جنگ بہادر ناظم تعلیمات کی خدمت پر مقرر ہوئے نواب صاحب کے بعد مولوی خان فضل محمد خان صاحب اس سررشتہ کے کارفرما بنائے گئے۔

امداد ندوۃ العلماء، لکھنو۔

مولانا شبلی صاحب (مرحوم) نے بعض دوسرے روشن خیال علماء ہند کی معیت میں ایک مدت ہوئی یہ محسوس کیا تھا کہ مشرقی طرز تعلیم میں اب اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ایک مجلس ندۃ العلماء کے نام سے قائم کی تھی۔ اس کے مقابل برسات کیڑوں کی طرح خددہ، شددہ' اور خدا معلوم کس کس نام سے لیکر کے فقیر و انجمنیں بھی اس زمانہ میں قائم ہوئی تھیں۔ مولوی صاحب کی آنکھ ابتدائے کار سے حیدرآباد کی جانب لگی ہوئی تھی۔ اور شکر ہے کہ ان کی صدا دربار آصفی میں قابل پذیرائی سمجھی گئی سرکار عالی کا یہ عمل خیر اتنا قدیم ہے کہ ہم اس کی کوئی تاریخ بیان نہیں کر سکتے۔ البتہ جو امداد دی جا رہی تھی اس کے امتحاناً جاری رکھنے کی ہدایت آخر شوال المکرم ۱۳۳۳ھ میں عز ورود لائی لیکن ارشاد ہوا کہ

"ہماری امداد مستقل طور پر جاری رہنا ندوہ کی بہبودی کے متعلق قطعی انتظامات ہونے پر منحصر ہے"

دارالعلوم لکھنو کی امداد کے لئے سردست تین سو روپیہ کلدار ماہانہ کی منظوری غرہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ سے عنایت فرمائی گئی۔ ہم

سمجھتے ہیں کہ حیدرآباد کی یہ امداد اب بھی جاری ہے۔

انتظام دارالعلوم حیدرآباد دکن۔

دارالعلوم کالج اور اس کے مدرسہ کے اسٹاف وغیرہ کے تقررات واخراجات کی تجاویز بارگاہ اقدس میں عرض کی گئیں تو ختم عشرہ اول ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۳ھ پر ارشاد ہوا کہ :-

"(۱) دارالعلوم کے کالج کے واسطے ناظم تعلیمات کی اسکیم منظور۔ جس کا سالانہ خرچ بشمول عملہ، ملازمین، کرایہ مکان، وصادر وغیرہ انچاس ہزار سات سو اٹھاون روپیہ ایک آنہ ہوگا (۲) دارالعلوم کے مدرسہ کے واسطے مسٹر میہیو کی اسکیم منظور کیجائے۔ جس کا سالانہ خرچ بشمول عملہ، ملازمین، وصادر، اور بشمول جائداد فارسی پندرہ ہزار سات سو چونتیس روپیہ ہے۔ اس کے سوا حقیقی کرایہ مکان بھی شریک کرلیا جائے"

یہ تجاویز کتنی فراخ حوصلہ ہیں! اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اب نہ دارالعلوم کا یہ کالج ہے نہ یہ اسکول۔ دونوں کی جگہ دارالعلوم ہائی اسکول نے لی ہے۔ جہاں مروجہ تعلیم دیجاتی ہے۔ مرحوم دارالعلوم پر نصیر ہاشمی صاحب کا مقالہ ملاحظہ طلب ہے۔

امداد مسلم ہائی اسکول انبالہ۔

مسلم ہائی اسکول انبالہ کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ کلدار کا عطیہ آغاز عشرہ ثانی ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۳ھ میں منظور فرمایا گیا۔ مدرسہ مذکور کے بانیان نے سائنس لیباریٹری کو نام مبارک شاہانہ سے منسوب کرنیکی اجازت چاہی تو اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام سال مذکور میں اُن کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے اپنے عطیہ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ کا اضافہ

فرما دیا۔ مسلم ہائی اسکول انبالہ کی مستقل امداد دو سو روپیہ کلدار ماہانہ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ میں پسند خاطر انور ہوئی۔ اس موقعہ پر بھی یکمشت مبلغ ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے اسکول کے مالیہ کی معاونت فرمائی گئی تھی۔

عطیہ ویسلین مشن ہائی اسکول سکندر آباد۔

ویسلین مشن ہائی اسکول سکندر آباد دکن کے دار الاقامتہ کی توسیع کی غرض سے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کی منظوری اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ میں عطا فرمائی گئی۔

امداد مدرسہ شمس العلوم بدایون۔

مدرسہ شمس العلوم بدایون کا کام اچھی طرح چلتے رہنے تک بطور خاص ایک سو پچیس روپیہ کلدار ماہانہ کی امداد اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ میں عطا فرمائی گئی۔

امداد اسلامیہ ہائی اسکول سکندر آباد۔

سکندر آباد دکن کے مدرسہ اسلامیہ کی حالت خان بہادر احمد علاء الدین صاحب کی نگرانی میں اطمینان بخش پاکر اُس کی تعمیر کیلئے مبلغ بارہ ہزار کا عطیہ اواخر عشرۂ اول ماہ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ میں حضور پر نور نے عنایت فرمایا۔ اس مدرسہ کے لئے مستقل امداد کس زمانہ میں جاری ہوئی ہمیں معلوم نہیں۔ اتنا ہم البتہ جانتے ہیں کہ امداد جاریہ میں سو روپیہ ماہانہ اضافہ وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ میں بارگاہ اقدس سے بایں شرط منظور فرمایا گیا کہ رزیڈنسی سے بھی اسی قدر اضافہ اس کی گرانٹ میں کیا جائے۔ مگر ڈھائی سو روپیہ ماہانہ اضافہ اواخر ماہ شعبان المعظم

۱۳۳۹ھ میں عنایت ہوا۔ سرکار عالی سے مدرسہ کی امداد میں شاید اب ماہانہ ساڑھے چار سو روپیہ عطا فرمائے جاتے ہیں۔

امداد حالی مسلم ہائی اسکول پانی پت۔

حالی مسلم ہائی اسکول پانی پت کے لئے خواجہ حالی صاحب کے فرزند خان صاحب خواجہ سجاد حسین صاحب بمعیت مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب مترجم فلسفہ ہربرٹ اسپنسر نے آکر سعی فرمائی تو نواب عماد الملک مرحوم کے اثر کی بنا پر مبلغ دس ہزار روپیہ یکشت بتاریخ ۷ ماہ صیام ۱۳۳۴ھ بارگاہ اقدس سے عطا فرمائے گئے۔ خواجہ صاحب نے بمعاونت نواب فخر یار جنگ بہادر اسی غرض کے لئے ایک بار اور دق الباب کیا اور بامراد واپس ہوئے۔ اس مرتبہ اواخر ۱۳۴۵ھ میں حضور پرنور نے اس درس گاہ کو یکشت مبلغ بیس ہزار روپیہ عطا فرمائے تھے۔ اور تین ہزار روپیہ سالانہ کی مستقل امداد اس کے علاوہ عہدہ داران سرکار عالی نے مولانا حالی کے صد سالہ جشن پیدائش کے موقع پر اُن کی ادبی خدمات کے اعتراف کے لئے بحیثیت مجموعی شرکت کی اس کا بیان ہمارے حدود سے باہر ہے۔ خواجہ سجاد حسین صاحب اپنی آنکھیں کھو چکے ہیں۔ اور اب خواجہ غلام السبطین صاحب اُن کا کام سنبھالے ہوئے ہیں۔ خواجہ سجاد حسین صاحب کی پہلی سعی میں ہم سے اس مدرسہ کی جو خدمت ہو سکی ہمارے لئے موجب سعادت ہے۔

امداد مدرسۂ سبحانیہ الہ آباد۔

مدرسۂ سبحانیہ الہ آباد کے نام آغاز سال سے سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد اوائل عشرۂ ثالث ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۴ھ میں منظور فرمائی گئی تھی۔

امداد نادار طلبائے صوبۂ مدراس۔

قصبۂ وانم باڑی کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ محترمی نواب سر امین جنگ بہادر کا وطن ہے۔ مدرسہ وانم باڑی کو کالج بنا کر اس کو حضور پُر نور کے نام نامی سے موسوم کرنے کی اجازت آغاز ۱۳۳۵ھ میں عطا فرمائی گئی۔ بوساطت رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر مجوزہ کالج کی تعمیر کی غرض سے یکشت مبلغ پچیس ہزار روپیہ کلدار کا عطیہ مرحمت ہوا۔ اور مستقل مصارف کی غرض سے بالفعل پانچ سال کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار ماہانہ امداد منظور فرمائی گئی۔ لیکن مسلمانان وانم باڑی سرکار عالی کے ان عطایا سے تمتع حاصل نہ کرسکے تو یکشت عطیہ کو بتاریخ ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ مدراس کے مجوزہ محمڈن کالج کے لئے عنایت فرمادیا گیا وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ میں ارشاد ہوا کہ

"مذکورہ چندہ کو مکان وغیرہ کی تعمیر پر خرچ کرنے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ جنوبی ہند کی اعلیٰ تعلیم میں بشکل وظیفہ یہ رقم صرف کیجائے۔ لہٰذا ہماری گورنمنٹ مناسب خیال کرتی ہے کہ ہمارے چندہ سے ایسے فنڈ کی بنیاد قائم کیجائے جس سے نادار مستحق ہونہار مسلمان طلبہ کو وظائف دئے جائیں اور یہ فنڈ مدراس گورنمنٹ کے مقرر کردہ بورڈ کی نگرانی میں رکھا جائے جس کا صدر کوئی ممتاز معزز مسلمان ہو۔"

اس باب میں حکومت مدراس کی تجاویز ماہ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ میں منظور فرمائی گئیں۔

امداد مدرسہ دینیہ کوٹھاپور۔

مولوی سعید احمد صاحب چشتی کے قائم کردہ مدرسہ دینیہ واقع ریاست کوٹھاپور کی امداد کی غرض سے دوسو روپیہ کلدار ماہانہ اواخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر

۱۳۳۵ھ میں منظور فرمائے گئے تھے۔

قیام جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

حیدرآباد دکن کے خاص حالات کے لحاظ سے حضور پرنور نے اپنی تخت نشینی کی یادگار میں عثمانیہ یونیورسٹی کے نام سے یہاں ایک ایسی یونیورسٹی کے قیام کو بتاریخ ۴ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ مناسب تصور فرمایا جس میں جدید و قدیم مشرقی و مغربی علوم و فنون کا امتزاج اس طور سے کیا جائے کہ موجودہ نظام تعلیم کے نقائص دور ہو کر جسمی، دماغی اور روحانی تعلیم کے قدیم و جدید طریقوں کی خوبیوں سے پورا فائدہ حاصل ہو سکے اور جس میں علم پھیلانے کے ساتھ ساتھ ایک طرف طلبہ کے اخلاق کی درستی کی نگرانی ہو۔ اور دوسری طرف تمام علمی شعبوں میں اعلیٰ درجہ کی تحقیق کا کام بھی جاری رہے۔ حضور پرنور کے نزدیک اس یونیورسٹی کا اصل اصول یہ ہونا چاہیئے کہ۔

"اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ ہماری پیاری اردو زبان قرار دیجائے۔ مگر انگریزی زبان کی تعلیم بھی بحیثیت ایک زبان کے ہر طالب علم پر لازم گردانی جائے۔"

مجوزہ یونیورسٹی اپنے وقت پر قائم ہوئی اور مختلف منازل طے کرتی رہی۔ تاآنکہ اس کی نگرانی کا پورا تعلق مولوی حبیب الرحمٰن خانصاحب شروانی سے بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ پسند خاطر سلطانی ہوا۔ اور مولوی صاحب ہی کی رائے کے موافق علوم عامہ کا نصاب اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام میں منظور فرمایا گیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ بتعمیل حکم اقدس مصدرہ ۲۹ شوال المکرم جامعہ عثمانیہ کے تحت ایک مرکزی کلیہ (کالج) کی

تاسیس عمل میں آچکی تھی۔ اور یکے بعد دیگرے نواب مہدی یار جنگ بہادر اور سر راس مسعود بحکم سلطانی اس کے صدر مقرر ہو چکے تھے۔ کئی واسطوں کے بعد کلیہ جامعہ عثمانیہ مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب کے زیر صدارت آیا۔ جو اوائل آذر ۱۳۴۴ھ تک اس خدمت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جامعہ عثمانیہ کے اقتدارات کی باگ اس کے بھی بعد مسٹر میکنزی پرو وائس چانسلر کے ہاتھ میں آئی اب قاضی محمد حسین صاحب اس خدمت کو انجام دیرہے ہیں اپنے بیان کی پیچیدگی کے باعث ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے! مولوی شروانی صاحب کا پیش کردہ مسودہ منشور جامعہ عثمانیہ بلا تغیر و تبدل بتاریخ ۱۶ اسر ذیحجۃ الحرام سال مذکور منظور ہوا۔ اور اس مسودہ کے بجنسہٖ شایع و نافذ کیئے جانے کی اجازت عزورود لائی۔ اس جامعہ کے مسجل صاحب کی تنخواہ کا تعین اور ان کے دفتر کے عملہ کی قرارداد کی منظوری بتاریخ ۱۹ ماہ صیام ۱۳۳۷ھ عنایت فرمائی گئی۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے قواعد کا مسودہ باب حکومت کی ترمیم کے ساتھ بتاریخ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ منظور فرمایا گیا۔ اس زمانہ میں زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے ہر شعبہ اپنی خدمت پوری گرمجوشی کے ساتھ انجام دیرہا ہے اور جامعہ عثمانیہ کے افادہ کی وسعت ممالک محروسہ سے گزر کر ریاست بھوپال تک پہنچ چکی ہے۔

بمقام اڈی کی میٹ عمارات یونیورسٹی کی بنائے جانے کی نوبت آئی تو سررشتہ تعمیرات کے دو سربرآوردہ انجنیر سید علی رضا صاحب اور نواب سید زین الدین حسین خان زین یار جنگ بہادر کو دنیا کی یونیورسٹیوں کی سیر کرکے وہاں سے موزوں نقشے لانے کی غرض سے روانہ کرکے تجاویز کو

بتاریخ ۲۶ ربیع الآخر منظور فرمایا گیا۔ واپسی کے بعد سید صاحب کار تعمیر کے ناظم اور نواب صاحب آرکیٹکٹ مقرر فرمائے گئے۔ حضور پرنور نے عثمانیہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کا قصد ماہ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ میں فرمایا تو اس سرزمین کو رشک گلشن بنا دیا گیا تھا۔

عطیہ کوئن میری ٹکنیکل اسکول بمبئی۔

ہر اکسلنسی لیڈی ولنگڈن کی تحریک پر کوئن میری ٹکنیکل اسکول بمبئی کیلئے مبلغ پانچ سو پونڈ کا عطیہ وسط ماہ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ میں اس شرط کے ساتھ حضور پرنور نے عنایت فرمایا کہ سرکار عالی کے سپاہی جو اس میں شریک ہونے کے قابل ہوں وہ بلا تکلف شریک کرلئے جائیں۔

امداد اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ۔

مولوی محمد بشیر الدین خان بہادر کو تعلیم و تعلم کا ہمیشہ شوق رہا۔ وہ اس وقت بھی تعلیم اور قومی تعلیم کے ایسے ہی حامی تھے جب ہمارے بچپن میں خان بہادر ممتاز علی خاں صاحب کے بچے ان کی نگرانی میں تھے۔ اسی زمانہ کی کوششیں خدا کے فضل سے بار آور ہوئیں اور مولوی بشیر الدین صاحب ایک بڑی درس گاہ کے بانی ہوئے۔ مولوی بشیر الدین خان بہادر میں قومی تعلیم و تربیت کا ولولہ خدا رحمت کرے اس پیرانہ سالی میں بھی موجود ہے۔ اور یہ شاید انھیں کی پاکیزہ تربیت کا فیضان ہے کہ ہم مفلوج ہو جانے کے بعد بھی کام کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ بشیر الدین خان بہادر کی ان تھک کوششوں کے باعث ان کا (نہیں ہمارا) مدرسہ اب اٹاوہ یا صوبہ متحدہ ہی کے لئے تعلیم کا مرکز نہیں ہے۔ بلکہ دور دور سے طلبہ اٹاوہ آکر اس چشمۂ علم سے فیضیاب

ہوتے رہتے ہیں۔ کسی شریف قومی بھکاری نے کیا خوب کہا ہے کہ :-
"شریف آدمی کو صدا لگانی نہیں آتی۔ کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے تو دامن البتہ پھیلا دیتا ہے۔" قائل کا یہ قول اُن کے علیگڈھ کے مقاصد کے مناسب حال خواہ نہ ہو، لیکن جہاں تک مولوی بشیرالدین صاحب کا تعلق ہے اُن پر اور اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ پر ضرور صادق آتا ہے۔ مسلمانوں کی یہ درسگاہ ہمیشہ پیسہ کی بھوکی رہی - اور اللہ ہی نے اس کا کام چلایا۔ دربار آصفی میں اس ضرورت کی تکمیل کا وقت آیا تو صدا لگانے کے فریضہ کو صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب (مرحوم) نے اپنے سر لیا تھا۔ اور اُس وقت کے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر صوبۂ متحدہ کا ایک مکتوب پیش کر کے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کی امداد کے باب میں ان مرحوم نے تحریک فرمائی تھی۔ صاحبزادہ صاحب کی مہربانی سے ہم بھی شریک عمل تھے۔ بارگاہ اقدس سے یکمشت مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار کا عطیہ اسکول کے لئے وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ میں عنایت فرمایا گیا۔ اور مدرسہ کے بانی و منتظم کے نام آغاز سال سے ایک سو روپیہ کلدار تاحیات جاری ہوئے۔ خان بہادر مولوی بشیرالدین صاحب اور اپنے زمانہ کے ہیڈ ماسٹر پنڈت بنسی دھر صاحب کی بزرگانہ شفقتوں کو ہم یاد کرتے ہیں تو جی بے اختیار چاہتا ہے کہ طالب علمی کا زمانہ پھر سے عود کر آئے۔ مولوی الطاف حسین صاحب اب پنڈت جی کے بہترین قائم مقام ہیں۔

امداد مدرسۂ عثمانیہ مکہ معظمہ۔

قاری عبدالحق صاحب مکی کی درخواست پر مکہ معظمہ کے ایک مدرسہ کو

مدرسہ عثمانیہ کے نام سے موسوم کرنے کی اجازت وسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ میں عطا فرما کر حضور پر نور نے مدرسہ کے لئے دوسو روپیہ کلدار ماہانہ تا حکم ثانی جاری فرمادئے اور اس مقدار کی نصف رقم تاحیات بانی مدرسہ کے نام عنایت فرمائی۔

امداد مدرسۂ حدیث ریاست رامپور۔

مدرسہ حدیث واقع ریاست رامپور کی امداد کی غرض سے سیّد حامد شاہ صاحب رامپوری کی درخواست پر غرہ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ سے ماہانہ سوا سو روپیہ امداد جاری فرمائے گئے۔

قیام کلیہ جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے حصول کے اغراض کے لئے ایک کلیہ قائم کرنیکی منظوری بتاریخ ۲۹ شوال المکرم ۱۳۳۶ھ عز ورود لائی۔ اور اول ماہ شوال سال مابعد میں ایک پرنسپل۔ گیارہ پروفیسر۔ نو مددگار پروفیسر۔ اور ایک ڈمانسٹریٹر کی منظوری عطا فرمائی گئی۔ کلیہ کے اس عملہ میں اب تو بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ اور اب یہ کلیہ ایک پرو وائس چانسلر کے تحت اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

امداد اسلامیہ اسکول بریلی۔

مولوی سید عبدالودود صاحب (مرحوم) کی درخواست پر اسلامیہ اسکول بریلی کے لئے دو سال تک ماہانہ دوسو روپیہ کلدار کی امداد جو غرہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۶ھ کو عطا فرمائی گئی تھی۔ چار سال کے اندر دوامی فرمادی گئی۔ خود سید عبدالودود صاحب کے نام ایکسو روپیہ کلدار کا وظیفہ ۱۳۳۷ھ میں

عنایت فرمایا گیا تھا۔

امداد مدرسۂ اسلامیہ مالے گاؤں۔

مدرسہ اسلامیہ مالے گاؤں کے نام آغاز سال سے پچاس روپیہ ماہانہ امداد وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔

قیام مرہٹی مدرسۂ نسوان گلبرگہ شریف۔

گلبرگہ شریف میں مبلغ پچیس ہزار ایک سو تیس سالانہ مصارف سے مرہٹی مدرسہ نسوان گلبرگہ شریف قائم کرنے کی منظوری وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ میں شرف ورود لائی۔

امداد مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ۔

مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور مولوی محمد سعید صاحب کی امداد کی غرض سے دو سو روپیہ کلدار ماہانہ عشرہ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ میں مرحمت فرمائے گئے۔ مدرسہ مذکورہ کی تکمیل کی غرض سے مبلغ پچیس ہزار روپیہ اوائل ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۶ھ میں عطا ہوئے تھے۔ ہم ایک مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ مولوی محمد سعید صاحب نے بڑی پامردی سے اس مدرسہ کے لئے کام کیا ہے۔ ابتدائے کار میں مولانا الشہری صاحب مرحوم مدرسہ صولتیہ اور مولوی محمد سعید صاحب کے بڑے پرجوش قلمی معاون تھے۔

امداد مدرسہ مفید عام مغلپورہ حیدر آباد۔

مدرسہ مفید عام مغلپورہ حیدر آباد دکن کی اس وقت کی موجودہ امداد پچاس روپیہ ماہانہ میں پندرہ روپیہ ماہانہ کا اضافہ اواخر ماہ

ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۷ھ میں منظور فرمایا گیا۔

امداد تعمیر مسجد عثمانیہ اسلامیہ ہائی اسکول امراؤتی۔

اسلامیہ ہائی اسکول امراؤتی برار کے اُن اسلامی مدارس میں ہے جن سے ہمیں ذاتی طور سے دلچسپی ہے۔ ہم نے خان بہادر عبدالقادر صاحب وکیل اور مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر خان صاحب خواجہ لطیف احمد صاحب کو اپنی آنکھوں سے اس کے لئے شبانہ روز کام کرتے اور اس کے کام کے لئے غور کرتے بار بار دیکھا ہے اور اگرچہ ایک مدت سے نہ ہم ناگپور گئے ہیں اور نہ امراؤتی، لیکن مولانا ایچ ایم ملک صاحب مرحوم کی مہربانیاں اب تک ہمیں یاد ہیں۔ اسی طرح مسٹر عبدالقادر اور اپنے میزبان شیخ مبارک علی صاحب کی عنایتیں ہمارے دل سے فراموش نہیں ہوئی ہیں ایک روح اور بھی ہے جس کی یاد ہمیں کبھی کبھی آتی رہتی ہے اور وہ روح نواب سلام اللہ خانصاحب مرحوم کی ہے۔ قوم کے ان دلسوز کارکنوں کی سعی بلیغ سے اسلامیہ ہائی اسکول امراؤتی نے اتنی ترقی کرلی کہ اس کے معاونوں کے دل میں مدرسہ کے لئے خانہ خدا کی تعمیر کا خیال آیا۔ یہ مسجد کب بنائی جانی شروع ہوئی ہمیں اس کا مطلق علم نہیں ہے۔ لیکن جب اس کی تعمیر شروع ہوئی تو حیدر آباد کے خزانہ سے بھی اس کی امداد کی گئی۔ کس زمانہ میں اور کس قدر؟ یہ بات بھی ہماری یاد سے اُتر چکی ہے۔ البتہ ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر کی تکمیل کی مزید امداد رقمی پانچ ہزار روپیہ کلدار اس شرط کے ساتھ عشرۂ ثالث ماہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ میں منظور فرمائی گئی کہ چندہ مجتمعہ کے

علاوہ اور سات ہزار روپیہ کا انتظام مسلمان کریں۔ اس کی تصدیق ممالک متوسط کے چیف کمشنر صاحب کی طرف سے ہونی چاہئے اس تعمیر کا نام مسجد عثمانیہ رکھنے کی اجازت آغاز عشرۂ ثانی ماہ رجب المرجب میں عنایت فرمائی گئی تھی۔

امداد مدرسۂ محمدیہ مدراس۔

مدرسہ محمدیہ مدراس کے نام پچاس روپیہ ماہوار بطور امداد سلخ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ کو جاری فرمائے گئے۔

امداد اسلامیہ ہائی اسکول کٹک۔

اسلامیہ ہائی اسکول کٹک کے سکریٹری مولوی عبدالمجید صاحب کی درخواست پر مدرسہ مذکور کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ امداد اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ میں منظور فرمائی گئی۔

امداد مدرسۂ امدادیہ مراد آباد۔

مراد آباد کے ڈپٹی امداد علی صاحب ایک زمانہ میں ہمارے وطن قصبہ پھپوند ضلع اٹاوہ کے تحصیلدار تھے۔ اور وہیں سے قومی کاموں کی جانب میلان اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ سرکاری فرائض سے سبکدوش ہو کر مراد آباد پہنچے۔ تو اس میلان نے اپنا کام کرنا شروع کیا۔ مدرسہ امدادیہ مراد آباد میلان کی تکمیلی شکل قرار پایا۔ حضور پر نور کے سمع مبارک تک اس مدرسہ کی کیفیت پہنچی تو پچاس روپیہ کلدار ماہانہ کی امداد دو سال کے لئے اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ جاری فرمائی گئی۔ اندرون عشرۂ اول ماہ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ اس امداد کو دوامی فرما دیا گیا۔

امداد مدرسۂ قدیمیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

شمس العلماء مولوی ابو المحامد عبدالحمید صاحب کی درخواست پر مدرسہ قدیمیہ فرنگی محل لکھنؤ کی امداد کی غرض سے یکم فروری سنہ ۱۹۲۰ء سے دو سال کے لئے ایک سو روپیہ کلدار ماہوار اور اخر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمائے گئے۔ اس امداد کے استقلال کے باب میں ہمارے معلومات محدود ہیں۔

امداد مدرسۂ اسلامیہ عزت نگر۔

مدرسۂ اسلامیہ عزت نگر مشرقی بنگالہ کے نام شاہ محمد بدیع عالم صاحب کی درخواست پر دو سال کے لئے ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ غرہ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ کو جاری فرمائے گئے تھے۔ پھر کیا ہوا ہمیں معلوم نہیں۔

امداد مدرسۂ محمدیہ اٹاوہ۔

مدرسہ محمدیہ اٹاوہ کے مہتمم حکیم نذیر احمد صاحب کی درخواست پر سرکار عالی کی جانب سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد اوائل ماہ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ میں جاری فرمائی گئی۔ اور ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ میں امداد کو دوامی فرما دیا گیا۔

امداد انجمن ہائی اسکول ناگپور۔

مسجد عثمانیہ کے نام سے انجمن ہائی اسکول ناگپور میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی غرض سے مبلغ دس ہزار روپیہ کا عطیہ بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ مرحمت فرمایا گیا۔ تین سال کے لئے ڈھائی سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد انجمن حامی اسلام کے اس مدرسہ کے نام اس شرط کے ساتھ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۰ھ میں

جاری فرمائی گئی کہ اس کا مصرف کلیتہً اس مدرسہ میں تعلیم پانیوالے براری طلبہ کے لئے مخصوص ہو۔ اس امداد کے دوامی ہونے کے باب میں ہمارے معلومات محدود ہیں۔

امداد مدرستہ الجامعہ برار۔

قاضی شفقت حسین صاحب کی درخواست پر مدرستہ الجامعہ برار کے نام آغاز ۱۳۳۹ھ سے دو سال کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ منظور فرمائے گئے۔

امداد بانی مدرسہ میانصاحب دہلی۔

شمس العلماء مولوی نذیر حسن صاحب محدث دہلوی کے پوتے مولوی ابوالحسن صاحب بانی مدرسہ میانصاحب کی اس وقت کی ماہوار پچیس روپیہ میں اسی قدر اضافہ ختم عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ سے فرمایا گیا۔

امداد مدرسہ انبہٹہ ضلع سہارنپور۔

انبہٹہ ضلع سہارنپور کے مدرسہ کی امداد کے لئے مولوی ظہور احمد صاحب (اب شاید مرحوم) کے نام پچاس روپیہ کی منظوری اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قیام مدرسہ جاگیرداران بیگم پیٹھ۔

حضور پر نور نے جہاں اپنے فرزندان و برادران کی تعلیم و تربیت کے باب میں توجہ خاص مبذول فرمائی۔ وہیں اپنے ملک کے عمائد کے فرزندوں کی تعلیم و تربیت کو کبھی فراموش نہ فرمایا۔ ایک

مدت تک پائیگاہ بورڈنگ حضور کی شاہانہ توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اور اسمیں رہکر جملہ فرزندان نواب سلطان الملک بہادر یعنی نواب ابو الفتح خاں بہادر، نواب مظفر نواز جنگ بہادر، نواب فرید نواز جنگ بہادر، نواب نذیر نواز جنگ بہادر، نواب خیر نواز جنگ بہادر، اور نواب حسن یار جنگ بہادر، کے سوا قابل تعلیم فرزندان و نبیرگان نواب شمس الملک ظفر جنگ مرحوم تعلیم و تربیت سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ ان صاحبان میں سے نواب فیاض الدین خاں بہادر اور نواب رحیم الدین خان بہادر، فرزندان کے سوا نواب افتخار الدین خاں بہادر و نواب اسد الدین خان مرحوم نبیرگان ہیں۔ اسی طرح فرزندان و نبیرگان نواب خورشید الملک مرحوم نے بھی حضور کے اس قائم کردہ ادارہ سے فیض حاصل کیا ہے آخر الذکر نواب صاحب کے فرزندوں میں سے نواب رحیم نواز جنگ بہادر اور نواب سکندر نواز جنگ بہادر کے سوا ان کے پوتوں میں نواب شفیع الدین خاں بہادر فرزند نواب شمشیر بہادر بہادر جنگ بہادر ہیں۔ پائیگاہ بورڈنگ کے آخری کامل دور میں ان بچوں کی تھوڑی سی خدمت کرنے کا ہمیں بھی موقع ملا ہے۔

ملک کے دوسرے جاگیرداروں کے بچوں کی تعلیم کو بھی حضور نے تدریجی ترقی عطا فرمائی۔ تا آنکہ وہ وقت آگیا کہ ان بچوں کی جبری تعلیم کے باب میں اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ میں ارشاد فرمایا کہ

تمام جاگیرداران، سمستان داران وغیرہ کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک جداگانہ مدرسہ معہ بورڈنگ ہوز قائم کیا جائے جس کے اخراجات کے

خام محاصل جاگیرات پر فیصدی پانچ روپیہ وصول کیے جائیں، اور جاگیرداران سات سال سے زاید عمر کے لڑکوں کو بورڈنگ ہوز میں بھیجنے پر مجبور کیے جائیں پائیگاہ کے جاگیرات کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دیا جائے کیونکہ کثیر رقم کے صرف سے اُن کی تعلیم ہو رہی ہے۔"

جاگیردار بورڈنگ بیگم پیٹھ کی عمارت کے باب میں تحت کی تجاویز کو اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ میں پسند فرمایا گیا۔ ایک مدرسہ اور دو بورڈنگوں کے قیام کی منظوری سلخ ماہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائی گئی۔ ان کا سالانہ خرچ سوا لاکھ روپیہ سے کچھ زیادہ ۱۳۴۲ھ میں منظور ہوا۔ اب تو اور زیادہ ہوگا (موازنہ دیکھنے کی تکلیف کون گوارا کرے) یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ خام محاصل جاگیرات پر فیصدی پانچ روپیہ کے بجائے اب صرف دو روپیہ حاصل کیے جاتے ہیں اس مدرسہ کے تفصیلی قواعد مرتب کرنے کی غرض سے کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو بتاریخ ۱۱ر جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ ارشاد فرمایا کہ۔

"اس کمیٹی کے تقرر سے قیام مدرسہ میں تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔ اور جو امور کہ اس بارہ میں قطعاً طے کر دیے گئے ہیں، اُن میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔"

امداد مدرسہ تقویت الاسلام فرخ آباد۔

سید آصف علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ تقویت الاسلام فرخ آباد کی درخواست پر مدرسہ مذکور کے نام پچیس روپیہ ماہانہ امداد بتاریخ ۱۲ر ربیع الاول ۱۳۴۹ھ میں منظور فرمائی گئی۔ اور ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ میں اس امداد کو بلا قید مدت جاری فرمایا گیا۔

امداد مدرسہ اسلامیہ کرنول۔

مولوی محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ کرنول کی درخواست پر مدرسہ مذکور کے نام دو سال کے لئے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں جاری فرمائے گئے۔

تعلیم اطفال درگاہ جان اللہ شاہؒ (جالنہ)

حضرت جان اللہ شاہ قدس سرہ جن کا تکیہ حیدرآباد میں مشہور رہا نام ہے اور جو اب موسیٰ ندی کے چمن کی نذر ہو چکا ہے۔ اُن کی درگاہ واقع جالنہ کے خدام کے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے خرید کتب وغیرہ کی غرض سے ایک سو روپیہ ماہانہ مصارف اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں منظور فرمائے گئے۔ حکم ہوا کہ۔

"خدام کی اولاد کی تعلیم کے بارہ میں اُن کے قائم مقاموں کی مجلس شوریٰ کی تجاویز پر عمل کیا جائے۔"

اسی طرح حضرت شاہ تراب الحقؒ کی درگاہ واقع پربھنی کی آمدنی سے دو یا تین وظایف کے ذریعہ ایسے طلبہ کی پرورش پسند خاطر اقدس ہوئی جو قرآن شریف حفظ کریں۔

امداد مدرسہ حضرت حبیب العیدروسؒ ناندیڑ۔

حضرت حبیب العیدروس صاحب کی زندگی ہی میں حضرت کے قائم کردہ مدرسہ واقع ناندیڑ کے ماہانہ اخراجات کے لئے دو سو پچاس روپیہ کی منظوری اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ میں صادر فرمائی گئی۔ مکان کی تعمیر کی غرض سے مبلغ پانچہزار روپیہ اس موقع پر عطا فرمائے گئے۔ اسی قدر رقم

بتاریخ ۱۰؍ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ میں عطا فرماکر ارشاد فرمایا کہ

"یہ مکان سرکاری ملک متصور ہوگا"

امداد اسلامیہ ہائی اسکول آگرہ۔

مولوی سعید احمد صاحب مارہروی باشندگان آگرہ اور تمام محبان تعلیم نزدیک و دور کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے شہنشاہ اکبر کے پائے تخت کو شمع علم سے منور فرمایا۔ ہر چند کہ آگرہ ایک کمشنری کا مرکز تعلیم ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان تعلیم کے اعتبار سے بہت ہی افتادہ حالت میں تھے۔ مولوی صاحب نے آگرہ کے لئے بہت سے مفید کام کئے۔ اور ایک مدت تک کے لئے مسلمانان آگرہ کو اپنا ممنون احسان بنالیا۔ حضور پر نور کے سمع ہمایونی تک مولوی صاحب کے قائم کردہ اسلامیہ ہائی اسکول کی روئداد پہنچی تو اسکول مذکور کے لئے ایک سو پچیس روپیہ کلدار ماہانہ امداد اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۹ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قیام عثمانیہ مڈیکل کالج حیدرآباد دکن۔

حیدرآباد میں مدت سے ایک مڈیکل اسکول باشندگان قلمرو کو فائدہ پہنچا رہا تھا۔ ڈاکٹر ارسطو یار جنگ بہادر اسی اسکول کے فرزند رشید ہیں جو اپنی حذاقت کے لئے مدت ہائے مدید تک یاد رہیں گے۔ لیکن ملک کی ضرورتوں نے قدم بڑھانا شروع کیا تو حضور پر نور نے خوش آمدید فرماکر مذکورہ مڈیکل اسکول کو کالج کا درجہ بتاریخ ۲۵ ؍ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ عطا فرمادیا۔ اسی تاریخ سے اس کالج کا نام عثمانیہ مڈیکل کالج قرار پایا۔

ختم عشرہ اول ماہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ پر کالج کو جامعہ عثمانیہ کے زیر انتظام فرماکر اسٹاف مقرر کرنے کی منظوری عنایت فرمائی۔

امداد مدرسہ اہل سنت بریلی۔

مدرسہ اہل سنت بریلی کے نام آغاز ۱۳۴۰ھ سے بطور امداد دو سو روپیہ کلدار ماہانہ جاری فرمائے گئے۔

برخاست کورٹ آف وارڈس بورڈنگ۔

کورٹ آف وارڈس بورڈنگ کے برخاست کرنے کی اجازت بتاریخ ۱۳ ر جمادی الاول ۱۳۴۰ھ عطا فرماکر ارشاد فرمایا کہ

"موجودہ بورڈز کے قیام اور تعلیم و تربیت کا انتظام نظام کالج وغیرہ میں کیا جائے۔ اور بورڈنگ کے مکان کی تعمیر کے لئے جو قرضہ لیا گیا تھا۔ اس کی ادائی اس مکان کے کرایہ کی آمدنی سے کیجائے۔"

معافی فیس مدارس تحتانی سرکار عالی و لوکلفنڈ۔

ممالک محروسہ سرکار عالی میں اور یہاں سے باہر حضور پر نور کا یہ فیض ہمیشہ یادگار رہنا چاہئے کہ سارے ملک کے مدارس تحتانی و لوکلفنڈ کی فیس بالکل معاف کر دینے کی منظوری بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۴۰ھ عنایت فرمائی گئی۔

امداد حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور۔

حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کے نام غرہ ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۰ھ سے پانچ سال کے لئے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد کے ساتھ مبلغ پانچہزار روپیہ کلدار عطا فرمائے گئے۔ اس شاہانہ امداد میں کئی بار توسیع عنایت فرمائی گئی

ہمارے حدود تر قیم میں آخری سہ سالہ توسیع بتاریخ ۸ ار شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ مرحمت ہوئی تھی۔ آنریبل خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب صوبہ متحدہ کے بڑے باخیر بزرگ ہیں۔

قیام شعبۂ قانون جامعہ عثمانیہ۔

جامعہ عثمانیہ میں شعبۂ قانون قائم کر کے قانونی تعلیم دینے کی منظوری بتاریخ ۱۰ ار ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۲ھ عطا فرمائی گئی۔ پروفیسر و مدد گار پروفیسر کے خدمات کا تعین اور مجلس شعبۂ قانون قائم کرنے کے لئے تیرہ اشخاص کو ارکان مقرر فرمایا گیا۔ ایل ایل بی کے کامیاب طلبہ کو قانون وکلاء میں بہم ہونے تک سند وکالت دئے جانے کی منظوری اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ میں صادر فرمائی گئی۔ اور سالانہ سند وکالت پچاس روپیہ کے اسٹامپ پر دئے جانے کی اجازت اوائل عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ میں مرحمت ہوئی۔

وظیفہ مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب مدراسی۔

مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام ماہانہ سوا سو روپیہ کلدار تاحیات اس شرط سے اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۲ھ میں جاری فرمائے گئے کہ وہ ٹلچری (مدراس) میں تعلیم و ارشاد کا سلسلہ جاری رکھیں۔

امداد مدرسہ نور پور (پنجاب)

مدرسہ نور پور واقع ضلع کانگڑھ (پنجاب) کی امداد کی غرض سے دو سال کے لئے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد بتاریخ ۱۲ ار ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۲ھ منظور فرمائی گئی۔ اس کے بعد ہمارا علم محدود ہے۔

امداد مدرسہ دینیات بلارم۔

حافظ محمد حبیب صاحب کی درخواست پر بلارم کے مدرسہ دینیات کے نام سو روپیہ سکہ عثمانیہ ماہانہ امداد غرہ محرم سے اواخر ۱۳۴۰ھ میں منظور فرمائی گئی۔

توسیع امداد مدرسہ لطیفیہ علی گڑھ۔

مدرسہ اسلامیہ لطیفیہ علی گڑھ کے نام ایک سو روپیہ ماہانہ امداد جو دو سال کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی ختم مدت منظورہ کے بعد سے آخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں دوامی فرمادی گئی۔

امداد مدرسہ مظاہر العلوم و مدرسہ اسلامیہ سہارنپور۔

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے نام غرہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ سے دو سو روپیہ کلدار دواماً منظور فرمائے گئے اسی طرح مدرسہ اسلامیہ سہارنپور کی سابقہ امداد کو اواخر عشرۂ ثانی ماہ ذیحجتہ الحرام ۱۳۴۳ھ میں المضاعف فرماکر سو روپیہ فرمادیا گیا۔

امداد مدرسہ اسلامیہ مدراس (پنجاب)

انجمن اسلامیہ مدرس ضلع امرتسر نے متعلقہ مدرسہ کی امداد کی غرض سے سو روپیہ کلدار ماہانہ اواخر عشرۂ ثانی ماہ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ عطا فرمائے گئے۔ بعد میں یہ امداد یکم مارچ ۱۹۲۳ء سے اس وقت تک کیلئے جاری فرمائی گئی کہ مدرسہ کا کام اطمینان بخش ثابت ہوتا رہے۔

درستی عمارات اینگلو عربک ہائی اسکول دہلی۔

اینگلو عربک ہائی اسکول دہلی کی قدیم تاریخی عمارتوں کی درستی کے لئے ماہ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ میں مبلغ سترہ ہزار روپیہ کی منظوری

عطا فرمائی گئی تھی۔ بتاریخ ۱۰ر شوال المکرم ۱۳۴۱ھ اس کے مصرف کی نگرانی قلمرو آصفیہ کے ناظم آثار قدیمہ کے سپرد فرمائی گئی۔

امداد مدارس ارشاد العلوم و مطلع العلوم رامپور۔

مدرسہ ارشاد العلوم رامپور کے لئے سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام سے اور اسی مقام کے مدرسہ مطلع العلوم کے واسطے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد غرہ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ سے منظور فرمائی گئی۔

امداد مدرسہ دینیہ اسلامیہ کانپور۔

مدرسہ دینیہ انجمن اسلامیہ کانپور کے نام ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد غرہ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ سے عنایت فرمائی گئی۔

امداد مدرسہ اسلامیہ قصبہ نگینہ ضلع بجنور۔

مدرسہ اسلامیہ قصبہ نگینہ ضلع بجنور کے نام غرہ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد جاری فرمائی گئی۔

نذر عقیدت بہ حضرت سلطان العلوم۔

حضور پر نور کے احسانات علمیہ کی شکر گزاری میں ارباب جامعہ عثمانیہ نے بارگاہ خسروی میں خطاب سلطان العلوم پیش کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ میں شرف قبول عطا فرما کر اڈریس ہال باغ عامہ میں اس مقصد کے لئے ۱۰ر ربیع الاول روز یکشنبہ وقت دس بجے دن کو مناسب تصور فرمایا۔ موقعہ کی مناسبت سے دفاتر و مدارس بلدہ کو ایک روز کی تعطیل عنایت فرمائی گئی۔ اور طلبہ کو معمولی

لباس میں آنے کی اجازت مرحمت ہوئی۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ تبریک نامہ کے پڑھنے کی عزت نواب صدر یار جنگ بہادر کو حاصل ہوئی تھی اور حضور پر نور نے جواب نظم میں ارشاد فرمایا تھا۔ تمنا رہ گئی کہ ہم جیسے گوشہ نشین بھی اس نظم سے اپنے دیدہ و دل کو روشن کر لیتے۔

امداد مدرسہ سراج العلوم سنبھل ضلع مراد آباد۔

مدرسہ سراج العلوم واقع سنبھل ضلع مراد آباد کے نام سو روپیہ ماہانہ امداد منظورہ سابقہ میں ایک سال کی توسیع بتاریخ ۲۴۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ عطا فرمائی گئی۔ توسیع کے پہلے کا اور توسیع کے بعد کا حال ہمیں معلوم نہیں۔

امداد مدرسہ امروہہ ضلع مراد آباد۔

امروہہ ضلع مراد آباد کے ایک مدرسہ (؟) کے نام دو سال کیلئے پچیس روپیہ ماہانہ اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں جاری فرمائے گئے۔

قیام شعبۂ انجنیرنگ جامعہ عثمانیہ۔

جامعہ عثمانیہ میں شعبۂ انجنیرنگ قائم کرنے کی اجازت اور اس کام پر سالانہ ایک لاکھ اٹھاون ہزار دو سو چھپن روپیہ صرف کرنے کی منظوری بتاریخ ۷، ۱ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ جو عطا فرمائی گئی۔ امتحان کی اجازت بتاریخ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ مرحمت ہوئی۔

امداد مدرسہ عثمانیہ مدینہ منورہ۔

مدینہ منورہ میں مدرسہ عثمانیہ کے نام سے ایک درس گاہ قائم کرنے کیلئے دو سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد بتاریخ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۴۲ھ عطا فرمائی گئی

مدرسہ مذکور کی نگرانی کی غرض سے سو روپیہ ماہانہ مولوی عبد الباقی صاحب کے نام جاری فرمائے گئے۔

قیام زنانہ کالج نام پلی۔

مغربی تہذیب کی تہ خواتین حیدر آباد میں پیدا کرنے کا وقت آیا تو بلدہ کی آبادی سے دور حسین لقا بائی کے باغ کے قبرستان کے متصل نام پلی ہائی اسکول قائم فرمایا گیا۔ ایک زمانہ تک یہ مدرسہ تعلیم یافتہ خواتین حیدر آباد کے لیے قابل فخر واحد درس گاہ بنا رہا۔ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے جب زنانہ کالج قائم کرنے کا وقت آیا تو اسی زنانہ ہائی اسکول کی جانب نگاہیں اٹھیں۔ اور سچ یہ ہے کہ اس مدرسہ کی صدر ڈاکٹر آمنہ پوپ صاحبہ نے مدرسہ کو اسی مرتبہ پر پہنچا دیا تھا۔ اب حیدر آباد میں زنانہ ہائی اسکول تو اور بھی ہیں۔ لیکن زنانہ کالج صرف یہی ایک درس گاہ ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے تحت ابتدائے کار میں جماعت ایف اے قائم کرنے کی غرض سے سر دست دو سال کے لئے ایک معلمہ کے تقرر کی اجازت بتاریخ ۹ ار ماہ صیام ۱۳۴۲ھ مرحمت فرمائی گئی۔ لیکن بالاستقلال کالج کی تعلیم جاری کرنے اور معلمات کے تقرر کی منظوری بتاریخ ۴ ر جمادی الاول ۱۳۴۵ھ عنایت ہوئی۔ اُس وقت سے یہ کالج ڈاکٹر آمنہ پوپ کی صدارت میں کامیابی کے ساتھ تعلیم کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

امداد مدرسہ اسلامیہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر۔

مدرسہ اسلامیہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر کے نام سو روپیہ ماہانہ امداد بتاریخ ۱۹ ر ماہ صیام ۱۳۴۲ھ منظور فرمائی گئی۔

سرپرستی اسلامیہ کالج کلکتہ۔

اسلامیہ کالج کلکتہ کی معاونت کی غرض سے سر عبدالرحیم کی درخواست پر مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار کا عطیہ وسط ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ میں سرفراز فرمایا گیا۔

امداد مدرسہ عثمانیہ ترپاتور (مدراس)

مدرسہ عثمانیہ ترپاتور ضلع شمالی ارکاٹ (مدراس) کے نام پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد ماہ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ سے جاری فرمائی گئی۔

امداد یتیم خانہ انصار الصفہ گلبرگہ۔

یتیم خانہ انصار الصفہ گلبرگہ شریف کے لئے غرہ ماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ سے ایک سو روپیہ ماہانہ امداد منظور فرمائی گئی۔ اور تعمیر مکان کے باب میں ارشاد ہوا کہ۔

"چندہ سے جس قدر رقم جمع ہوگی اُس کی دوچند رقم یکمشت سرکار سے دیجائیگی"

امداد مدرسہ دینیات آمبور (مدراس)

مدرسہ دینیات واقع آمبور (مدراس) کے نام غرۂ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ سے ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ قبل از قبل منظور فرمائی گئی۔

امداد مدرسہ فخریہ مکہ معظمہ۔

قاری شیخ محمد اسحاق صاحب مہتمم مدرسہ فخریہ مکہ معظمہ کے نام ماہ صیام ۱۳۴۵ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ جاری فرمائے گئے۔

سرپرستی تحریکات ہزہائنس جام صاحب۔

ہزہائنس مہاراجہ جام صاحب کی تحریک پر ایوان والیان ہند کیلئے

مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کلدار سالانہ امداد بتاریخ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ منظور فرمائی گئی۔ اسی طرح پبلک اسکول ڈیرہ دون کے قیام کی غرض سے مبلغ دو لاکھ روپیہ کلدار کا عطیہ ہزہائینس ہی کی خاطر سرفراز فرمایا گیا۔

سرپرستی موسیقی کالج لکھنو۔

آل انڈیا میوزک کانفرنس کے صدرنشین ہزہائینس نواب صاحب مرحوم والئ رامپور کی تحریک پر میوزک کالج لکھنو کے لئے یکمشت مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار اواخر ۱۳۴۵ھ میں عطا فرمائے گئے۔

سرپرستی درس گاہ ڈاکٹر ٹگور۔

ڈاکٹر رابندرناتھ ٹگور کی قائم کردہ درس گاہ واقع بول پور کے لئے یکمشت مبلغ ایک لاکھ روپیہ کلدار کا عطیہ اواخر ۱۳۴۵ھ میں منظور فرمایا گیا ڈاکٹر صاحب اسی کام کے لئے بطور خاص حیدرآباد تشریف لائے تو سوا لاکھ روپیہ کا عطیہ مکرر عنایت فرمایا گیا۔ کہتے ہیں کہ سوا دو لاکھ روپیہ کے اس عطیہ سے شانتی نکیتن میں فارسی زبان کی ایک کرسی قائم کی گئی ہے۔

توسیع امداد مدرسہ نظامیہ فرنگی محل۔

مدرسہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ کو سرکار عالی سے سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد جو سلخ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ سے دیجاتی تھی تاریخ موقوفی سے مزید دو سال کی توسیع اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ میں منظور فرمائی گئی

امداد مدرسہ قادریہ بدایون۔

مدرسہ قادریہ بدایون کے لئے دو سو روپیہ ماہانہ اور اس کے متعلقہ کتب خانہ کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ وسط ماہ صیام ۱۳۴۶ھ میں

عطا فرمائے گئے۔

قیام جماعتہائے طبعیات و کیمیا۔

عثمانیہ کالج میں طبعیات و کیمیا کی جماعتیں قائم کرنے کی منظوری وسط شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

عطیہ مدرسہ معین الاسلام سکندرہ راؤ۔

مولوی مشتاق علی صاحب کی درخواست پر معین الاسلام سکندرہ راؤ ضلع علی گڑھ کے لئے یکمشت مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ کلدار اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ میں مرحمت فرمائے۔

امداد مدرسہ انیس الغربا حیدرآباد۔

مدرسہ انیس الغربا محلہ نامپلی حیدرآباد دکن نے نام غرہ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ سے مبلغ پچاس روپیہ ماہانہ جاری فرماکر مدرسہ کے انتظام کی نگرانی کے لئے صیغہ امور مذہبی کو ہدایت فرمائی گئی

امداد جامعہ ملیہ دہلی۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم اور مولانا محمد علی صاحب مرحوم نے جامعہ ملیہ دہلی کی تاسیس ملی ضرورتوں کے لحاظ سے کی تھی اور اپنی زندگی کے اس دور میں جتنا وقت مرحومین کو مل جاتا تھا اسی کام پر صرف کرتے تھے۔ یہ بانیان جامعہ اور خود جامعہ کی خوش نصیبی تھی کہ ابتدائے کار میں جن معاونین نے جامعہ کی جانب اپنی امداد کا قدم بڑھایا اُن سب میں ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے قدموں میں ثبات اُن کے ہاتھوں میں کام کرنے کی طاقت، اور اُن کے دماغ میں مسائل حاضرہ کے

سمجھنے کی صلاحیت تھی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے ملک کی مختلف طاقتوں کو جامعہ کیلئے بیدار کیا۔ اور یہ انھیں کی سعی بلیغ تھی کہ دکن جامعہ کی جانب متوجہ ہو سکا۔ حیدرآباد سے جامعہ مذکور کی امداد کی غرض سے ایک ہزار روپیہ کلدار ماہانہ اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا یکمشت عطیہ بتاریخ ۷ ماہ صیام ۱۳۴۸ھ منظور فرمایا گیا۔ ارشاد ہوا کہ

"یکمشت عطیہ سے جو عمارت بنائی جائے گی اس پر سرکار عالی کا نام کندہ کردیا جائیگا اور اگر جامعہ ملیہ کا کام آئندہ کسی وقت بند ہو جائے اور وہ بحیثیت درسگاہ کے باقی نہ رہے تو عمارت مذکور بحق سرکار عالی منتقل ہو جائے گی۔"

خدا کرے ڈاکٹر ذاکر حضور پر نور کی ان مہربانیوں سے پورا فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور خدا کی مہربانی سے سرکار عالی کی اس عمارت کے سایہ میں طلبہ ہمیشہ فیض حاصل کرتے رہیں ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ دہلی سے چند کردہ کے فاصلہ پر بمقام اوکھلا اس عمارت کی تکمیل عمل میں آئی ہے۔

امداد جامعۃ الخواتین دکن۔ پونہ

انڈین ویمنس یونیورسٹی (جامعۃ الخواتین دکن) پونہ کی غرض سے یکمشت مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ مسٹر کروے کی درخواست پر اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں مرحمت فرمایا گیا۔ اسی موقع پر پچاس روپیہ کلدار ماہانہ امداد اس یونیورسٹی کے لئے جاری فرمائی گئی۔

سرپرستی مسلم اینگلو اردو اسکول کھام گاؤں۔

مسلم اینگلو اردو اسکول کھام گاؤں (برار) کی تعمیر کی غرض سے

مبلغ انیس ہزار روپیہ کلدار کا یکمشت عطیہ او اخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں منظور خاطر اقدس ہوا۔

امداد مشن اسکول و اسپتال ورنگل۔

بشپ آف مدراس (ریورنڈ وائٹ ہیڈ) کے قائم کردہ مدرسہ و اسپتال واقع ورنگل کی امداد کی غرض سے یکمشت مبلغ ڈھائی سو پونڈ عنایت ہوئے۔

امداد مدرسہ باقیات الصالحات ویلور۔

مدرسہ باقیات الصالحات واقع ویلور کی امداد کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ بتاریخ ۶ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ عطا فرمائے گئے۔

قیام عثمانیہ کالج گلبرگہ۔

گلبرگہ شریف کے دو مقامی مدارس فوقانیہ کو ضم کرکے ایک پرنسپل مواجبی پانچسوتا ہزار روپیہ کی نگرانی میں دینے کی غرض سے موجودہ سالانہ مصارف میں مبلغ تین ہزار چھ سو اکتیس روپیہ تیرہ آنہ دس پائی کا اضافہ بتاریخ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ منظور فرمایا گیا۔ اگلے سال مسٹر ذوالفقار علی صاحب حقانی بی اے (علیگ) مجوزہ کالج کے پہلے صدر بنائے گئے۔

توسیع مزرعہ جات سررشتہ زراعت۔

سررشتہ زراعت کے تین تربیتی مزرعہ جات حمایت ساگر، سنگاریڈی اور محبوب نگر کی توسیع اور ضروریات کی تکمیل کے لئے صدر ناظم صاحب سررشتہ زراعت کی تجویز کو بتاریخ ۲۴ جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ شرف قبول عطا فرمایا گیا۔

امداد ڈومسٹک سائنس کالج دہلی۔

ڈومسٹک سائنس کے مرکزی کالج کے لئے مبلغ دو لاکھ روپیہ کلدار کی منظوری بتاریخ ۱۱ ماہ صیام ۱۳۴۹ھ عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ

ہماری گورنمنٹ امید رکھتی ہے کہ کالج کے عمدہ انتظامات کی غرض سے ایک ایسی موزوں اور مناسب مجلس منتخبہ مقرر کیجائے گی جو مجوزہ کمیٹی سے مختصر تر ہوگی ملک کی بشمول حیدرآباد صحیح نمائندگی کرسکے گی۔ اور اگر ہماری گورنمنٹ کی طرف سے کوئی نمائندہ طلب کیا جائے تو اس کے بھیجنے کا انتظام بھی ممکن ہے۔

لیڈی اروِن نے حضور پرنور کے شاہانہ عطیہ اور مفید مشورہ کا شکریہ بروقت ادا فرمایا تھا۔

سرپرستی تعلیم و تربیت

(۵)

وظیفہ ڈاکٹر مختار احمد انصاری۔

حکیم نابینا صاحب کے بھائی مسٹر مختار احمد صاحب (ہمارے ڈاکٹر انصاری مرحوم) بی۔اے نے بارگاہ حضرت غفران مکان میں ولایت کی تعلیم کے لئے عرض کیا تو اول درجہ کا ایک وظیفہ اواخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ میں عنایت فرمایا گیا۔ حیدر آباد میں اس خاندان کے اب سب سے بڑے فرد نواب اصغر یار جنگ بہادر ہیں۔

تعلیم فرزندان نواب فخر الملک مرحوم۔

پیشگاہ حضرت غفران مکان سے نواب فخر الملک مرحوم کے فرزندان میر صفدر حسین خاں رئیس یار جنگ بہادر اور میر ویانت حسین خان رئیس جنگ بہادر کو امپیریل کیڈٹ کور میں شریک کئے جانے کے باب میں باربار توجہ خاص مبذول کرائی گئی۔ اس توجہ فرمائی کا آغاز اواخر عشرہ ثانی ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۱۹ھ میں ہوا تھا۔ ان دونوں بھائیوں میں سے سرکار عالی کے صیغہ جات فوج و فینانس میں ایک مدت تک خدمت کر کے اب نائب معتمد فوج ہیں۔ اور آخر الذکر نے صیغہ فوج سے

نظامت علاج حیوانات زاں بعد معتمدی صنعت و حرفت پر ترقی پائی ہے نواب میر اکرام حسین خاں غازی جنگ بہادر نواب فخر الملک مرحوم کے فرزندوں میں سب سے بڑے ہیں ان کو بھی سرکاری فوج میں داخل ہونیکا خیال پیدا ہوا تو ہزار س میں کار آموزی کی اجازت اوائل عشرہ ثانی ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۰ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ کیپٹن غازی جنگ بہادر صیغہ فوج میں فرائض سرفروشی انجام دینے کے بعد وظیفہ یاب ہو چکے ہیں۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ نواب صاحب مرحوم کے فرزند اصغر نواب شہنواز جنگ بہادر کو امپریل کیڈٹ کور میں شریک کئے جانیکی غرض سے صاحب عالیشان کے ایک استفسار کا جواب اثبات میں دینے کا ارشاد پیشگاہ حضرت غفران مکان سے اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۵ھ میں صادر فرمایا گیا تھا۔ نواب صاحب کے دوسرے فرزند نواب فخر جنگ بہادر سرکار عالی کے صیغہ مال میں اپنے مالک کی خدمت انجام دیتے رہے اور بالآخر صوبہ دار (کمشنر) اورنگ آباد ہوئے۔ ۱۳۵۵ھ اپنی منزلیں طے کر رہا تھا کہ نواب فخر جنگ بہادر نے اپنی منزل حیات کو ختم فرمایا اور حیدر آباد میں دفن ہوئے۔ نواب فخر الملک نے بروز چہار شنبہ واقع ۴ ا آبان ۱۳۴۳ف بلدہ حیدر آباد میں وفات پائی اور اپنے بنوائے ہوئے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

توسیع وظیفہ ڈاکٹر عنایت علیخاں صاحب۔

ڈاکٹر عنایت علیخا نصاحب کو فن طبابت کی تحصیل کے لئے وظیفہ کب دیا گیا تھا ہمیں اس کی خبر نہیں البتہ ڈاکٹر صاحب جب اڈنبرا میں

زیر تعلیم تھے تو اُن کی مدت میں چھ مہینے کی توسیع وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳۲۰ھ کے بعد عطا فرمائی گئی۔ ایک مدت تک سرکار عالی میں فرائض خدمت انجام دینے کے بعد اب ڈاکٹر صاحب وظیفہ یاب ہیں۔

تعلیم فرزندان نواب اکبر الملک مرحوم۔

نواب اکبر الملک مرحوم سابق کوتوال بلدہ کے بڑے فرزند تعلیم پاکر ولایت سے واپس آنے لگے تو اُن کے نام کے وظیفہ میں سے سو سو پونڈ اُن کے دو چھوٹے بھائیوں کے دو دو سو پونڈ سالانہ وظیفہ میں شریک کیے جانے کے احکام وسط ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۱ھ میں صادر فرمائے گئے۔ ان ہر سہ برادران میں سے نواب ملک یار جنگ بہادر علاقہ سرکار عالی میں اول تعلقدار (ڈپٹی کمشنر) ہیں۔

توسیع وظیفہ کرنل فرحت علی صاحب۔

لفٹننٹ کرنل شیخ فرحت علی صاحب ہماری یاد سے پہلے طبی تعلیم کی غرض سے انگلستان روانہ کئے گئے تھے۔ اِن کی مدت تعلیم میں ایک سال کی توسیع غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ کو عطا فرمائی گئی۔ واپسی کے بعد فوجی طبابت میں ملازمت حاصل کرکے ترقی کرتے رہے۔ پھر سول میں منتقل ہوئے۔ اور تحت احکام خسروی طبیہ کالج کے صدر اور دار الترجمہ (شاخ طبابت) کے نائب ناظم بنائے گئے۔

تعلیم نواب احسن یار جنگ بہادر۔

مولوی وحید الزماں صاحب مرحوم کے فرزند مسٹر احسن الزماں نے اپنے خرچ سے ولایت میں انجنیری کی تعلیم پائی۔ آخری امتحان میں کامیابی

حاصل کرنے کے بعد واپسی کی نوبت آئی تو وزیر ہند کی توجہ دکن کے اس فرزند کی جانب مائل ہوئی۔ صاحب موصوف کے استفسار کے جواب میں مدار المہام وقت کی رائے کے مطابق صاحب عالیشان کو مسٹر احسن الزماں کی نسبت تحریر کرنے کی ہدایت پیشگاہ حضرت غفران مکان سے اواخر عشرۂ ثانی ماہ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ میں شرف ورود لائی۔ مسٹر احسن الزماں صیغہ تعمیرات سرکار عالی میں فرائض خدمت انجام دینے کے بعد پہلے سررشتہ. بدرؔو کے ناظم ہوئے۔ پھر اسی سررشتہ کے معتمد ہو کر نواب احسن یار جنگ بہادر ہو گئے بتوجہات شاہانہ فنی حیثیت سے نواب صاحب کیلئے ترقیوں کی بڑی گنجائش ہے سرکار عالی کی بہت سی مہربانیوں علی الخصوص حضرت یوسف صاحبؒ شریف صاحبؒ کی درگاہ کی سرکاری توسیع ان کی خدمتوں کو عرصہ تک یاد دلائیں گی۔

تعلیم نواب خسرو جنگ بہادر۔

نواب افسر الملک (مرحوم) کے فرزند نواب خسرو جنگ بہادر کو میو کالج اجمیر میں شریک کرنے کی اجازت اور رزیڈنٹ صاحب کو لکھنے کی ہدایت وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۲ھ میں اور امپیریل کیڈٹ کور میں شریک رہنے کی پروانگی اواخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکان سے مرحمت فرمائی گئی۔ اپنے ملک و مالک کی فوجی خدمت ایک مدت تک انجام دینے اور جنگ عظیم میں نامورمی حاصل کر لینے کے بعد اب نواب خسرو جنگ بہادر

ریاست کشمیر میں وزیر داخلہ ہیں۔

تعلیم ڈاکٹر ملنا محقق علاج طاعون۔

مرض طاعون کے علاج کی تحقیق کی غرض سے ڈاکٹر ملنا کو برلن روانہ کرنے کی منظوری اوائل عشرۂ ثانی ماہ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ میں شرف صدور لائی تھی۔ یہ محقق جراثیم اُس وقت سے اپنے فرائض و فائض کے ساتھ انجام دیتے رہے اور جب وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تو حضور پر نور نے اُن کے وظیفہ یاب ہونے کی تاریخ سے (وظیفہ خدمت کے سوا) اُن کے بچوں کی تعلیم کی غرض سے ساڑھے تین سو روپیہ ماہانہ کا وظیفہ بتاریخ ۶ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ جاری فرما دیا۔ جو اُن کے سب سے چھوٹے فرزند کی اکیس سال کی عمر ہونے تک ملتا رہے گا۔

تعلیم نواب ولی الدولہ مرحوم۔

نواب سر وقارالامرا مرحوم سابق مدارالمہام دولت آصفیہ نے اپنے فرزند اصغر نواب ولی الدین خاں صاحب (مرحوم) کی تعلیم کا ولایت میں اعلیٰ پیمانہ پر انتظام فرمایا تھا۔ وہ انگلستان سے تعلیم پاکر وارد وطن ہوئے تو امپیریل کیڈٹ کور میں اُن کی تعلیم کا انتظام فرمایا گیا۔ اس سے بھی فراغت پائی تو حضور مالک معظم نے اپنی ہندوستانی فوج میں اُن کو کمیشن عطا فرمایا۔ ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر کی مبارکباد کو صاحب عالیشان نے اس موقع پر حضرت غفران مکان کی پیشگاہ میں گزرانا تو حضرت نے بکمال مسرت نواب ولی الدین خانصاحب کو

اوائل ماہ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ میں اپنی امپیریل سروس فوج میں بدرجہ کپتانی مامور فرما کر زائد عہدہ دار کی حیثیت سے کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ لائٹ کیولری میں رہ کر تربیت حاصل کرنیکی اجازت اس کے بعد عطا فرمائی گئی۔ اس سے بھی بخیر و خوبی فراغت حاصل کرلی تو میرٹھ کے مسکیٹری کلاس میں فوجی تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے ماہ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ میں روانہ فرمایا گیا۔ اس کے بعد مختلف رسمی منازل طے فرمالینے کے بعد نواب ولی الدین خان ولی الدولہ بہادر صدرالمہام صیغہ جات فوج، طبابت، تعلیمات، وغیرہ ہوئے۔ صدارت عظمیٰ کی نیابت اور صدارت عظمیٰ پر سرفرازیاں بعد کے واقعات ہیں۔ نواب ولی الدولہ بہادر نے مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

وظیفہ مولوی خیرالدین صاحب انجنیر۔

مولوی خیرالدین صاحب طالب العلم مدرسہ انجنیری اپنے آخری امتحان میں سب سے اول کامیاب ہوئے تو وسط ماہ صیام ۱۳۲۴ھ میں سو روپیہ حالی ماہانہ کا وظیفہ تعلیمی کنگس کالج انگلستان میں تعلیم پانیکی غرض سے عطا فرمایا گیا۔

قواعد وظائف و قرضۂ تعلیمی۔

قواعد وظائف برائے تعلیم یورپ و ایشیا و امریکہ پر غور کرتے وقت کمیٹی کا نام وظائف تعلیمی وسط ماہ صیام ۱۳۲۴ھ میں بہتر خیال فرمایا گیا اور امریکہ کے لفظ کو بحال رکھا گیا۔ ان قواعد میں ترمیم کے موقعہ پر حسب رائے مدارالمہام وقت ایشیا میں تعلیم پانیوالے طلبہ کی تعداد

چھ کے عوض تین اور یورپ میں تعلیم پانیوالے طلبہ کی تعداد دو کے عوض تین وسط ماہ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ میں مقرر فرمائی گئی اور اخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر ۱۳۲۸ھ میں ہر ایک ایشیائی وظیفہ کی مقدار پچاس روپیہ کلدار کے عوض پچھتر روپیہ کلدار منظور فرمائی گئی۔ تعلیم ولایت کے بابت وظائف وغیرہ کی نسبت مسٹر سیٹن کی رائے سے اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۲ھ میں اتفاق ظاہر فرمایا۔ جنگ عظیم کے باعث ولایت کے ہر وظیفہ یاب طالب علم کے مقررہ وظیفہ میں تاختم جنگ بیس پونڈ سالانہ اضافہ ماہ صیام ۱۳۳۴ھ میں اور پچیس پونڈ سالانہ اضافہ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ میں منظور فرمایا گیا۔ اواخر ماہ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ میں ایک بار اور اضافہ ہوا۔ بتاریخ ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۴۰ھ ارشاد عالی ہوا کہ

"صدر المہام فینانس کے علاوہ معتمد تعلیمات، ناظم تعلیمات، پرنسپل نظام کالج، صدر کلیہ عثمانیہ، اور نظامت جنگ بہادر بحیثیت رکن شریک رہیں گے۔ مگر کمیٹی حسب ضرورت جملہ سررشتہ جات کے معتمدین اور اعلیٰ افسروں کو مدعو کرسکے گی۔ جب کل کے متعلق کسی تجویز پر غور کرنے کی ضرورت محسوس ہو، اور کسی خاص سررشتہ کی نسبت خاص مسئلہ کے طے کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اس سررشتہ کے افسر اعلیٰ و معتمد کو اظہار رائے کا موقعہ دیا جائے۔"

نگرانکار طلبہ کے دفتری مصارف متعلق بہ تعلیم طلبائے حیدر آباد مقیم یورپ کے لیئے سردست پچاس پونڈ سالانہ اضافہ ۲۷ جولائی ۱۹۲۱ء سے ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ میں منظور فرمایا گیا۔ اور اُسی قدر آخری اضافہ جس کی ہمیں اطلاع ہے بتاریخ ۲ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۹ھ

منظور خاطر اقدس ہوا۔

لیکن حیدرآباد می طلبائے مقیم انگلستان کی نگرانی کے مرممہ قواعد صدر اعظم و صدر المہام فینانس کی رائے کے مطابق ۱۳۴۲ھ میں منظور فرمائے گئے تھے۔ اسی طرح ہونہار ملکی نوجوانوں کو انگلستان یا دیگر ممالک میں تعلیم پانے کی غرض سے معتبر کفالت پر سودی قرضہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ دئے جانے کی منظوری اواخر عشرۂ ثانی ماہ صیام ۱۳۴۲ھ میں عطا فرمائی گئی۔

(۱) قرضہ انھیں اشخاص کے واسطے دیا جائے گا جو ملکی متصور ہوں اور جو اسکالرشپ کمیٹی کی رائے میں عمر، صحت، و لیاقت کے لحاظ سے مزید تعلیم پانے کے اہل ہوں۔

(۲) ان سے، یا ان کے والدین یا سرپرست سے معتبر کفالت اس قدر مالیت کی لیجائے جو جملہ قرضہ کے اندازہ سے ڈیڑھویں (ڈیوڑھی) ہو، یعنی اگر قرضہ سو پونڈ ہو تو کفالت کی مالیت ڈیڑھ سو پونڈ ہونی چاہیئے۔

(۳) کفالت میں جاگیری موضع، یا زرخرید مقطعہ، یا منصب کے علاوہ بیمہ فنڈ پالسی اور پرامیسری نوٹ بھی لئے جاسکیں گے۔

(۴) رقم قرضہ یکمشت نہیں دیجائے گی۔ بلکہ بتدریج طالب علم کی روانگی اور واپسی کے وقت سفر خرچ کے واسطے، اور ہر سہ ماہی پر بزمانہ تعلیم تھوڑی تھوڑی دیجائے گی مگر اس کی تعداد کسی حالت میں سفر روانگی یا واپسی کے واسطے تین ہزار روپیہ کلدار سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور تعلیم کے اخراجات کے لئے ہر سہ ماہی پر جو رقم دیجائے گی۔ وہ ڈیڑھ ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۵) رقم جو حسب مذکور بطور قرضہ دیجائے گی اُس پر سود بحساب چھ روپیہ آٹھ آنہ لیا جائے گا۔

(۶) طالب علم کے اپنی تعلیم کو ختم کرکے واپس آنے کے بعد جملہ رقم قرضہ مع سود باقساط مناسب وصول کیجائے گی۔ اقساط کی تعداد اور مدت ادائی کا تعین صیغہ فینانس سے ہوگا۔ اگر اس کے مطابق برابر ادا نہ ہوں تو فوراً جملہ رقم قرضہ وسود کی یا بجائی جائداد مکفولہ سے کرلی جائے گی اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(۷) شرائط مذکور کی پابندی کرانے میں اور کوئی بات پیدا ہو جائے تو اسکی صراحت کرکے حضور پر نور کی منظوری لینا ضروری ہوگا۔

یہ قرضہ تعلیمی جو ایک مدت سے دئے جانیکی عادت سرکار آصفیہ میں ہے۔ ان وظائف تعلیم بیرون ایشیا کے علاوہ ہے جو سال بسال طلبہ کو دئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے قواعد کی منظوری کی تکرار بارگاہ خسروی سے وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ میں بھی فرمائی گئی تھی۔

وظیفہ اولاد مسٹر گانٹلٹ۔

مسٹر گانٹلٹ کے فرزند اور دختر کے نام ہر ایک کی عمر اکیس سال کی ہونے تک اسی اسی پونڈ سالانہ وظیفہ اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۲۵ھ میں عطا فرمایا گیا۔ باپ کے انتقال کے بعد بچوں کے وظیفہ میں اضافہ ہوا۔ پھر فرزند کا وظیفہ موقوف ہونے کی تاریخ سے دختر کے وظیفہ میں اکیس سالہ عمر تک بیس پونڈ سالانہ اضافہ ۱۳۲۷ھ میں منظور خاطر حضرت غفران مکان ہوا۔

وظیفہ مسٹر سجاد مرزا مرحوم انجنیر۔

مسٹر سجاد مرزا کو فیس تعلیم کے سوا ماہانہ آٹھ پونڈ وظیفہ تعلیم انجنیری تین سال کے لئے اوائل ماہ شعبان المعظم ۱۳۲۷ھ میں عطا فرمایا گیا۔ اس وظیفہ میں ایک سال کی توسیع ماہ صیام ۱۳۳۰ھ میں عنایت ہوئی۔ معطیہ وظیفہ کی کامل رقم (بجز اڑتالیس پونڈ) اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ میں حضور پرنور کی معارف نوازی سے معاف فرمادی گئی۔ مسٹر سجاد مرزا، ڈاکٹر احمد مرزا صاحب (مرحوم) کے چھوٹے بھائی تھے۔ قبل از وقت انھوں نے انتقال کیا۔ ہم جس زمانہ (صیام ۱۳۳۵ھ) میں مفلوج ہوکر سکندرآباد کے اسپتال میں کرنل فرینکلن کے زیر علاج تھے، مسٹر سجاد مرزا بھی مریض اور کرنل صاحب سے وہاں علاج کرا رہے تھے۔ سجاد مرزا جانبر نہ ہوسکے اور دوست نما لوگوں کے ہاتھوں ہم پر جو گزری گزری۔

تعلیم نواب مہدی یار جنگ بہادر۔

سید مہدی حسین صاحب (نواب مہدی یار جنگ بہادر) فرزند اصغر نواب عماد الملک مرحوم کی تعلیم ولایت کی غرض سے جو رقم دی گئی تھی۔ اس کے جمع و خرچ کیے جانے کی ہدایت اواخر ماہ صیام ۱۳۲۷ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکان سے عز ورود لائی۔ نواب مہدی یار جنگ بہادر سرکار عالی کی خدمت کرتے کرتے اب صدرالمہام سیاسیات و تعلیمات ہیں۔ اور انھوں نے یہ خدمتیں حضور پرنور کی توجہات شاہانہ سے حاصل کی ہیں۔

وظائف تعلیم مرشدزادگان۔

مدرسہ عالیہ میں تعلیم پانے کی غرض سے مرشدزادگان کو وظائف

وئے جانے کے قواعد حضرت غفران مکان کے ملاحظہ میں بعد اربعین پیش ہوئے تو پچھتر روپیہ ماہانہ کے دس وظائف کے عوض پندرہ کیا بلکہ بیس وظائف منظور فرمائے گئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وظائف کی تعداد اور رقم کی مقدار اب اتنی نہیں ہے۔ کیونکہ غالباً اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۹ھ کے ایک حکم اقدس کی رو سے یہ تعداد بقدر چھ مقرر فرمائی گئی تھی۔ اس موقع پر یہ بھی لازم گردانا گیا تھا کہ ہر وظیفہ یاب کو بورڈنگ میں مقیم رہکر پچاس روپیہ ماہانہ ورنہ تیس روپیہ ماہانہ دئے جایا کریں گے۔

توسیع تعلیم میر طالب علیخانصاحب۔

کرنل نواب ہاشم نواز جنگ بہادر کے فرزند میر طالب علیخانصاحب کی مقررہ مدت تعلیم میں تین ماہ کی توسیع آغاز عشرۂ ثالث ماہ شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ میں منظور فرمائی گئی۔ میر صاحب کو وظیفہ کب دیا گیا۔ ہم کو علم نہیں۔ اب وہ صدر محاسبی سرکار عالی میں اگزامنر سول و ملٹری اکونٹس ہیں۔

وظیفہ مسٹر بلبیر سنگھ صاحب۔

مکرمی سردار بریم سنگھ صاحب (متوفی) کے فرزند مسٹر بلبیر سنگھ صاحب کو جو اس وقت انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔ خاص طور سے ایک تعلیمی وظیفہ اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۸ھ میں عطا فرمایا گیا تھا۔ سردار صاحب بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ آخر میں مددگار معتمد فوج کی خدمت سے وظیفہ لے کر حیدر آباد سے تشریف لے گئے تھے۔ چندروز کے بعد انتقال فرمایا۔ ولیہ مہارانی صاحبہ نابھہ کے والد ماجد تھے۔ سردار بلبیر سنگھ صاحب اب کہاں ہیں۔ ہم کو علم نہیں۔

اضافہ وظیفہ تعلیم فن صحرائی۔

وہ طلبہ جو فن صحرائی کی تعلیم کی غرض سے ولایت روانہ کئے گئے تھے۔ اُن کو تین سال کے لئے سالانہ دو سو پونڈ کے عوض ڈھائی سو پونڈ وظیفہ دیا جانا اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۵ھ میں منظور فرمایا گیا۔

تعلیم مولوی محمد عبدالرحمٰن خان صاحب۔

مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب ایک زمانہ میں نظام کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر تھے۔ اپنے اسی دورِ زندگانی میں ان کو اپنی تعلیمی ترقی کا خیال پیدا ہوا اور ولایت جانے کا قصد فرمایا۔ اس موقعہ پر سرکار عالی کی جانب سے حسب ضابطہ رخصت کے سوا بطور خاص مبلغ تین ہزار روپیہ حالی یکمشت اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ میں عطا فرمائے گئے تھے۔ خانصاحب کی اس علمی تحصیل سے نظام کالج اور ان بعد عثمانیہ کالج کو فائدہ پہنچا۔ عثمانیہ کالج کے مفاد کا ذکر خیر ایک بار ہم سے پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب تفصیل کے ساتھ اپنی جامعہ کے اُس وقت کے صدر کے تذکرہ کے ضمن میں فرما رہے تھے۔ ڈاکٹر میکنزی (متوفی) کے وائس چانسلر ہوکر حیدرآباد آجانے کے باعث مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب اپنی خدمت سے سبکدوش ہوئے۔

وظیفہ مسٹر عظمت اللہ خاں صاحب (مرحوم)

دفتر پیشی حضور پرنور کے سابق منتظم کے فرزند مولوی عظمت اللہ خاں صاحب کو حضرت غفران مکان نے صرفخاص سے تعلیمی وظیفہ عطا فرمایا تھا۔ انھوں نے بی۔ اے میں نمایاں کامیابی حاصل کرلی

تو ولایت کی تعلیم کی غرض سے حضور پر نور نے وظیفہ تعلیمی دئے جانیکی ہدایت کمیٹی وظائف کو اوائل عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۰ھ میں فرمائی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ مسٹر عظمت اللہ خاں اس شاہانہ عطیہ سے تمتع حاصل کرنے کا موقع نہ پا سکے تھے کہ ان کی جانب ڈاکٹر المابطیفی کو التفات کرنے کا موقع مل گیا۔ خاں صاحب اپنے آخر زمانہ میں مددگار ناظم تعلیمات تھے۔ اور اسی زمانہ میں ایک بات پر انکی غیرتمند طبیعت نے مرض دق کا مادہ قبول کر لیا۔ پھر ہزار کوشش کی گئی۔ جانبر نہ ہو سکے۔ خاں صاحب مدن پلی میں اسیر خاک ہوئے اور ان کے پسماندگان حیدر آباد میں سرکار عالی کی فیاضی سے بہرہ مند۔

تعلیم فرزندان مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم۔

مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم سابق معتمد عدالت و کوتوالی وامور عامہ نے ذاتی مصارف سے اپنے فرزند مسٹر احمد مرزا صاحب و مسٹر ابو سعید مرزا صاحب کو علی الترتیب انجنیری اور بیرسٹری کے لئے انگلستان روانہ کیا تھا۔ اول الذکر اپنے آخری امتحان میں کامیاب ہو کر وطن واپس آ گئے تھے۔ اور آخر الذکر کامیابی کے بعد وطن واپس آنے والے تھے کہ مولوی صاحب نے یکایک انتقال فرمایا۔ مسٹر ابو سعید مرزا کی واپسی کی غرض سے یکمشت مبلغ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ میں بارگاہ خسروی سے مرحمت فرمایا گیا۔ اور چھوٹے فرزندوں (مسٹر سجاد مرزا صاحب) مسٹر بابر مرزا صاحب اور مسٹر محمد مرزا صاحب کے نام جو اس زمانہ میں علی گڑھ میں

زیر تعلیم تھے۔ اکیس سالہ عمر تک فی اسم پچاس روپیہ ماہانہ جاری فرمائے گئے خدا کا شکر ہے کہ مرزا صاحب مرحوم کے تمام بچے تعلیم سے فارغ ہوکر دنیا میں کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔

تعلیم اقرباء نواب سر امین جنگ بہادر۔

مولوی احمد حسین خان امین جنگ بہادر (نائٹ) کے بھائی، داماد، اور دو بچوں کے نام فی اسم دو سو پونڈ سالانہ سرکاری وظائف برولایت میں تعلیم پانے کی ہدایت آغاز عشرۂ ثانی ماہ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ میں فرمائی گئی۔ ان سب کو سفر خرچ بھی عنایت ہوا۔ ان سب سے غالباً مسٹر عبداللطیف صاحب کا یہ ذکر ہے کہ اُن کا وظیفہ تعلیمی قانونی تعلیم کی تکمیل کی غرض سے ختم جون ۱۹۲۲ء پر جاری رکھنے کی منظوری اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں شرف صدور لائی۔

وظیفہ مسٹر الیاس برنی صاحب۔

مسٹر الیاس برنی ایم اے (علیگ) کو انگلستان کا ایک تعلیمی وظیفہ اواخر ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ میں عطا فرمایا گیا تھا۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ جنگ عظیم کے باعث حضور پر نور کے اس عطیہ سے فائدہ حاصل کرنے کا مسٹر برنی کو موقع نہ ملا۔ مکرمی مسٹر برنی کو ہم علیگڈھ سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ایک لائق پروفیسر اور کامیاب مؤلف و مترجم ہیں۔ شکر ہے کہ وہ میدان تصوف میں بھی کامیابی کے ساتھ گامزن ہیں۔ مسٹر برنی پر یوں تو سحاب آصفی سے مہربانیوں کی بارش وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اس موقعہ کے مناسب حال یہ بات قابل ذکر ہے کہ اُن کی کتاب

اُصول معاشیات کی اشاعت کی اجازت حضور پرنور نے اواخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ میں عطا فرمائی تھی۔ مسٹر برنی اب تک اپنے فنون پر متعدد کتابوں کے مالک ہو چکے ہیں۔ اور اب ناظم دارالترجمہ ہیں۔

وظیفہ مسٹر قادر حسین خاں صاحب۔

مسٹر قادر حسین خاں صاحب ایم اے کو دو سال یا اس قدر مدت تک جس کی انھیں ڈگری حاصل کرنے کے لئے ضرورت تھی، ولایت کا ایک تعلیمی وظیفہ بتاریخ ۲۴ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ عطا فرمایا گیا تھا لیکن غرہ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ کو منظورہ وظیفہ میں سو پونڈ کا اضافہ پسند خاطر اقدس ہوا۔ ختم دسمبر ۱۹۲۵ء تک کی آخری توسیع ۱۳۴۳ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ مسٹر قادر حسین خاں اب نظام کالج کے وائس پرنسپل ہیں۔

وظیفہ مسٹر نصیر الدین خاں آصفجاہی۔

مولوی رحیم الدین خان رحیم یار جنگ مرحوم آصفجاہی کے فرزند مسٹر نصیر الدین خانصاحب کو انگلستان کی تعلیم کی تکمیل کی غرض سے خاص طور پر ایک تعلیمی وظیفہ اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ میں عطا فرمایا گیا۔ بعد کو مدت تعلیم میں توسیع بھی ہوی۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک زمانہ میں منجانب سرکار انھیں چھ سو پونڈ تعلیمی قرضہ ایصال کیا گیا تھا۔ مسٹر نصیر الدین خاں اب نائب ناظم دفتر دیوانی و مال و ملکی وغیرہ ہیں۔ نثر قلم برداشتہ لکھتے ہیں۔ نظم میں ان کی طبیعت رواں ہے۔

کہتے ہیں ؎

جو کچھ ہو آج ہی ہو ہمیں رٹ یہی ہے ایک
وہ کل پہ ٹالتے ہیں انھیں ہٹ یہی ہے ایک

قیام گوکھلے موریل اسکالرشپ۔

مسٹر گوکھلے سرگباش ہوئے تو جگہ جگہ اُن کی یادگاریں قائم کی گئیں ماہر کی کسی یادگار میں چندہ دینے کے عوض حضور پر نور نے خاص طور پر گوکھلے موریل اسکالرشپ کے نام سے ایک تعلیمی وظیفہ خود حیدرآباد میں قائم کرنے کو بتاریخ ۴ ہر شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ بہتر تصور فرمایا۔ اس وظیفہ سے اب ملک کے نونہال بہرہ مند ہوتے ہیں۔

وظیفہ مسٹر سید محمد دستگیر صاحب۔

مسٹر معین الدین خاں صاحب مرحوم سابق ڈپٹی کمشنر ممالک متوسط و برار کے بھائی مسٹر سید محمد دستگیر صاحب کو جو اُس وقت ولایت میں زیر تعلیم تھے وہاں اپنی تعلیم جاری رکھنے کی غرض سے تعلیم یورپ کا ایک وظیفہ خاص اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۳ھ میں عنایت فرمایا گیا۔ مسٹر دستگیر اب سرکار عالی کے صیغہ عدالت میں فرائض خدمت انجام دے رہے ہیں۔

وظیفہ فرزند مسٹر جہانگیر جی سہراب جی صاحب۔

مسٹر جہانگیر جی سہراب جی صاحب متوفی سابق مہتمم خزانہ عامرہ کے چھوٹے فرزند (۶) کو جو اُس وقت انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔ رعایتاً وہی تعلیمی وظیفہ جو سرکار عالی کے طلبہ کو وہاں ملتا ہے ایک سال کیلئے

اواخر ماہ صیام ۱۳۳۴ھ میں مرحمت فرمایا گیا۔ اخراجات واپسی کے لیے پچاس پونڈ عنایت ہوئے۔

تعلیم کار مسٹر سید علی اکبر صاحب۔

انگلستان کے وظیفہ یافتہ طالب علم مسٹر سید علی اکبر کو حکومت برطانیہ کے دفتر صدر محاسبی میں اٹھارہ مہینے تک سول سروس کلاس کے طلبہ کی طرح کام سیکھنے کی ہدایت وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ میں فرمائی گئی۔ سرکار عالی کی خدمت گذاری میں مختلف منازل طے کرنے کے بعد مسٹر سید علی اکبر اب صدر مہتمم تعلیمات بلدہ ہیں۔

تعلیم فرزندان نواب محمد نواز جنگ (مرحوم)

نواب محمد نواز جنگ مولوی محمد علی صاحب (مرحوم) صوبہ دار ورنگل و صدر ناظم کوتوالی اضلاع کے فرزند (غالباً مسٹر محبوب علی) کو جو اُس وقت ولایت میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اواخر ماہ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ میں دو سال کے لئے دو سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ تعلیمی عنایت فرمایا گیا۔ اور واپسی کا کرایہ بھی۔ وظیفہ میں چھ ماہ کی توسیع آخر عشرۂ ثانی ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۷ھ میں مرحمت ہوئی۔ تکمیل بیرسٹری کی غرض سے چھ مہینے کے لئے ایک وظیفہ مع کرایہ جہاز اواخر ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ میں مرحمت فرمایا گیا۔ نواب صاحب کے دوسرے فرزند مسٹر محمود علی صاحب جو اس زمانہ میں ولایت میں زیر تعلیم تھے، اُنکی روانگی کی تاریخ سے ایک انگلش اسکالرشپ کی منظوری وسط ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۴ھ میں عطا فرمائی گئی۔ لیکن اس وظیفہ کو وظیفہ خاص میں

تصور کئے جانے کی اجازت اواخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر میں عز ورود لائی۔

وظائف یادگار مولانا فضیلت جنگ مرحوم۔

مولوی محمد انوار اللہ خاں فضیلت جنگ بہادر قلمرو آصفیہ کے مشائخ عظام میں ایک عالم باعمل اور فاضل اجل تھے۔ اور اپنے تقدس و تورع اور ایثار نفس وغیرہ کی خوبیوں کی وجہ سے عامتہ المسلمین کی نظروں میں بڑی وقعت رکھتے تھے۔ وہ حضرت غفران مکان کے حضور پر نور کے اور شہزادگان والاشان کے استاد تھے۔ اور ترویج علوم دینیہ کے لئے انھوں نے مدرسہ نظامیہ قائم کیا تھا۔ جہاں اکثر ممالک بعیدہ سے طالبان علوم دینیہ آکر اب بھی فیوض معارف و عوارف سے متمتع ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب کو حضور پر نور نے اپنی تخت نشینی کے بعد ناظم امور مذہبی اور صدر الصدور مقرر فرمایا تھا۔ اور نواب مظفر جنگ بہادر کے انتقال ہونے پر معین المہام امور مذہبی کا منصب جلیلہ اسی بارگاہ عالی سے عطا ہوا تھا۔ اس منصب پر پہنچکر فضیلت جنگ بہادر نے جو اصلاحات شروع فرمائے تھے وہ سررشتہ امور مذہبی کیلئے قابل قدر ثابت ہوئے۔ ان خصوصیات اور تعلق تلمذ کے لحاظ سے حضور پر نور کو اُن کی دائمی جدائی کا سخت قلق ہوا اور اپنے استاد کی یادگار میں پچیس پچیس روپیہ ماہانہ کے دو وظائف قائم فرمائے اور اپنے غم کا اظہار ذریعہ جریدہ غیر معمولی مزینہ ۳ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ فرمایا۔ مولانا مرحوم کے عرس کے لئے سالانہ ڈھائی سو روپیہ اور

عود و گل وغیرہ کے جملہ اخراجات کے لئے ماہانہ تیس روپیہ سلخ ماہ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کو منظور فرمائے گئے۔ مرحوم کے داماد محمد سرفراز الدین صاحب کے دو نواسہ اور دو نواسیوں کے نام علی الترتیب بیس بیس اور پندرہ پندرہ روپیہ اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۳ھ میں جاری فرمائے

وظیفہ مسٹر عزیز علی صاحب۔

مسٹر عزیز علی صاحب فرزند نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب مرحوم نے چار سال تک فن تعمیر (آرکی ٹیکچر) کی تعلیم ہندوستان میں پائی اور اسی زمانہ میں عثمانیہ یونیورسٹی کے مانوگرام

انا مدینۃ العلم وعلی بابھا

کا نمونہ بارگاہ اقدس میں پیش کر کے خوشنودی شاہانہ کا اعزاز حاصل کرلیا تو فن تعمیر کی تکمیل کی غرض سے انہیں انگلستان کا ایک وظیفہ وسط ماہ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمایا گیا۔ حسب ضرورت تین سال کی توسیع اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ میں عنایت ہوئی مسٹر عزیز علی کے اس پسندیدہ مانوگرام کے باب میں اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ میں ارشاد اقدس شرف صدور لایا تھا کہ

"جو باتیں اس میں رکھی گئی ہیں مناسب ہیں، مگر چار مینار کی تصویر اس میں نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کے عوض جامعہ عثمانیہ کا نقشہ ضروری ہے۔ پس ایسی صورت میں اس معاملہ میں جلدی کی ضرورت نہیں جس وقت عمارت کا نقشہ پسند کرلونگا اس وقت مانوگرام کی تکمیل ہو جائے گی"

نقشہ تیار ہونے تک وسط میں (ع) درج کرنے کی اجازت

بتاریخ ۸ ا ر شوال المکرم سال مذکور صادر فرمائی گئی۔

وظیفہ مسٹر حسین علی مرزا صاحب۔

مسٹر حسین علی مرزا صاحب فرزند میجر محمد علی مرزا (مرحوم) کے نام بطور خاص ایک انگلش اسکالرشپ کی منظوری اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اس وظیفہ میں آخر دسمبر ۱۹۲۳ء تک توسیع ۱۳۴۰ھ میں عنایت ہوئی۔ بار کے داخلہ وغیرہ کے لئے ایک سو پونڈ چھ شلنگ آٹھ پنس اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں مرحمت فرمائے گئے۔ زندگی کی مختلف منزلیں طے کرکے مسٹر حسین علی مرزا اب پروفیسر قانون جامعہ عثمانیہ ہیں۔

سفارش وظیفہ مسٹر یونس صاحب۔

نواب محمد یار جنگ بہادر سابق صوبہ دار سرکار عالی و حال معزز رکن کمیٹی پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر کے فرزند مسٹر یونس کا انتخاب یورپ کے وظیفہ کے لئے سال رواں میں نہ ہو سکا تو اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ میں ارشاد فرمایا گیا کہ

"اس سال ... انتخاب کا موقعہ جاتا رہا تو سال آئندہ ان کو ولایت کی تعلیم کا وظیفہ دینے کی نسبت ضروری لحاظ کیا جائے۔"

قرض حسنہ مسٹر مرزا یوسف خاں صاحب۔

مسٹر مرزا یوسف خاں صاحب نے اپنے ذاتی صرفہ سے انگلستان میں تعلیم پائی تھی۔ ضرورت کے لحاظ سے ان کو مبلغ تین سو پونڈ کا قرضہ اوائل عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں عنایت ہوا۔

پرورش خاندان نواب وقار الملک مرحوم۔

حضور پر نور نے نواب وقار الملک مرحوم کے فرزند مسٹر مشتاق احمد صاحب کے نام بیس سال تک کی عمر کے لئے سو روپیہ اور بعد کو پچیس سال کی عمر تک ڈھائی سو روپیہ ماہانہ وظیفہ تعلیمی اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ میں جاری فرمایا تھا۔ ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء سے پانچ سال کے لئے دو سو پچاس روپیہ ماہانہ کا ایک یوروپین اسکالرشپ ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمایا۔ اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ میں اس وظیفہ کو تین سو پونڈ سالانہ میں تبدیل فرما دیا۔ یہ امر قابل فخر ہے کہ ہز لیٹ ہائنس نواب صاحب رامپور کی سفارش اور مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم کی استدعا، پر نواب مشتاق حسین وقار الملک مرحوم کی بیوہ کے نام تا حیات سو روپیہ کلدار ماہانہ اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ میں جاری فرمائے تھے۔ بیگم صاحبہ کے انتقال پر مرحومہ کے فرزند نے حضور پر نور کے فیض و عطا سے حصہ پایا ہے۔

تعلیم نواسہ نواب رکن الملک مرحوم۔

حیدرآباد میں سب سے زیادہ ضعیف العمر امیر، نواب خان دوران رکن الملک تہور جنگ مرحوم ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ نواب صاحب مرحوم حضرت نواب افضل الدولہ خلد آشیاں کے مصاحب خاص اور اس وجہ سے تمام شرفائے حیدرآباد کے لئے واجب الاحترام تھے۔ نواب صاحب کی تہذیب خاص تھی، اور ادب نوازی خاص،

قدرتی طور پر اپنے رسول اور آل رسول کے فدائی تھے۔ حضرت فصیح، جناب انیس اور جناب دولھا صاحب عروج تک خاندان انیس، نواب صاحب کی ادب نوازی سے برومند ہوتا رہا۔ دولھا صاحب کے جوڑ کا کوئی فرد نظر نہ آیا تو نواب صاحب کے فرزند اصغر نواب عنایت جنگ بہادر نے مرثیہ خوانی کی جگہ وعظ گوئی کو عنایت فرمائی ہے۔ ہاں نواب صاحب کے ایثار علی النفس کی قدر حیدر آباد کے ہر خرد و بزرگ کے دل میں تھی اور حضرت غفران مکان اور حضور پر نور صاحب معظم کی ناز برداری میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ فرماتے تھے۔ یہ ذکر اواخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ کا ہے کہ حضور پر نور نے نواب صاحب کے نواسہ مسٹر محمد مظفر صاحب کے لئے سال آئندہ ایک وظیفہ یورپ دئے جانے کی ہدایت اپنی حکومت کو فرمائی۔

وظیفہ فرزند میجر حبیب یار جنگ بہادر۔

مسٹر حبیب محمد صاحب فرزند نواب میجر حبیب یار جنگ بہادر کو انڈین سول سروس کے امتحان میں شرکت کرنے کی غرض سے ولایت کا ایک تعلیمی وظیفہ دو سال کے لئے اوائل عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ میں عنایت فرمایا گیا۔

وظیفہ فرزند نواب لطیف یار جنگ بہادر۔

مسٹر عبدالقیوم خاں صاحب فرزند نواب عبداللطیف خاں لطیف یار جنگ بہادر کو کسی موزوں درس گاہ میں تعلیم پانے کی غرض سے یورپ کا ایک تعلیمی وظیفہ دئے جانے کی منظوری اوائل عشرۂ ثالث

ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ میں صادر فرمائی گئی)۔

وظیفہ مسٹر سراج الدین احمد خاں صاحب۔

مسٹر سراج الدین احمد خاں صاحب نے سرکاری یوروپین وظیفہ حاصل کرکے ولایت میں فن انجنیری کی ایک شاخ سے متعلق تحقیق و تدقیق میں امتیاز حاصل کیا تو اُن کے وظیفہ کی مدت میں عام تعلیم کے لئے ایک سال کی مزید توسیع اوائل ماہ شوال المکرم ۱۳۳۸ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ انجنیری کا نصاب ختم کرکے مسٹر سراج الدین ولایت سے واپس ہوئے تو سلخ ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ کو نو ماہ کے لئے انگلستان روانہ کرنے کا تصفیہ فرمایا گیا۔ اس مدت کے لئے پچیس پونڈ ماہانہ عثمانیہ یونیورسٹی سے عطا فرمائے گئے۔ اور بعد واپسی انجنیرنگ کالج میں پروفیسری کی خدمت دئے جانے کے باب میں ارشاد اقدس ہوا۔

وظیفہ مسٹر کشن چند صاحب۔

مسٹر کشن چند صاحب کے والد اور دادا کے خدمات کے صلہ میں تین سال کے لئے تعلیم یورپ کا ایک وظیفہ اوائل ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمایا گیا۔ پروفیسر کشن چند اب جامعہ عثمانیہ میں ملک و مالک کی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔

وظیفہ ڈاکٹر ظہیر الدین احمد صاحب۔

دار العلوم والے مولوی ظہیر الدین احمد صاحب کو ماہانہ سولہ مصری پونڈ کا ایک تعلیمی وظیفہ وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ میں عنایت ہوا۔ تیاری سفر کی غرض سے یکشت مبلغ پانچسو روپیہ کلدار کے سوا

حقیقی مصارف سفر بھی مرحمت فرمائے گئے۔ مولوی صاحب کو مصر میں
نج کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے وظیفہ منظورہ کے علاوہ اور چھ
مصری پونڈ ماہانہ نیز کالج کی فیس کے لئے پندرہ مصری پونڈ سالانہ اواخر
ماہ شعبان المعظم میں عنایت ہوئے۔ ڈاکٹر ظہیر الدین احمد صاحب اب
وطن میں مولوی شیر علی صاحب (مرحوم) کے وظیفہ یاب ہونے پر پروفیسر
جامعہ عثمانیہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

روانگی طلبائے متعددہ برائے تعلیم یورپ۔

یہ نواب موید الملک سر سید علی امام صاحب (مرحوم) کے عہد
صدارت عظمیٰ کی بات ہے کہ اُن کی تحریک پر معمولی تین وظائف تعلیم
یورپ کے علاوہ چار سال کے لئے مزید چار وظائف اواخر ماہ ربیع الاول
۱۳۲۹ھ میں منظور فرمائے گئے۔ سات طلبہ جن کے لئے عرض کیا گیا تھا
اُن کے منجملہ پانچ کو بعطائے وظیفہ حسب ضابطہ روانہ کرنے کی منظوری
اواخر ماہ شعبان المعظم میں شرف صدور لائی۔ فن صنعت و حرفت کی
تعلیم کی غرض سے کسی موزوں شخص کا نام پیش کر کے منظوری حاصل کرنیکی
ہدایت اسی موقع پر صادر فرمائی گئی۔ اور آغاز تعطیل عید الضحیٰ میں مسٹر
نوروز مانک شاہ دین شاہ کے نام تعلیم صنعت و حرفت کیلئے یورپ کا
ایک وظیفہ عنایت ہوا۔ سر سید علی امام ایک بار اور نوجوانان حیدرآباد
کی جانب متوجہ ہو سکے۔ اور چار سو پونڈ سالانہ وظیفہ پر ایک طالبعلم کو
سول سروس کے لئے، تین سو پونڈ سالانہ وظیفہ دو طلبہ کو طب و تعمیرات
کے لئے، تین سو پونڈ سالانہ وظیفہ پر چار طلبہ کو آلات و مشنری کے لئے،

اور اسی قدر وظیفہ پر اسی تعداد میں طلبہ کو صنعت و حرفت کے لئے انگلستان روانہ کرنے کے باب میں حضور پرنور سے بتاریخ ۲۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۰ھ منظوری حاصل کرلی۔ اس موقعہ پر حضور پرنور کا حکم اقدس یہ ہوا کہ

"کوئی خاص فیس کسی خاص فرم میں کام سیکھنے کی دینا ہو تو وہ بھی دیجائے گی"

ان طلبہ کو فوراً روانہ کرنے کی تاکید اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ میں فرمائی گئی۔ البتہ طبی موانع کے لحاظ سے منظورہ طلبہ میں سے ایک کے بجائے مسٹر ایم اے حسین، بی ایس، سی کے بھیجے جانے کی ہدایت ۱۴ ماہ مذکور کو فرمائی گئی۔ مولوی مرزا علی یار خاں صاحب معتمد امور دستوری سرکار عالی بھی ان منتخبہ طلبہ میں سے ایک تھے۔ افسوس ہے کہ ہمیں باقی طلبہ کے نام نہ معلوم ہو سکے۔ البتہ یہ معلوم ہوا کہ صنعت و حرفت کے مختلف شعبوں میں سرکار عالی کی جانب سے چار طلبہ جو زیر تعلیم تھے ان کو ایک سال تک مزید تعلیم حاصل کرتے رہنے کی غرض سے اوائل ماہ صیام ۱۳۴۳ھ میں توسیع عطا فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ

"ولایت سے واپس آنے کے بعد دو سال تک ان کو عثمانیہ ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں یوروپین اسٹاف کے زیر نگرانی عملی تعلیم دلائیجائے"

وظیفہ ڈاکٹر نظام الدین صاحب۔

ابو العلم ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب کو یورپ میں تکمیل تعلیم کی غرض سے دو سال کے لئے وظیفہ اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ میں عطا فرمایا گیا۔ یکمشت سو پونڈ ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ میں عنایت ہوئے اسی زمانہ میں سو پونڈ بطور قرض مرحمت فرمائے گئے۔ بعد کو ایک سال کی

توسیع بھی سرفراز فرمائی گئی۔ قرضہ تعلیمی کے منجملہ ایک سو بیس پونڈ کو وسط ماہ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ میں معاف فرمادیا گیا۔ ڈاکٹر نظام الدین صاحب اب پروفیسر فارسی جامعہ عثمانیہ ہیں۔ حیدرآباد کے لیئے یہ فخر کیا کم ہے کہ اُس کے ایک فرزند کو فردوسی طوسی کی ہزار سالہ جوبلی میں شرکت کرنے کی دعوت ایران سے آئی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے شرکت فرمائی۔

وظیفہ صاحبزادہ میر ناصر علی صاحب۔

صاحبزادہ میر ناصر علی صاحب نے اپنے ذاتی محنت سے اعلی لیاقت اور عربی میں مولوی اور انگریزی میں بی اے کی ڈگری حاصل کی تھی۔ زمرۂ صاحبزادگان کی ترغیب و تحریص کی غرض سے صاحبزادہ صاحب کو حضور پر نور نے از اخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ میں تین سو روپیہ ماہانہ بطور الونس عنایت فرماکر مجلس عالیہ عدالت میں کام سیکھنے کی ہدایت فرمائی۔ زاں بعد اس الونس کے عوض ایک یوروپین اسکالرشپ اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ میں عنایت فرماکر ارشاد فرمایا کہ

"اُن کو جہاز وغیرہ کا خرچہ بھی حسب قاعدہ دیا جائے۔"

توسیع تعلیم مسٹر مہندر بہادر و مسٹر اے۔ بی خورشید۔

دو طلبہ مسٹر مہندر بہادر و مسٹر اے بی خورشید جو امریکہ میں فن زراعت کی تعلیم پا رہے تھے۔ اُن کے وظیفہ میں یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے چھ سال کی توسیع آخر عشرۂ اول ماہ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ میں مرحمت فرمائی گئی۔

وظیفہ پروفیسر زاہد علی صاحب۔

مولوی زاہد علی صاحب اسسٹنٹ پروفیسر نظام کالج کو فلسفہ کی ڈگری کے لئے قاعدہ کی رخصت کے ساتھ ایک یوروپین اسکالرشپ اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ میں عنایت فرمایا گیا۔ اواخر ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ میں قدیم کتب کے معائنہ کے لئے سو پونڈ مرحمت ہوئے۔

وظیفہ فرزند مسٹر ایچ لشونیر۔

فوج باقاعدہ سرکار عالی کے ناظم موسیقی مسٹر ایچ لشونیر کے فرزند کو علم موسیقی میں اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے کے لئے ولایت کا ایک تعلیمی وظیفہ بتاریخ ۲۲ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو مرحمت فرمایا گیا تھا۔

وظیفہ مسٹر فضل الدین فاروقی صاحب۔

مسٹر محمد فضل الدین فاروقی صاحب بی۔اے کے نام سے آئندہ سال کے لئے ایک وظیفہ تعلیم یورپ اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں حسب الحکم اقدس محفوظ فرما دیا گیا۔ اواخر ماہ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ میں ایک سال کے لئے بطور قرض ایک سو پونڈ سالانہ اضافہ منظور خاطر اقدس ہوا۔ لیکن اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں اس قرضہ کو یوروپین اسکالرشپ میں محسوب کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

وظیفہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب۔

پروفیسر محمد عبد الحق صاحب ڈاکٹر آف لٹریچر کے امتحان کے مصارف کے لئے علاوہ وظیفہ کے یکمشت سو پونڈ اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں مرحمت ہوئے۔ ان کا مقررہ وظیفہ جولائی ۱۹۲۳ء سے مارچ ۱۳۲۴ء تک

بطور قرض جاری رکھنے کی ہدایت بعد کے سال اسی زمانہ میں فرمائی گئی لیکن اس قرضہ کی رقم دو سو تیس پونڈ اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ میں اور ایک سو پونڈ اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ میں معاف فرمادی گئی۔ ڈاکٹر عبدالحق جامعہ عثمانیہ ہی سے یورپ تشریف لے گئے تھے۔ اور واپس آکر بھی جامعہ عثمانیہ ہی میں نوجوانان ملک کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

وظیفہ مسٹر سید محمد ہادی صاحب۔

مسٹر سید محمد ہادی نے کیمبرج کی ٹینس میں تمغہ حاصل کر کے غیر معمولی شہرت حاصل کرلی اور اس کی اطلاع سمع ہمایونی تک پہنچائی گئی تو اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ میں ان کو یکمشت مبلغ ڈیڑھ سو پونڈ کے عطیہ سے سرفرازی بخشی گئی۔ مگر ہدایت فرمائی گئی کہ

"ان کھیلوں سے ان کی تعلیم میں ہرج واقع نہ ہو"

مسٹر ہادی کے وظیفہ میں ڈیڑھ سال کی توسیع فرماکر مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے چھ ماہ امریکہ میں فزیکل کلچر کی تعلیم کے لئے اور ایک سال کیمبرج میں ٹیچرس ڈپلوما کورس کی تکمیل کے واسطے ختم عشرہ اول ماہ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ پر اجازت صادر ہوئی۔ امریکہ کی تعلیم وغیرہ کے لئے ایک سو اسی پونڈ زائد منظور ہوئے۔ غرہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ کو ان کے زمانہ قیام انگلستان کی بابت تین سو پونڈ کے عوض چار سو پونڈ سالانہ وظیفہ پسند خاطر اقدس ہوا۔ اسی طرح قبل واپسی ان کو آخری ٹرم (میقات) کی بابتہ دو ماہ کا وظیفہ جو زائد ایصال ہوگیا تھا۔ حضور پرنور نے معاف فرمادیا مسٹر ہادی اب ناظم بوائے اسکاوٹس اور حیدرآباد میں بہت ہی ہر دلعزیز ہیں۔

وظیفہ مسٹر علاء الدین احمد صاحب۔

مسٹر علاء الدین احمد صاحب فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب کے نام دو سال کے لئے ایک یوروپین اسکالرشپ آخر عشرہ ماہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ میں اس شرط کے ساتھ عنایت فرمایا گیا کہ بعد تکمیل تعلیم وہ سرکارِ عالی کی ملازمت میں شریک ہوں گے۔

چائے خوری طلبائے حیدر آباد۔

ممالک محروسہ کے طلبا کا معائنہ پسند خاطر ہمایونی ہوا تو باغ عامہ میں اُن کی چاء خوری کی غرض سے جریدۂ غیر معمولی مؤرخہ غرہ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ ۲۹ ماہ مذکور روز یکشنبہ وقت لوتا بارہ ساعت کا اعلان فرمایا۔ اور اُن لڑکوں کو جو میٹرک، ایف اے، بی اے، میں اُس وقت تعلیم پاتے تھے۔ حاضر رکھنے کے لئے عہدہ داران متعلقہ کو ہدایت شرف صدور لائی مڈل کلاس کے طلبہ کی حاضری کے لئے انتخاب کا اختیار اساتذہ کو عطا فرمایا گیا، اور حکم ہوا کہ بہت کمسن لڑکوں کے شریک ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس موقع پر اضلاع کے طلبہ کے بلدہ آنے میں دشواری محسوس کی گئی تو اوائل ماہ رجب میں اُن کو معاف فرمادیا گیا۔ چاء خوری کی غرض سے سامان اکل و شرب مہیا رکھنے کی عزت عامرہ کو عطا فرمائی گئی تھی، جو ہر بڑے چھوٹے سرکاری موقعہ پر کار خدمت انجام دیتا ہے۔

وظیفہ نواب سردار جنگ بہادر۔

نواب میر سردار علیخاں سردار جنگ بہادر فرزند نواب مظفر جنگ مرحوم کو علی گڑھ روانہ کر کے تعلیم دلانے کی منظوری اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام

۱۳۴۱ھ میں شرف صدور لائی تھی۔ اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ میں وظیفہ دیکر انگلستان روانہ کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دوران تعلیم میں وظیفۂ مقررہ پر ایک سو پونڈ سالانہ کا اضافہ وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام سال مذکور میں عنایت فرمایا گیا۔ وظیفہ کی مدت میں متعدد توسیعات عطا فرمائی جاتی رہیں۔ آخری مرتبہ ایک سال کی توسیع بتاریخ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ مرحمت فرمائی گئی تھی۔

امتناع وظائف تعلیم باشخاص متمول۔

صدر اعظم وقت اور نواب تلاوت جنگ بہادر کی اس رائے سے کہ متمول اشخاص کے لڑکوں کو بغرض حصول تعلیم منجانب سرکار قرضہ دینے کی ضرورت نہیں، حضور پر نور نے اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ میں اتفاق ظاہر فرمایا۔ نیز یہ کہ ولایت میں اس وقت جتنے طلبہ زیر تعلیم تھے۔ ان کی تعداد کو کافی تصور فرمایا گیا۔

مصارف تعلیم کپتان شمشیر مرزا صاحب۔

سپرنٹنڈنٹ علاج حیوانات کپتان شمشیر مرزا صاحب کو جو سرکاری ملازم کی حیثیت سے ولایت میں فن بیطاری کی مزید تعلیم حاصل کر رہے تھے خریدی کتب کے لئے یکمشت بائیس پونڈ اور چار سال کی فیس کی بابتہ ایکسو دس پونڈ چار شلنگ بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ عطا فرمائے گئے۔ بعد واپسی صیغہ علاج حیوانات سے صیغہ فوج میں رجب المرجب ۱۳۴۴ھ میں منتقل فرمایا گیا۔

توسیع تعلیم مسٹر یوسف مرزا۔

مسٹر یوسف مرزا صاحب فرزند مولوی مرزا محمد بہادر صاحب کو مزید ایک سال تک ولایت میں رکھ کر میکانک کی اصولی تعلیم دلانے حضور پر نور نے اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ میں اس شرط کے ساتھ پسند فرمایا کہ

"اس مدت کی کمی اُن کی حیدرآباد کی عملی تعلیم میں کیجائے گی"

مسٹر یوسف مرزا اب دارالضرب سرکار عالی میں اپنے فرائض خدمت انجام دے رہے ہیں۔

توسیع وظیفہ مسٹر سید علی احمد صاحب (مرحوم)

مسٹر سید علی احمد (بیچارہ مرحوم!) کی مدت وظیفہ میں چھ ماہ کی توسیع اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ میں عنایت ہوئی تھی۔ باجازت مکرر ولایت جاکر مکرر علیل ہوئے اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا تو اُن کے ذمہ کے قرضہ کو آغاز عشرۂ ثالث ماہ ذیقعدۃ الحرام میں معاف فرما دیا گیا۔ حضور پر نور اس امر کو کیسے گوارا فرما سکتے تھے کہ ایک وابستہ غربت میں مرے اور اپنے بی بی بچوں کو وطن میں بے یار و مددگار چھوڑ جائے اور حضور خاموش رہیں۔ سلخ ماہ صیام ۱۳۴۹ھ کو جب بارگاہ اقدس میں اس امر کی اطلاع ہوئی کہ پسماندگان بے سہارا ہیں تو حضور پر نور نے مرنے والے کی بیوہ بادشاہ بیگم صاحبہ کے نام اُن کے شوہر کی وفات کی تاریخ سے بیس روپیہ ماہانہ جاری فرمادئے۔

طیلسانی تقریر نواب صدر یار جنگ بہادر۔

جامعہ عثمانیہ کے جلسہ طیلسانین کے موقعہ پر بتاریخ ۳۰ ہر دی روز دوشنبہ نواب صدر یار جنگ بہادر کے تقریر کرنے کی تجویز کو اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ میں پسند فرمایا گیا۔

وظیفہ خواجہ قطب الدین صاحب قاری۔

خواجہ قطب الدین صاحب قاری طالب العلم مصر کے لئے سولہ پونڈ ماہانہ وظیفہ اور یکمشت پانچ سو روپیہ سفر خرچ کی منظوری وسط ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

وظیفہ مسٹر سید حیدر حسین صاحب جعفری

مسٹر سید حیدر حسین صاحب جعفری کو تکمیل فن مصوری کی غرض سے ایک تعلیمی وظیفہ آغاز عشرۂ ثالث ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ پر عطاء فرمایا گیا۔

وظیفہ مسٹر سید یوسف صاحب۔

مسٹر سید یوسف صاحب طالب العلم کے لئے مبلغ پانچ سو روپیہ تیاری سامان کے لئے اور ایک ہزار دو سو روپیہ سالانہ وظیفہ اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ میں منظور خاطر انور ہوا۔

وظیفہ مسٹر جوزف مارس دندان ساز۔

مسٹر جوزف مارس فرزند مسٹر اڈورڈ مارس دندان ساز کے نام یورپ جاکر دندان سازی کی تعلیم پانے کی غرض سے ایک ایشیائی وظیفہ اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۶ھ میں عنایت فرمایا گیا۔

وظیفہ مسٹر سیّد نصیر الدین ہاشمی صاحب۔

مسٹر سیّد نصیر الدین ہاشمی صاحب مؤلف کتاب دکن میں اُردو کو تعلیمات کی گنجایش سے ایک سال کے لئے محکمہ جاتی وظیفہ تعلیم یورپ دئے جانیکی منظوری اواخر عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ میں عطا فرمائی گئی۔ ماہ صیام ۱۳۴۸ھ میں پچاس پونڈ کا قرضہ منظور فرمایا گیا۔ مسٹر نصیر ہاشمی بڑے اہتمام کے ساتھ حیدر آباد کے ذخیرہ تصنیف و تالیف میں مفید کتابوں کا اضافہ کر رہے ہیں۔ (۱) دکن میں اُردو کے سوا (۲) یورپ میں دکھنی مخطوطات (۳) رہبر سفر یورپ (۴) حضرت امجد کی شاعری (۵) مکتوبات امجد (۶) خواتین عہد عثمانی (۷) ذکر نبی۔ اور (۸) نجم الثاقب' تو اُن کی وہ کتابیں ہیں جو شایع ہو چکی ہیں۔ لیکن (۱) مدراس میں اُردو (۲) مقالات ہاشمی (۳) خیابان نسوان اور (۴) دار العلوم نے ابھی پریس کی صورت نہیں دیکھی۔

تعلیم فرزندان نواب میر کمال الدین علیخانصاحب۔

نواب میر کمال الدین علیخاں صاحب میسوری کے فرزندوں میں سے مسٹر میر محبوب علی صاحب کو ایک یوروپین اسکالرشپ دئے جانیکی ہدایت اوائل ماہ صیام ۱۳۴۷ھ میں شرف صدور لائی۔ نوابصاحب کے دوسرے فرزند مسٹر میر عثمان علیخاں صاحب کے پچھتر روپیہ ماہانہ وظیفۂ تعلیمی کی مدت میں اُن کی تیئیس سالہ عمر تک پانچ سال کی توسیع اس شرط سے بتاریخ ۲۴ جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ منظور فرمائی کہ اُنکی تعلیم قابل اطمینان رہے۔

وظیفہ مسٹر میر دوست علی صاحب۔

نواب حسام یار جنگ بہادر کے فرزند مسٹر میر دوست علی صاحب بی۔اے کو بطور خاص ایک یوروپین اسکالرشپ دئیے جانے کی منظوری آغاز عشرۂ ثالث ماہ صیام ۱۳۴۷ھ پر عطا فرمائی گئی۔

تعلیم فرزندان سر اکبر حیدری۔

رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر حیدر آباد میں بڑے مرتبہ کے انسان ہیں۔ حضور پر نور نے ان کے خدمات کے مد نظر اُن کے فرزندان مسٹر محمود حیدری اور مسٹر علی حیدری کے نام دو یوروپین اسکالرشپ تا ختم تعلیم بتاریخ ۷ ر ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۷ھ عطا فرمائے تھے۔ اول الذکر کو اپنے نصاب سول سروس کو برقی انجنیری سے تبدیل کر لینے کی اجازت سلخ ماہ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ کو عنایت فرمائی گئی۔

معافی قرض معالجہ مسٹر احمد محی الدین صاحب۔

مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار دکن کے بڑے قومی خدمتگزار لوگوں میں سے تھے۔ اُن کے فرزند مسٹر احمد محی الدین صاحب نے یہاں کی تعلیم ختم کر لی تو ولایت گئے یہ اُن کی ولایت کی تعلیم کے زمانہ کا ذکر ہے کہ بیمار ہو گئے۔ حضور پر نور نے ازراہ مکرمت شاہانہ قرضہ معالجہ رقمی پچانوے پونڈ سولہ شلنگ نو پنس کو اواخر عشرۂ ثانی ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ میں معاف فرما دیا۔

تعلیم فرزند نواب علی نواز جنگ بہادر۔

نواب علی نواز جنگ بہادر کے فرزند مسٹر محمد علی کے نام یورپ میں فینانس کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ایک تعلیمی وظیفہ وسط ماہ صیام ۱۳۴۸ھ میں سرفراز فرمایا گیا۔

سرپرستی مولوی عبدالوحید صاحب۔

ابوالفخر مولوی عبدالوحید صاحب کو تکمیل تعلیم یورپ کی غرض سے مبلغ چار سو پونڈ کی امداد اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ ہجری میں عطا فرمائی گئی۔

وظیفہ فرزند نواب عثمان یار الدولہ (مرحوم)

نواب عثمان یار الدولہ کے تقرب شاہانہ کا حال کوئی لکھے، تو ایک کتاب ہو جائے۔ اُن کی زندگی ہی میں اُن کے دو فرزندوں میں سے ایک کے نام یوروپین وظیفۂ تعلیم جاری کرنے کی ہدایت حضور پر نور نے اواخر عشرۂ اول ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں صادر فرمائی تھی۔

منظوری وظائف غیر معمولی تعلیم یورپ۔

مقررہ یوروپین وظائف کے علاوہ مزید تین وظیفے جو سال گزشتہ عطا فرمائے گئے تھے۔ اُن کی منظوری ضابطہ اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

تعلیم فرزند نواب رفعت یار جنگ بہادر۔

نواب سر نظامت جنگ بہادر کے وظیفہ یاب ہونے پر اُن کے برادر زادہ اور نواب رفعت یار جنگ بہادر کے فرزند مسٹر غازی الدین احمد صاحب کا

یوروپین اسکالرشپ حسب حال بحال رکھنے کی منظوری بتاریخ ۲۱؍ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ شرف صدور لائی۔ نواب رفعت یار جنگ بہادر نہایت پابند وضع اور قدیم و جدید تعلیم و تہذیب کے صحیح نمونہ ہیں۔

معافی قرضہ ڈگری مسٹر عبد الغفور صاحب۔

مسٹر محمد عبد الغفور صاحب سابق طالب العلم اڈنبرا کا ڈگری قرضہ بتاریخ ۵؍ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ معاف فرمایا گیا۔

معافی قرضہ ڈگری مسٹر سید رحمت اللہ صاحب۔

مسٹر سید رحمت اللہ صاحب پروفیسر جاگیر دار کالج کی تعلیم ولایت کے زمانہ کا قرضہ رقمی تین سو پونڈ بتاریخ ۲۶؍ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ معاف فرما دیا گیا۔

تعلیم فرزند مرزا نصر اللہ خاں صاحب۔

مرزا نصر اللہ خاں صاحب صدر محاسب کے فرزند مسٹر مرزا امین الدین خاں صاحب کو حسب قاعدہ تعلیمی قرضہ دینے کی منظوری پیشگاہ حضور پرنور سے بتاریخ ۲۶؍ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ عطا فرمائی گئی۔

منظوری وظائف تعلیمی فن بیطاری۔

بہار و اڑیسہ کے وٹرنیری کالج میں فن بیطاری کی تعلیم پانیکی غرض سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ کے آٹھ وظائف بارگاہ حضور پرنور سے بتاریخ ۱۲؍ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ منظور فرمائے گئے۔

تعلیم نبیرگان نواب نذیر جنگ بہادر۔

نواب نذیر جنگ بہادر کے دو نبیرگان نواب انور یار جنگ بہادر اور نواب خسرو یار جنگ بہادر میں سے آخر الذکر کو بطور خاص ایک یوروپین اسکالرشپ بتاریخ ۲۵ ہر جمادی الاول ۱۳۴۹ھ عطا فرمایا گیا اور نواب انور یار جنگ بہادر کے باب میں ارشاد ہوا کہ تحت قاعدہ پندرہ ہزار روپیہ حالی بطور قرضۂ تعلیمی دیا جائے۔ جب کہ والد یا دادا کفالت دیں۔

وظیفہ فرزند نواب تلاوت جنگ بہادر۔

صاحبزادہ تلاوت جنگ بہادر کے فرزند میر اکبر علی صاحب بی۔اے کو ایک تعلیمی وظیفہ خاص حالات کے تحت بتاریخ ۲۵ ہر جمادی الاول ۱۳۴۹ھ عنایت فرمایا گیا۔

قرضۂ تعلیمی ڈاکٹر عبد الرشید صاحب۔

ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب کو مبلغ ایک سو انیس پونڈ قرضہ تعلیمی جو زمانہ اقتدار تحت سے ایصال کر دیا گیا تھا۔ اس کی توثیق وسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ عنایت فرمائی گئی۔

وظیفہ مسٹر مرزا طفیل علی بیگ صاحب۔

نواب سر افسر الملک (مرحوم) کے فرزندوں میں سے نواب نادر جنگ کی وفات والد کی زندگی ہی میں ہو گئی تھی۔ اس لئے مرحوم کے واحد فرزند مسٹر مرزا طفیل علی بیگ صاحب کو خدا نے سہارا دیکر تعلیم کی جانب راغب کر دیا اور حیدرآباد و علی گڑھ میں تعلیم پا کر انھوں نے

بی۔ اے میں کامیابی حاصل کرلی۔ حضور پرنور نے مسٹر مرزا طفیل علی بیگ کو انگلستان جانے کی تاریخ سے ایک یوروپین اسکالرشپ بتاریخ ۴ جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ عطا فرمادیا۔

قرضہ مسٹر سعید احمد صاحب (مرحوم)

عثمانیہ ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ کے ہیڈ ماسٹر مسٹر سعید احمد صاحب بی ایس سی (علیگ) کو انگلستان جاکر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے تین سال کی رخصت کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار قرضہ تعلیمی سلخ ماہ صیام ۱۳۴۹ھ کو عطا فرمایا گیا۔

سرپرستی فضلاء و شعراء

قدر افزائی مؤلف تفسیر حقانی۔

شمس العلماء مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب کانپوری (مرحوم) نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر کے کام کو دولت آصفیہ کے سایہ میں مکمل فرمایا تفسیر حقانی تکمیل پاکر اشاعت پذیر ہوئی تو اُس کے پچاس نسخے خرید کر ایصال ثواب کی غرض سے مسجدوں اور خانقاہوں کو تقسیم کرنے کا ارشاد پیشگاہ حضرت غفران مکان سے سنہ ۱۳۲۰ھ میں صادر فرمایا گیا۔ اور جو ماہوار سابق میں حضرت کے حکم سے جاری ہوئی تھی۔ اُس کو مولوی صاحب کی حیات تک جاری رکھنے کی ہدایت جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ میں شرف صدور لائی۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ خزانہ عامرۂ سرکار عالی سے جو وظائف مولوی صاحب کے بچوں کے نام نواب سر وقار الامراء مرحوم نے جاری کئے تھے۔ اُن میں سے سید احمد صاحب کا وظیفہ اُن کو کسی خدمت کے ملنے تک اور سید ہاشم صاحب کا وظیفہ اُن کی عمر اکیس سال کی ہونے تک جاری رکھنا پسند فرمایا گیا۔ لڑکیوں کے نام کے وظائف کو البتہ حسب حال بحال رکھا گیا۔ یہ ذکر بھی اُسی زمانہ کا ہے۔ حضور پر نور کی بارگاہ

اقدس سے مولوی عبدالحق صاحب کے بعد اُن کی ماہوار بطور خاص مرحوم کے فرزند مولوی عبدالقیوم صاحب کے نام پسماندوں کے گذارہ کی غرض سے ابتدائی ماہ صیام ۱۳۳۴ھ میں بحال ہوئی۔

ماہوار حضرت سید بادشاہ صاحب بخاری۔

حضرت سید بادشاہ صاحب بخاری کے نام سو روپیہ ماہوار تاحیات بتاریخ ۷ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ عنایت فرمائے گئے۔ لیکن حضرت کے ایماء پر یہ ماہوار اُن کے فرزند سید شاہ عبدالقادر صاحب بخاری کے نام وسط ماہ رجب المرجب بسال مذکور میں منتقل فرمائی گئی۔

قدر افزائی مولانا شبلی صاحب نعمانی (مرحوم)

شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی (مرحوم) نے اپنی خدمت سے استعفاء پیش کیا تو حضرت غفران مکان نے اُن کا سابقہ وظیفہ رقمی ایک سو روپیہ کلدار ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۲ھ میں مکرر جاری فرما کر ان کو شکر گزاری کا موقعہ عنایت فرمایا۔ حضور پرنور کی بارگاہ اقدس میں مولوی صاحب کی تصنیفات کے چند نسخے نواب عماد الملک مرحوم کی توجہ فرمائی سے پیش ہوئے تو حضور پرنور نے خوشی کے ساتھ قبول فرماکر حسب رائے مدارالمہام وقت نواب سالار جنگ بہادر مولوی صاحب کے وظیفہ میں دوچند اضافہ فرمادیا۔ پیک اجل نے شبلی صاحب کو پیام الرحیل سنایا تو اُن مرحوم کی ماہوار کے تین سو روپیہ حضور پرنور نے ۱۳۳۳ھ میں بشرائط دارالمصنفین اعظم گڑھ کے نام جاری فرمادئے۔ اپنی رحلت کے وقت مولوی صاحب سیرۃ النبیؐ کے کام کو ناتمام چھوڑ گئے تھے۔ لیکن اُن کے

لائق شاگردوں نے اس کام کی تکمیل ہی کو استاذ کی بہترین یادگار خیال کیا۔ نواب صاحب مرحوم کے ذریعہ حضور پر نور کو اس کا علم ہوا تو سید سلیمان صاحب ندوی کی درخواست کا خیر مقدم فرما کر سیرۃ النبیؐ کے لئے بطور خاص دو سو روپیہ کلدار ماہانہ مقرر فرما دئے۔ دار المصنفین کی جانب سے پیشگاہ اقدس میں جو کتابیں پیش ہوئیں ان میں سے رقعات عالمگیری مرتبہ سید سلیمان صاحب اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ سلخ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ کو بارگاہ خسروی سے اجازت مرحمت فرمائی گئی کہ سید صاحب حضور پر نور کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

وظیفہ مرزا شاکر صاحب طہرانی۔

مرزا شاکر صاحب طہرانی کی ماہوار جو حضرت غفران مکان کی منظوری سے جاری ہوئی تھی۔ اس کو اس لحاظ سے کہ مرزا شاکر بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کا روپیہ درست تھا تا حیات جاری رکھنے کی ہدایت ۱۳۲۳ھ میں فرمائی گئی۔

قدر افزائی نواب آصف یاور الملک بہادر۔

مدار المہام وقت نے جشن جوبلی سے متعلق ۱۳۲۳ھ میں شعراء کی فہرست ملاحظہ میں گزرانی تو حضرت غفران مکان نے ارشاد فرمایا کہ

"ان سب کو حاضر رہنے کی اجازت دیجا سکتی ہے۔ مگر ہر ایک کا پورا قصیدہ سننے کے لئے مجھے کافی وقت نہ ملے گا۔ اس لئے ہر ایک شاعر اپنے قصیدے کے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنا دے تو کافی ہے۔"

اس مشاعرہ کے صدر ہونے کی عزت حضرت غفران مکان نے

قدردانی مولوی حسن الزماں صاحب (مرحوم)

مولوی حسن الزماں صاحب (مرحوم) کی تنخواہ اشاعت تصانیف دینیہ کے باب میں بتاریخ ۱۸ شوال المکرم ۱۳۳۰ھ ارشاد اقدس ہوا کہ

اگر وہ ماہوار مسدود ہوگئی ہے، قابل اجرائی نہیں ہے تو علحدہ از سر نو پانچ سو روپیہ ماہوار اس دینیات کے کام کے لئے خاص طور پر مولوی صاحب کو دیجائے، تاکہ اُن کے ذریعہ سے یہ کام روزانہ جاری رہے۔"

مولوی صاحب اپنی باقی عمر فقہ اہلبیت کے کام پر صرف کرتے اور تنخواہ پاتے رہے۔ لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ کام اب بھی ناتمام ہے ؎

تم بر سرِ تابوتم وقت است کہ فرمائی
اے دُر لبِ لعل تو اعجاز مسیحائی

قدرافزائی مسٹر پرنڈرگاسٹ۔

مسٹر پرنڈرگاسٹ جب نظام کالج حیدرآباد میں پروفیسر تھے۔ تو اُنھوں نے طلب علم کی غرض سے اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ میں رخصت خاص حاصل کی تھی۔ اس رخصت کو اُنھوں نے خوب وصول کیا۔ مقامات بدیعی کا انگریزی ترجمہ اُن کی اُسی زمانہ کی محنتوں کا ثمر ہے اس کتاب کو مسٹر پرنڈرگاسٹ نے حضور پرنور کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت چاہی تو بتاریخ ۳ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ عطا فرمائی گئی۔ مسٹر پرنڈگاسٹ کے لئے بعد کے سال میں بھی ایک ایسے ہی حکم کی تکرار فرمائی گئی تھی۔ صاحب موصوف کے تعلیمی اور ملکی خدمات کو حیدرآباد میں شہرت عام حاصل ہے۔

قدرافزائی حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری۔

حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری حاذق طبیب اور نظم ونثر عربی پر بڑی قدرت رکھتے تھے۔ آخر ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ میں نواب عماد الملک مرحوم کی سفارش پر حضور پرنور نے مبلغ دس ہزار روپیہ یکمشت حکیم صاحب کو عنایت فرمائے تھے۔ حکیم صاحب نے مدینہ منورہ جاکر وہاں اقامت کرنیکا قصد کیا تو اُسی زمانہ میں حضور پرنور نے ماہانہ دوسو روپیہ جاری فرمائے حکیم صاحب کی منظوم عربی کتاب کو نام مبارک خسروی سے معنون کرنیکی اجازت اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ میں عطا فرمائی۔ حکیم صاحب کی کتاب طب عثمانی کی اشاعت بتاریخ ۱۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۵ھ پسند خاطر اقدس ہوئی۔ اور اُن کے دواخانہ کے نام سوا سو روپیہ ماہانہ جاری فرمائے گئے۔ ایک مدت ہوئی حکیم صاحب وفات پاچکے ہیں۔ اور اب اُن کے کام کو اُن کے فرزند حکیم عبدالشکور صاحب زندہ کئے ہوئے ہیں۔ خود حکیم عبدالشکور صاحب کو تاریخ گوئی کے صلہ میں حضور پرنور نے جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ میں مبلغ ڈھائی سو روپیہ عطا فرمائے تھے۔

مسٹر برد کی کتاب آنڈین نیشنل انتھم۔

مسٹر برد کی کتاب آنڈین نیشنل انتھم میں داخل کرنے کی غرض سے سرکار عالی کا قومی ترانہ صاحب عالیشان کو بتاریخ ۶ ماہ صیام ۱۳۳۱ھ عطا فرمایا گیا۔ آخر عشرہ ماہ ذیقعدۃ الحرام میں اس کتاب کے چار سٹ خرید کئے جانے کا حکم ہوا۔

قدرافزائی محمد اعظم الدین صاحب کرناٹکی۔

خاندان کرناٹک والے مولوی محمد اعظم صاحب کے گزرانے ہوئے گلدستوں کو حضور پرنور نے ۱۳۳۱ھ میں بخوشی قبول فرمایا تھا۔ اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ میں اُن کے نام تاحیات پچھتر روپیہ ماہوار کا ایک رعایتی وظیفہ عنایت فرمایا۔

قدرافزائی ملا مراد صاحب (مرحوم)

ملا مراد صاحب (مرحوم) کے نام بجائے دو روپیہ یومیہ کے خاص لحاظ سے سو روپیہ ماہوار تاحیات بتاریخ ۱۰ جمادی الآخر ۱۳۳۲ھ جاری فرمائے گئے۔ وظیفہ منظورہ میں پچاس روپیہ اضافہ وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں عنایت ہوا۔

عطیہ مولوی منور خانصاحب گوہر کرناٹکی۔

کرناٹک والے منور خاں صاحب گوہر کے نام سے مبلغ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ غرہ ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ کو مرحمت فرمایا گیا۔

عطیہ مولوی دلاور علی صاحب دانش۔

مولوی میر دلاور علی صاحب دانش کو یکمشت مبلغ تین ہزار روپیہ کا عطیہ اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۲ھ میں عنایت ہوا۔

قدرافزائی سید حمزہ صاحب مدنی۔

سید حمزہ صاحب مدنی کے نام خدمت فراشہ کی بابت مبلغ تین سو روپیہ ماہانہ وسط ماہ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ میں عنایت فرمائے گئے۔ اور اُن کے والد کی طرح اُن کو بھی مبلغ دو ہزار روپیہ بابتہ رخصتانہ عطا ہوئے۔ ماہ صیام

۱۳۳۶ھ میں ماہوار مذکور سکہ حالی کے عوض سکہ کلدار میں ایصال کئے جانیکی منظوری صادر فرمائی گئی۔

قدر افزائی مولوی عبدالجلیل صاحب نعمانی۔

مولوی عبدالجلیل صاحب نعمانی کی تفسیر فیض الکریم کی امداد اُس پانچسو روپیہ ماہانہ سے کئے جانے کا ارشاد وسط ماہ صفرالمظفر ۱۳۳۳ھ میں شرف صدور لایا۔ جو مولوی انوار اللہ خاں صاحب کو کتب دینیہ کی اشاعت کی غرض سے اس زمانہ میں دئے جاتے تھے۔ مولوی صاحب کے نام بصلہ تصانیف کثیرہ آغاز ۱۳۳۴ھ سے پچاس روپیہ ماہانہ اس شرط کے ساتھ جاری فرمائے گئے کہ صدارت العالیہ اور امور مذہبی سے جس مضمون کی تالیف کی فرمایش ہوگی وہ بلا معاوضہ انجام دیں گے۔

قدر افزائی مولوی عبدالقادر صاحب واعظ۔

مولوی عبدالقادر صاحب واعظ کے نام تاحیات ایک سو روپیہ ماہانہ کی منظوری بتاریخ ۲۳ر صفرالمظفر ۱۳۳۳ھ مرحمت فرمائی گئی۔

امداد مولوی مظفرالدین صاحب معلی۔

مولوی محمد مظفرالدین صاحب معلی کو بطور امداد مبلغ پانچہزار روپیہ آخر عشرۂ اول ماہ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ پر عنایت فرمائے گئے اور اُن کی بڑی بی بی کے نام پچیس روپیہ جاری کرنے کی منظوری شرف صدور لائی۔

قدر افزائی مولوی عبدالرؤف صاحب شوق۔

مولوی عبدالرؤف صاحب شوق جعفری کو ماہانہ پندرہ روپیہ

الونس کے نام سے اواخر ماہ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ میں عنایت فرمائے گئے۔ شوق صاحب کی کتاب مرقعہ رحمت کو ۱۳۳۵ھ میں شرف قبول عطا ہوا۔ اور کتاب کے مصنف کو مبلغ پانچ سو روپیہ عنایت ہوئے ۱۳۳۶ھ میں مرقعہ رحمت کے متعدد نسخے بہشتی مبارک اور مدارس کیلئے خرید فرمائے گئے۔ شوق صاحب اب جنت نصیب ہو چکے ہیں۔ وہ بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔

قدر افزائی مولوی شاہ عبدالقادر صاحب۔

مولوی شاہ عبدالقادر صاحب قادری کے نام تاحیات سو روپیہ ماہانہ خاص طور پر ماہ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ میں عطا فرمائے گئے۔

قدر افزائی منشی پیارے لعل صاحب شاکر میرٹھی۔

منشی پیارے لعل صاحب شاکر میرٹھی ثم لکھنوی صوبہ متحدہ کے مشہور شاعر و انشاء پرداز ہیں۔ ایک مدت سے میرٹھ، الہ آباد، لکھنؤ، اور خدا معلوم کہاں اردو علم ادب کی خدمت گزاری میں مصروف ہیں۔ منشی صاحب کی ادبی شہرت کے مدنظر حضور پر نور کی پیشگاہ سے اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار عنایت فرمائے تھے۔ شکر گزاری سے دل لبریز ہوا تو حضور پر نور کی شان میں قصیدہ لکھنے بیٹھ گئے۔ سالگرہ مبارک کی تقریب میں منشی صاحب کی یہ چیز بھی پیش ہوئی۔ اور اواخر ماہ شعبان المعظم میں مبلغ پانچ سو روپیہ صلہ بارگاہ اقدس سے مرحمت ہوا۔

قدر افزائی مولوی عبداللہ صاحب۔

حضرت غفران مکان کی تاریخ وفات جو حسب الحکم کندہ کر کے نصب کی گئی۔ اس کے صلہ میں مولوی محمد عبداللہ صاحب کے نام پندرہ روپیہ ماہوار تاحیات بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ جاری فرمائے گئے۔ اسی طرح کتاب جامع عثمانیہ کے مؤلف مولوی محمد عبداللہ صاحب کے نام تیس روپیہ ماہانہ اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۴ھ میں جاری ہوئے اور کتاب کو منجانب سرکار طبع کرنے کا حکم ہوا۔

قدر افزائی مولوی حبیب بو بکر بن شہاب۔

مولوی حبیب بو بکر بن شہاب صاحب علوی الحسینی نے حمائل شرح کی دو جلدیں مع ایک عربی کتاب کے بارگاہ حضرت غفران مکان میں نذر گذرانیں تو ان کو ۱۳۲۹ھ میں بخوشی قبول فرمایا گیا۔ حبیب صاحب کو خاص طور پر دوسو روپیہ ماہانہ وظیفہ مادام الحیات سلخ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ کو اس زمانہ میں عطا فرمایا گیا، جب وہ ناظر دار العلوم تھے۔ حبیب صاحب چند سال اس عطیہ سے بر ومند ہوئے تھے کہ پیام اجل آپہنچا اور بہت سے تشنگان علم اُن کے فیض سے محروم ہو گئے۔ حضور پرنور نے اُن کی وفات کی تاریخ سے بشرط پرورش پسماندگان اُن کے فرزند حبیب مرتضیٰ صاحب کو والد کے وظیفہ کی نصف ماہوار اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ میں عنایت فرمادی۔

قدر افزائی حافظ عبداللطیف خاں صاحب بھوپالی۔

حافظ عبداللطیف خاں صاحب بھوپالی کو اُن کے گزرانیدہ

قرآن شریف کے صلہ کے طور پر یکمشت مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار وسط ماہ صیام ۱۳۳۴ھ میں بارگاہ اقدس سے عنایت فرمائے گئے تھے اور حافظ صاحب سے حضور پر نور نے ذریعہ تار خواہش فرمائی تھی کہ اپنے مرتبہ کلام مجید کی اشاعت کا کام فوراً شروع کر دیں۔ بتاریخ ۱۴؍ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ حکم ہوا کہ

"مبلغ دو ہزار روپیہ کلدار ...... ایصال کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور کلام مجید کے پچیس نسخے طلب کر کے بعد حصول منظوری مختلف مدارس میں تقسیم کئے جائیں"۔

قدر افزائی پروین صاحبہ جے پوری۔

میر قربان علی صاحب مرحوم جے پوری کی اہلیہ کے دیوان پروین کے ایک نسخے کو حضور پر نور نے بخوشی قبول فرما کر مبلغ پانچسو روپیہ روانہ کرنے کی ہدایت اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ میں صادر فرمائی۔

قدر افزائی مولوی عبدالوہاب صاحب عندلیب

مولوی عبدالوہاب صاحب عندلیب کی مثنوی حمایت الاخلاق کو شہزادۂ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت اوائل عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ میں عطا فرمائی گئی۔ کتاب کی طباعت کے واسطے یکمشت مبلغ چار سو روپیہ عنایت ہوئے اور آغاز سال سے پچاس روپیہ ماہانہ مادام الحیات جاری فرمائے گئے۔

قدر افزائی مولوی یٰسین علی صاحب۔

مولوی یٰسین علی صاحب نظامی نے اپنی تفسیر کو اسم مبارک خسروی سے معنون کرنے کی اجازت بتاریخ ۱۰؍ ماہ ذیقعدۃ الحرام

۱۳۳۶ھ حاصل فرمائی۔

قدر افزائی حافظ غلام محی الدین صاحب حبیب۔

مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب فرنگی محلی کے نام غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام ۱۳۳۶ھ سے پچاس روپیہ ماہانہ جاری فرمائے گئے۔

قدر افزائی مولوی سید احمد حسن صاحب دہلوی۔

مولوی سید احمد حسن صاحب سجادہ درگاہ حضرت سید حسن رسول نما قدس سرہٗ واقع دہلی کے نام ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ وظیفہ مادام الحیات غرۂ ماہ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ کو مرحمت فرمایا گیا۔

اشاعت کلام مولوی غلام مصطفےٰ صاحب عشقی۔

مولوی غلام مصطفےٰ صاحب عشقی مرحوم کی بیوہ کے نام غرہ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ سے تاحیات دس روپیہ ماہانہ کی منظوری عطا فرمائی گئی اور مرحوم کے مؤلفہ غیر مطبوعہ نعتیہ کلام کو منجانب سرکار شایع کرنے کی ہدایت شرف صدور لائی۔

قدر افزائی مولوی سید صدر الدین صاحب۔

جامعہ عثمانیہ کے چار مادہ ہائے تاریخ آیات قرآنی سے نکال کر مولوی سید محمد صدر الدین صاحب نے پیش کئے تو اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ میں اظہار پسندیدگی فرمایا گیا۔ اور مولوی صاحب کی قدر افزائی اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ میں مبلغ پانچسو سے فرمائی گئی۔

اشاعت کلام خسروی۔

حضور پر نور کی ساڑھے سات سو غزلیات چھ جلدوں میں

"مطبع بہشتی نذری باغ" میں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر اشاعت پزیر ہوئیں تو بحساب فی جلد ایک گنی اس نادر مجموعہ کی قیمت قرار پائی۔ اور وسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ کے بعد کسی خواہشمند کے لئے پوراسٹ خرید کرنا لازم گردانا گیا۔ اسی طرح حضور کے ترسٹھ نعتیہ قصائد کتاب کی صورت میں وسیلۂ نجات کے نام سے فی نسخہ ایک چارمیناری اشرفی میں بتاریخ ۴ شعبان المعظم وقفِ عام فرمائے گئے۔

قدرافزائی حکیم غلام احمد صاحب نابینا۔

حکیم حافظ غلام احمد صاحب کے نام غرہ ماہ صیام ۱۳۳۷ھ سے تاحیات سو روپیہ جاری کرنے کی منظوری عطا فرمائی گئی۔ پچیس روپیہ ماہانہ اضافہ ماہ رجب المرجب ۱۳۳۹ھ میں اُس وقت منظور خاطر اقدس ہوا جب حکیم صاحب نے حمایت ساگر کی تعمیر سے متعلق تین مادہ ہائے تاریخ پیش کئے تھے۔ سنگ مرمر کی تختی پر ان مادّوں کو کندہ کر کے نصب کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

قدرافزائی شاہ محمد معصوم صاحب مدنی۔

شاہ محمد معصوم صاحب مجددی نقشبندی مدنی کے نام تین سو روپیہ کلدار ماہوار تاحیات بتاریخ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ عطا فرمائے گئے۔ شاہ صاحب کی وفات پر اُن کی ماہوار سے سوا سو روپیہ کلدار ماہانہ بشرط پرورش دیگر متعلقین اُن کے فرزند مولوی ابو اشرف صاحب کے نام غرہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ سے جاری فرمائے گئے۔

قدر افزائی مولوی بےنظیر شاہ صاحب۔

مولوی بے نظیر شاہ صاحب کو ایک وسیع النظر شاعر اور ایک صاحب دل صوفی تھے۔ اور ایسے لوگ متوکل ہوا کرتے ہیں حضور پرنور نے شاہ صاحب کے نام وسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ میں پہلے تیس روپیہ کلدار جاری فرمائے پھر اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام میں بیس روپیہ کلدار کا اضافہ عطا فرمایا۔ صوفی شاعر کی وارستہ مزاجی سے یہ تنخواہ مسدود ہوگئی تو حضور پُرنور نے ازراہ مکرمت شاہانہ تاریخ مسدودی سے اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں اُس کو مکرر جاری فرمادیا۔ سرکار عالی سے بےنظیر شاہ صاحب کے دو بیٹوں اقبال و حامد کو بھی وظائف تعلیمی عطا فرمائے گئے تھے۔

قدر افزائی صاحب عالم حضرت ضیاء۔

صاحب عالم مرزا منیر الدین صاحب ضیاء کے نام ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات اوائل عشرۂ ثانی ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ میں جاری فرمائے گئے۔ حضرت ضیاء کے جو اشعار صاحب عالم حضرات لبیب کے ذریعہ ہمارے کانوں تک پہنچے ہیں۔ اُن سے فکر کرنے والے کے کلام کی پختگی ظاہر ہوتی ہے۔

قدر افزائی شیخ شہاب الدین احمد صاحب گویا۔

ملاباروالے شیخ شہاب الدین احمد صاحب گویا کے نام غرہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۹ھ سے سو روپیہ ماہانہ عنایت فرمائے گئے!

قدر افزائی حکیم محمد یوسف صاحب نیّر۔

حکیم محمد یوسف صاحب نیّر ساکن بہڑ کے نام سو روپیہ ماہانہ امداد بتاریخ ۳ ۱؍ جمادی الآخر ۱۳۴۰ھ عطا فرمائی گئی۔ حکیم صاحب طبیب بھی ہیں، شاعر بھی، اور ہمارے دوست بھی، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دوستوں کے کچھ حقوق ہوا کرتے ہیں۔

قدر افزائی مولوی جماعت علی شاہ صاحب۔

مولوی جماعت علی شاہ صاحب اس زمانہ میں اپنے زہد و ورع کے لحاظ سے پنجاب، دکن، بلکہ تمام ہندوستان میں شہرت رکھتے ہیں مولوی صاحب کے نام آغاز ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ سے دو سو روپیہ کلدار ماہوار وظیفہ مادام الحیات عنایت فرمایا گیا۔

قدر افزائی مولوی احمد سعید صاحب دہلوی۔

اس زمانہ کے علماء میں مولوی حاجی احمد سعید صاحب ساکن کوچہ ناہر خاں دہلی، خاص نام و نمود کے عالم ہیں۔ ادیب کی حیثیت سے بھی اُن کے قلم میں شگفتگی پائی جاتی ہے۔ قومی کاموں کے لئے وہ بدنام ہیں حضور پرنور نے آغاز ۱۳۴۲ھ سے مولوی صاحب کے نام تاحیات سوا سو روپیہ جاری فرمائے۔

قدر افزائی مولوی عبدالہادی صاحب بھوپالی۔

مولوی عبدالہادی صاحب بھوپالی کی کتاب تفسیر حاشیہ مدارک کے سو نسخے خرید کئے جانے کی منظوری بتاریخ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ شرف صدور لائی۔ غرہ ربیع الاول سے مفسر صاحب کے نام

تاحیات پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ بشرط ادخال پچیس نسخہ جات کتب مؤلفہ جاری فرمایا گیا۔

قدر افزائی مولوی محمد علی صاحب مونگیری۔

مولوی سید محمد علی صاحب مونگیری قوم کے نہایت دل سوز کام کرنے والوں میں سے تھے۔ بسلسلۂ ندوۃ العلماء ایک عرصہ تک ان کا قیام پہلے کانپور میں پھر لکھنؤ میں رہا۔ اُن کی علمی اور قلمی یادگاریں ایک مدت تک اُن کی یاد تازہ رکھیں گی۔ حضور پُرنور نے مولوی صاحب کی انھیں خدمتوں کی وجہ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ آغاز ماہ صیام ۱۳۲۴ھ سے اس شرط کے ساتھ جاری فرمائے تھے کہ وہ مفید مذہبی کام انجام دیتے رہیں۔ مولوی صاحب کی وفات کے بعد حسب تحریک سر سید علی امام اوائل ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ میں یہ ماہوار دارالاشاعت رحمانیہ کے نام منتقل فرمائی گئی۔

قدر افزائی حافظ شبیر احمد صاحب۔

مولوی حافظ شبیر احمد صاحب کو وعظ گوئی کی غرض سے پچاس روپیہ ماہانہ آغاز عشرۂ ثانی ماہ شوال المکرم ۱۳۴۰ھ میں عطا فرمائے گئے۔

قدر افزائی سید علی حسین شاہ صاحب۔

سید علی حسین شاہ صاحب سجادہ درگاہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ واقع کچھوچھہ شریف کے نام ایک سو روپیہ کلدار ماہوار تاحیات اواخر ماہ شوال المکرم ۱۳۴۰ھ میں منظور فرمائے گئے۔

قدرافزائی سید حمزہ صاحب رفاعی المدنی۔

شیخ المشائخ سید حمزہ صاحب رفاعی المدنی کے نام پچاس روپیہ کلدار ماہانہ جاری فرمائے گئے تھے۔ اواسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ میں وظیفہ کی ماہانہ رقم ڈیڑھ سو روپیہ کلدار فرمادی گئی۔ اسی طرح اُن کے تین فرزندوں کے نام فی کس تیس روپیہ ماہانہ اول الذکر موقعہ پر عنایت ہوئے تھے۔ آخرالذکر موقعہ پر فی اسم بیس روپیہ کا اضافہ مرحمت ہوا۔

قدرافزائی حاجی محمد ابراہیم صاحب خراسانی۔

حاجی محمد ابراہیم صاحب خراسانی کے نام یکم نومبر ۱۳۲۳ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ میں منظور فرمائے گئے۔

قدرافزائی سید ابوبکر بافقیہہ مدنی۔

سید ابوبکر بافقیہہ فرزند مفتی صاحب مدینہ منورہ (مقیم مکان فیروز جنگ مرحوم) کے نام حسب سفارش جناب گورنر صاحب بمبئی پچاس روپیہ کلدار کی منظوری اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں صادر فرمائی گئی۔ ابھی دو مہینے نہ گزرے تھے کہ اس وظیفہ میں دو سو روپیہ کلدار ماہانہ تک اضافہ فرمایا گیا۔ حکم ہوا کہ

"زادِ راہ دے کر ان کو وطن روانہ کر دیا جائے"

قدرافزائی عبداللہ بن عبدالقادر الشیبی۔

عبداللہ بن عبدالقادر الشیبی مکی (مقیم حیدرآباد) کے نام غرہ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ سے سوا سو روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات جاری

فرمائے گئے۔

قدر افزائی مولوی احمد حسین صاحب سنبھلی۔

مولوی سید احمد حسین صاحب سنبھلی کے نام شوال المکرم ۱۳۴۶ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہوار تاحیات کی اجرائی عمل میں آئی۔

قدر افزائی مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی۔

مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی (مرحوم) کے نام تاحیات ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ آغاز ۱۳۴۷ھ سے جاری فرمائے گئے تھے۔

قدر افزائی ناشر دیوان غالب مصوّر۔

مسٹر عبد الرحمٰن خاں صاحب چغتائی لاہوری کے دیوان غالب کی باتصویر اشاعت کو نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اواخر عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ میں عطا فرمائی گئی۔ بعد طبع کتاب کے دس نسخے منجانب گورنمنٹ خرید کر ملاحظہ انور میں گزرانے کی ہدایت شرف ورود لائی۔ اسی طرح ایوان شاہی دہلی کے لئے مسٹر چغتائی کی قلمی تصاویر کے تیس قطعات خرید کئے جانے کی غرض سے مبلغ بارہ ہزار روپیہ کی منظوری بتاریخ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ عنایت ہوئی۔

قدر افزائی سید محمود صاحب اصفہانی۔

مولوی سید محمود صاحب اصفہانی مقیم مکان مولوی سید علی نقی صاحب (مرحوم آخر ۱۳۵۴ھ) کے نام آغاز ۱۳۴۸ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہوار تاحیات عنایت فرمائے گئے۔

قدر افزائی مسٹر دلورام صاحب کوثری۔

مسٹر دلورام صاحب کوثری ایک شگفتہ مزاج انسان اور ایک خوشگو شاعر ہیں۔ حیدرآباد میں ہم پر بھی عنایت کرتے اور اپنے کلام سے محظوظ فرماتے تھے۔ آغاز ۱۳۴۵ھ سے حضور پرنور نے کوثری صاحب کے نام تیس روپیہ کلدار ماہانہ جاری فرمادئے۔

قدر افزائی مولوی لقاء علی صاحب حیدری۔

مولوی لقاء علی صاحب حیدری کا وعظ نہایت دل نشین ہوا کرتا ہے اور وہ اپنے سامعین کے خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا کے خوش کرنے کے لئے کوئی بات زبان پر لاتے ہیں۔ ایسی باتوں میں اثر ہوتا ہے اور (ہم جانتے ہیں کہ) بہ نفس نفیس اثر پذیر ہو کر حضور پرنور نے بغیر کسی سفارش اور بغیر کسی درخواست کے مولوی صاحب کے نام آغاز سال سے تیس روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات جاری فرمادئے۔ خدا کرے اضافہ ہو۔

قدر افزائی حبیب علی بن احمد صاحب سجادہ۔

حبیب علی بن احمد صاحب سجادہ درگاہ شیخ ابی بکر بن سالم مرحوم کے نام غرہ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ جاری فرمائے گئے۔

قدر افزائی مولوی سید سبط حسن صاحب (مرحوم)

مسلمانان حیدرآباد کی درخواست پر مدرسۃ الواعظین لکھنو کے مہتمم شمس العلماء مولوی سید سبط حسن صاحب (مرحوم) وعظ فرمانے کی غرض سے بلدہ تشریف لائے تو حضور پرنور نے بنفس نفیس مولوی صاحب کا

وعظ سماعت فرماکر مولوی صاحب کے نام سو روپیہ کلدار ماہانہ بتاریخ ۸ ار ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ھ جاری فرمادئے؛ اور مولوی صاحب نے اس وظیفہ سے چند ماہ تمتع حاصل فرمایا۔

قدر افزائی فرزند مولوی عبدالقدیر صاحب۔

مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی کو سرکار آصفیہ سے پیش قرار ماہیانہ عنایت فرمایا جاتا ہے۔ مولوی صاحب کے فرزند مولوی عبدالہادی صاحب کے نام غرہ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۹ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہوار تا حیات کی منظوری اس شرط کے ساتھ بتاریخ ۸ ار شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۹ھ عطا فرمائی گئی کہ وہ پولیٹکل معاملات میں شریک نہ ہوں۔

سرپرستی تالیف و اشاعت

صلۂ تالیف منتخبات عربی۔

حضرت غفران مکان کی فیاضیوں کی شہرت ہم اپنے بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ عنوان بالا کے تحت سب سے قدیم اطلاع جو ہمیں بہم ہو سکی۔ اوائل ماہ جمادی الآخر ۱۳۱۹ھ کی ہے۔ اس زمانہ میں حضرت نے مولف کتاب منتخبات عربی کو دو سو روپیہ عطا فرمائے تھے۔

تاریخ دربار تاجپوشی دہلی۔

دربار تاجپوشی دہلی کی سرکاری تاریخ جو اُس زمانہ میں لکھی جا رہی تھی اُس کے واسطے دولت آصفیہ کے صحیح صحیح حالات دئیے جانے کی اجازت اور عندالاشاعت کتاب کے پچیس نسخے خرید کئے جانے کی ہدایت پیشگاہ حضرت غفران مکان سے سنہ ۱۳۲۰ھ میں صادر فرمائی گئی تھی۔ حضور پر نور کے عہد مبارک میں دربار دہلی سے متعلق حکومت ہند نے ایسی ہی ایک کتاب شایع کرنے کا قصد فرمایا تو اُس کے درجۂ اعلیٰ کے

پانچ نسخے اور درجۂ ادنیٰ کے دس نسخے سرکار عالی کی جانب سے خرید کئے جانے کی آمادگی سنہ ۱۳۳۱ھ میں ظاہر فرمائی گئی۔

سرپرستی مترجم صاحب خیابانِ فارس۔

ہندوستان کے حکمران ہو کر آنے سے بہت پہلے لارڈ کرزن نے ایران کا سفر اختیار کیا۔ اور سفر کے تاثرات کو کتابی صورت میں شایع کر دیا تھا۔ ایسی چیز مولوی ظفر علی خاں صاحب کی نظر سے گزرتی اور وہ خاموش رہتے؟ انھوں نے خیابانِ فارس کے نام سے لاٹ صاحب کی کتاب کا ترجمہ کیا! اور حق یہ ہے کہ بڑی محنت اور قابلیت سے کیا۔ خیابانِ فارس کی باطنی خوبیوں کی طرح ناشر نے کتاب کے ظاہری خد و خال کو نمایاں کرنے میں کچھ کم دقیقہ سنجی سے کام نہیں لیا تھا۔ دربارِ آصفی میں یہ کتاب پیش ہوئی تو اُس کے مترجم کو امداداً مبلغ دو ہزار سات سو روپیہ اواخر عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ میں عطا فرمائے گئے۔ یہ اتفاق کہ سنہ ۱۳۲۴ھ کے اسی مہینہ اور اسی تاریخ کو ولایت جانے کی پروانگی حضرت غفران مکان کی پیشگاہ سے عنایت ہوئی اور بطور الاونس خاص پچاس روپیہ ماہانہ مرحمت فرمائے گئے۔ اپنے اس خیال کی تکمیل ہم سمجھتے ہیں کہ مولوی صاحب اُس زمانہ میں نہ کر سکے۔ دارالترجمہ قائم ہونے پر حیدرآباد میں ہم ایک بار اور انھیں اور اُن کے فرزند مسٹر اختر علی صاحب کو مصروف عمل پاتے ہیں۔ لیکن بلدہ میں مولوی ظفر علی خان صاحب کا یہ قیام عارضی اور مختصر تھا۔

عطائے ماہیانہ بہ کتبخانہ نظام کالج۔

نظام کالج کے کتب خانہ کے لئے علاوہ اُن عطیات کے، جو اُس وقت تک سرکار آصفیہ سے سرفراز ہوتے رہے تھے، یا بعد کو رسمی طور پر منظور ہوئے۔ آئندہ کے واسطے دواماً پچاس روپیہ دیا جانا ۱۳۲۱ھ میں منظور فرمایا گیا۔

سرپرستی مولوی عبدالحلیم صاحب شرر۔

حضرت غفران مکان کے عہد میں مولوی عبدالحلیم صاحب شرر (مرحوم) اس سرکار ابد قرار کے متوسل تھے۔ انہی عہد میں ایک سے زیادہ مرتبہ اپنے وطن گئے اور آئے۔ اور ہر مرتبہ مراعات آصفی سے لذت گیر ہونے کا موقعہ حاصل کرتے رہے۔ اس عہد میں آخری مرتبہ عازم لکھنؤ ہوئے۔ تو حضرت کی پیشگاہ سے بطور رخصتانہ مبلغ تین ہزار روپیہ ماہ صیام ۱۳۲۱ھ میں عطا فرمائے گئے۔ حضور پرنور نے البتہ ایک سو روپیہ ماہوار رعایتی ماہ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ میں منظور فرما کر تادم مرگ فارغ البال فرما دیا۔ حضور کے سوانح حیات شوکت عثمانی کے نام سے قلمبند کرنے کی غرض سے شرر صاحب کو ماہ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ میں حیدرآباد طلب فرمایا گیا تھا۔ لیکن اسی سال یوم عید الضحیٰ کو تاریخ اسلام کی ترتیب کے خیال کو مقدم فرمایا گیا۔ اور لکھنؤ میں بٹھا کر شرر صاحب سے یہ کام لیا گیا۔ تکمیل کار تک جو مدت ہوئی تھی اُس کی بابت مقررہ شرح سے یکشت رقم و دیگر حساب بیباق کر دینے کی ہدایت وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں فرمائی گئی۔ مولوی صاحب کے بعد

حضور پرنور نے اُن کے پسماندگان کو بھی فکر معاش سے آزاد فرمادیا۔

عطیہ برائے بچے ازساکنین بغداد۔

بغداد سے کسی صاحب نے کوئی کتاب روانہ کرکے تین سال کے بعد مطالبہ کیا تو حضرت غفران مکان کے مکارم اخلاق نے ایسے منتقاضی کو بھی محروم نہ ہونے دیا۔ اور ۱۳۲۱ھ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ عنایت فرماکران کی تشفی فرمادی۔

سیاحت نامہ حضرت غفران مکان۔

حضرت غفران مکان کی سیاحت بمبئی کا روزنامچہ جو نواب افسرالملک بہادر نے بڑے سلیقہ سے اُسی زمانہ میں کسی سے تیار کرایا تھا۔ حضرت کی پیشگاہ سے اُس کے دو نسخے مدارالمہام بہادر کے دفتر میں رکھے جانے کی غرض سے ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۱ھ میں عنایت فرمائے گئے۔

سیاحت نامہ شہزادہ ویلس۔

انگریزی کتاب سیاحت نامہ شہزادہ ویلس کے چھ نسخے خرید کئے جانے کی ہدایت پیشگاہ حضرت غفران مکان سے ۱۳۲۳ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔

عزت افزائی سید محمد حسن صاحب بلگرامی۔

مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی اپنے اوقات فرصت کو اُس وقت تک تو مطالعہ اور تالیف پر صرف فرماتے رہتے تھے۔ جب تک آنکھیں سلامت تھیں۔ اِن کی ہر کتاب جو زیور طبع سے آراستہ ہوکر ہمارے پاس پہنچتی رہی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ

کتاب کے لکھنے والے نے ہر باب میں سلیقہ سے کام لیا ہے۔ رباعیاتِ انیس کے بعد انکی سب سے پہلی چیز جو ۱۳۲۴ھ میں ہماری نظر سے گذری تھی وہ دبدبۂ امیری کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب اب تو ناپید ہے لیکن جس زمانہ میں وقعتِ عام تھی ہر کہ و مہ اس کے دیکھنے کا آرزومند نظر آتا تھا۔ حضرت غفران مکان نے بھی دبدبۂ امیری (سوانح عمری امیر عبدالرحمٰن خاں مرحوم کے ترجمہ) کو سلخ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۴ھ کو اس اجازت سے مشرف فرمایا کہ وہ امیر صاحب کے پاس بھیج سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ نے کتاب فغان ایران بارگاہ اقدس میں گزرانی تو اس کو بخوشی قبول فرمایا گیا۔ تحت احکام خسروی مصدرہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ مولوی صاحب خدمت صدر محاسبی سرکار عالی کے وظیفہ مستحقہ پر سبکدوش فرمائے گئے۔ اسی زمانہ سے پائیگاہ نواب لطف الدولہ بہادر میں میر مجلسی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بلگرامیان حیدر آباد سید محمد حسن صاحب اور سید علی اصغر صاحب کے قلم میں بیان کی صفائی کے ساتھ ایک خاص نزاکت ہے

عزت افزائی لالہ سری رام صاحب دہلوی۔

لالہ سری رام صاحب دہلوی جس زمانہ میں اپنا تذکرہ ہزار داستان (خمخانہ جاوید) لاہور میں بیٹھکر مرتب کر رہے تھے ہم بھی لاہور میں تھے اور ان کے اخلاق پسندیدہ سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ اسی زمانہ کا یہ ذکر ہے کہ حضرت احسن مارہروی اپنے وطن سے لالہ صاحب کی قلمی معاونت کی غرض سے لاہور تشریف لائے تھے۔ اس کتاب کی

پہلی جلد ختم ہوئی تو لالہ صاحب نے اس کو حضرت غفران مکاں کی پیشگاہ میں بطور نذر عقیدت گذرانا۔ اور حضرت نے ۱۳۲۵ھ میں اپنے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضور پرنور کی بارگاہ اقدس سے خزانۂ جاوید کے سو نسخے منجانب سرکار عالی خرید کیے جانے کی منظوری ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۰ھ میں صادر فرمائی گئی۔

معلومات مذہب سکھان۔

مذہب سکھ کے متعلق مسٹر میکالیف کے چند نسخے خرید کیے جانے کی ہدایت ۱۳۲۵ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکاں سے صادر فرمائی گئی تھی۔

امداد مؤلف سفرنامہ حرمین شریفین۔

حضرت غفران مکاں کی پیشگاہ سے سفرنامہ حرمین شریفین اور طب اسلامی کے سو نسخے خرید کر کے تقسیم کرنے کی منظوری آغاز عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۲۶ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اور مؤلف کو مبلغ ایک سو اٹھارہ روپیہ بارہ آنے کلدار مرحمت فرمائے گئے۔ قسمت!

اعتراف کتاب اضطراب ہند۔

مسٹر محمد علی بی اے (آکسن) مرحوم نے ایک زمانہ میں اضطراب ہند کے نام سے انگریزی میں ایک رسالہ لکھا تھا۔ عندالاشاعت اس کا ایک نسخہ حضرت غفران مکاں کی سرکار میں بھی روانہ کیا تو ۱۳۲۶ھ میں شکریہ کے ساتھ اس کے اعتراف کی ہدایت فرمائی گئی۔

خرید کتب نقاشی و سنگ تراشی۔

صنعت نقاشی و سنگ تراشی کے متعلق مسٹر ہاول کی مصنفہ کتب کے

تین نسخے خرید کر ایک پیشی میں گزراننے کی ہدایت ۱۳۲۶ھ میں عز ورود لائی۔ باقی دو نسخوں میں سے ایک کتبخانہ آصفیہ کو اور دوسرا کتبخانہ نظام کالج کو عطا فرمایا گیا۔

قدر افزائی نواب عزیز جنگ (مرحوم)

شمس العلماء نواب عزیز جنگ (مرحوم) حیدرآباد میں اپنی تصنیف و تالیف کے مشاغل کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتے تھے۔ جب کبھی کسی خاص فن میں کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوی مرحوم نے اس ضرورت کو پورا کیا۔ بہ لحاظ ضرورت رسائل بھی جاری فرمائے ۱۳۲۶ھ میں مرمہ دیباچہ کے ساتھ کتاب غرائب الجمل کو حضرت غفران مکان کے نام نامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کی تھی۔ اس کے بعد آصف اللغات کی نوبت آئی تو حضرت نے پانچسو روپیہ فی جلد انعام انھیں شروط سے ۱۳۲۷ھ میں منظور فرمایا تھا جن شروط سے حکومت ہند نے نواب صاحب کو انعام دینے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ البتہ پچاس کے عوض پچیس نسخے ہی سرکار عالی کے لئے حاصل کیا جانا اس بارگاہ عالی میں مناسب تصور فرمایا گیا تھا حضور پرنور نے اپنے عہد میں تدریجی اضافوں کے ذریعہ انعام کی رقم کو المضاعف فرمادیا۔ لیکن حضور پرنور کی معارف نوازی کے لئے اسقدر صلہ کیا کافی ہو سکتا تھا۔ حضور نے نواب عزیز جنگ کی تصانیف کثیرہ کی قدردانی کے طور پر مبلغ ڈھائی سو روپیہ ماہانہ وظیفہ مادام الحیات ۱۳۳۴ھ میں مقرر فرمایا۔ نواب صاحب کے فرزندان نواب غازی الدین خاں

غازی یار جنگ بہادر اور مولوی محی الدین احمد صاحب نے توجہات شاہانہ کے تحت سرکار عالی کے وظیفہ پر تعلیم پائی تھی۔ مولوی علی الدین احمد صاحب کی نوبت آئی تو بھی عمل ہوا۔ اس لحاظ سے اُن کے فرزند اصغر مولوی رکن الدین احمد صاحب کے نام وظیفہ اکیس سال سن تک کے لئے جاری فرما دیا۔ نواب عزیز جنگ مرحوم کے یہ چار فرزند مرحوم کی کتاب حیات کے چار زرین اوراق تعلیم یافتہ، صالح، اور حضور پرنور کے سایہ عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

خریدی کتب سیکلو پیڈیا آف انڈیا ومسند مرشد آباد۔

کتاب سائیکلو پیڈیا آف انڈیا کے بارہ سٹ اور کتاب مسند مرشد آباد کا ایک نسخہ خرید کئے جانے کی منظوری ۱۳۲۶ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔

عزت افزائی مسٹر مباک گنگا دھر ہانشور۔

مسٹر مبک گنگا دھر ہانشور کی مرہٹی کتاب کو نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت حضرت غفران مکان نے ۱۳۲۶ھ میں عطا فرمائی تھی۔

قدر افزائی مسٹر ہارس صاحب۔

مسٹر ہارس کی مصنفہ کتاب (؟) کو بخوشی قبول کئے جانے کی ہدایت اوائل ماہ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ میں شرف ورود لائی تھی۔

معاوضہ کار تالیف مسٹر سبھاراؤ صاحب۔

نواب سر سالار جنگ اعظم مرحوم کی انگریزی سوانح عمری کا مسودہ مسٹر سبھاراؤ نے پیش کیا تو حسب منظوری حضرت غفران مکان سالار جنگ

اسٹیٹ سے اُن کو بتاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ معاوضہ کا رعطا فرمایا گیا۔ یہ مسودہ اب کہاں ہے۔ ہم کو علم نہیں۔ اوراب ہم نواب مختار الملک مرحوم کو فقط نواب عماد الملک مرحوم کی لکھی ہوئی انگریزی سوانحعمری اور اُس کے ترجمہ کے ذریعہ یاد رکھ سکتے ہیں۔

خرید کتب خانہ حکیم محب حسین صاحب۔

کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی کے لئے حکیم محبّ حسین صاحب کا کتب خانہ حاصل کر لینے کی ہدایت کے ساتھ اُس کے معاوضہ میں مرحوم کے ورثاء کے نام جملہ تین سو روپیہ ماہانہ بطور منصب ۱۳۲۷ھ میں عطا فرمائے گئے۔ مرحوم کے قرضہ کی ادائی کی غرض سے مبلغ بارہ ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوئے۔

اعتراف تالیفات شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی۔

شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی کی تحریر و تقریر کا انداز ہمیشہ سے خاص رہا ہے۔ وہ ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کے شیدائی رہے اور اسی کام میں اپنی تحریر و تقریر کو محدود رکھا۔ اُن کے مؤلفہ رسائل بارگاہ پیشگاہ حضرت غفران مکان میں گزرانے گئے تو مصنف کو اس عمل کی اطلاع کئے جانے کی ہدایت ۱۳۲۷ھ میں صادر ہوئی۔

طباعت احکام حضرت غفران مکان۔

عہدہ داران کی ہدایت اور جمہور کی بصیرت کی غرض سے حضرت غفران مکان کے اُن سب احکام کو طبع کئے جانے کی اجازت اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ میں صادر فرمائی گئی۔ جو عام اُصولی

اُمور سے متعلق ہوں۔ یا جن سے عام اصُول منتج ہوتے ہوں۔

امداد امپیریل پبلشنگ کمپنی لاہور۔

امپیریل پبلشنگ کمپنی لاہور نے حیدرآباد پر ایک کتاب طبع کرنے کا قصد کیا تو اُس کی درخواست کے مطابق ایک شاہی تصویر دیئے جانیکی ہدایت ۱۳۲۹ھ میں، اور کورٹ آف آرمس درج کرنے کی اجازت ۱۳۳۱ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اسی طرح کمپنی مذکور نے "ہندوستان اور جنگ عظیم" پر ایک کتاب تلسند کی تو حیدرآباد کی جنگی امداد کے متعلق مسٹر گلاسی نے جو حالات مرتب کئے تھے۔ کتاب میں درج کرنیکی غرض سے اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۸ھ میں اُن کی نقل عنایت ہوئی۔

امداد مطبوعات اخبار ٹائمس آف انڈیا۔

دربار دہلی کے متعلق اخبار ٹائمس آف انڈیا بمبئی کے مالکان نے دو کتابوں کے شایع کرنے کا اعلان کیا تو ۱۳۲۹ھ میں اُن کو شاہی تصویر عنایت ہوئی۔ اور ہر دو کتابوں کے تیس نسخے خرید کئے جانے کی ہدایت فرمائی گئی۔

قدر افزائی مولوی سید احمد صاحب دہلوی۔

مولوی سیّد احمدؐ صاحب دہلوی (مرحوم) سرکار ابد قرار آصفیہ کے قدیم متوسل اور منصبدار تھے۔ حضرت غفران مکان کے دربار گہربار سے ۱۳۲۰ھ میں مولوی صاحب کو مبلغ تین ہزار روپیہ اور مالک اخبار نظام الملک مرادآباد کو مبلغ دو ہزار روپیہ بطور تواضع عنایت فرمائے گئے تھے۔ حضور پر نور کے آغاز عہد میں قدیمانہ تعلق کے وسیلہ سے

سلخ ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۹ھ کو علمی نذر کے نام سے مولوی صاحب نے اپنی ایک چیز پیش کی تو اس کو شرف قبول عطا فرمایا گیا۔ کتاب نذر آصف پیش ہوئی تو مولوی صاحب کو ماہ شوال المکرم ۱۳۳۴ھ میں مبلغ پانچسو روپیہ کلدار عنایت فرمائے گئے۔ اور اس کتاب کے چند نسخے خریدے جانیکا حکم ہوا۔ اسی طرح فرہنگ آصفیہ، خلاصہ فرہنگ، اور لغات النساء کی وقتاً فوقتاً رقوم دیکر خرید کرنے کی ہدایت شرف صدور لائی۔ فرہنگ آصفیہ تازہ اشاعت کے واسطے عطا فرماتے ہوئے اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ میں خطابات شاہی کی صراحت اس طرح فرمائی گئی تھی۔

لفٹننٹ جنرل ہزاگزالٹیڈ ہائینس رستم دوراں ارسطوئے زماں سپہ سالار آصفجاہ مظفرالملک والممالک نظام الملک نظام الدولہ نواب سر میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ جی، سی، ایس، آئی، جی، بی، ای، والی ریاست حیدرآباد دکن۔

اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ان خطابات پر یار وفادار یا حلیف وفاشعار دولت برطانیہ فتح جنگ کے بعد اضافہ فرمایا گیا اب تک اور اضافے بھی ان خطابات میں ہوئے ہیں۔ اوائل ماہ رجب المرجب سال مذکور میں مولوی سید احمد صاحب کے فرزند مسٹر سعید احمد عرف دربار احمد کے نام پچاس روپیہ سابقہ منصب کے علاوہ تیس روپیہ ماہانہ خرچ سواری کے نام سے جاری فرمائے گئے۔ اور مدت مقررہ میں بکرات ومرات توسیع عطا فرمائی جاتی رہی۔ آخری چار سالہ توسیع بتاریخ ۱۰ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ عطا فرمائی گئی تھی۔

ایصال ثواب حضرت غفرانمکاں۔

حضرت غفران مکان کے ایصال ثواب کے واسطے حمائل شریف کی دو سو جلدیں تقسیم کرنے کی ہدایت بروز عید الضحیٰ ۱۳۲۹ھ عطا فرمائی گئی۔

سرپرستی مولوی عبدالخالق صاحب احسن۔

مولوی عبدالخالق صاحب احسن مدرس نارمل اسکول کو اواخر عشرہ ثانی ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۲۹ھ میں اجازت عطا فرمائی گئی۔ کہ وہ کاروتیشن کے متعلق مرقع اپنی خواہش کے مطابق تیار کر کے پیش کریں کتاب کے ساتھ یہ مرقع بارگاہ اقدس میں پیش ہوا تو بتاریخ ۲۴ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۰ھ مصنف کے نام پچاس روپیہ جاری فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کے چار نسخے بذریعہ پرائیوٹ سکرٹری رزیڈنٹ صاحب کے پاس بھجائے جائیں تاکہ وہ جہاں جہاں بھجانا چاہیں بھیجدیں۔

امداد تراجم انگریزی کلام پاک۔

نواب عماد الملک (مرحوم) کلام مجید کے انگریزی ترجمہ کے کام میں ایک مدت سے منہمک اور تکمیل کار کے لئے مشوش تھے۔ اس کام کے لئے حضور پر نور کی بارگاہ سے ایک مددگار پر دو سو روپیہ ماہانہ تک صرف کرنے کی اجازت بتاریخ ۹ جمادی الآخر ۱۳۳۱ھ عطا فرمائی گئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس عطیہ سے استفادہ کا دوران چار سال سے زیادہ نہیں رہا۔ کام اب بھی ناتمام ہے قرآن شریف کا بامحاورہ اور صحیح ترجمہ کرنے کی غرض سے مولوی مارماڈیوک پکتھال مرحوم سابق صدر مدرس چادرگھاٹ ہائی اسکول کو سالم

ماہوار پیرہ وسال کی رخصت اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔ انھوں نے مصر میں بیٹھکر اپنے اس کام کو ختم کیا اور اب اُن کا انگریزی ترجمہ دنیا کے سامنے ہے۔ پکتھال صاحب نے ۲۷ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ کو انتقال فرمایا۔

خرید کتب اینڈرسن آف انڈین آرٹ۔

اینڈرسن آف انڈین آرٹ کے دو نسخے خرید کر ایک کتبخانہ آصفیہ کو اور دوسرا کتب خانہ نظام کالج کو ۱۳۳۰ھ میں عطا فرمایا گیا۔

تاریخ دکن مؤلفہ حضرت جلیل و اختر۔

حضرت غفران مکان کے جشن جوبلی کی یادگار میں جشن کمیٹی کی ایماء سے مولوی لطیف احمد صاحب اختر مینائی (موجودہ نواب اختر یار جنگ بہادر) اور حافظ جلیل حسن صاحب جلیل (موجودہ نواب فصاحت جنگ بہادر) نے دو جلدوں میں تاریخ دکن قلمبند فرمائی تھی ۱۳۳۱ھ میں حضور پرنور نے اپنے مدارالمہام نواب سالار جنگ بہادر کو یہ کتابیں عنایت فرماکر ارشاد فرمایا کہ

"اس کتاب کی زبان و بیان وغیرہ کی نظرثانی مولوی محمد حید صاحب (علی حیدر صاحب طباطبائی) پروفیسر نظام کالج سے کرا کے پھر وہ ملاحظہ میں گزرانی جائے"

نواب حیدر یار جنگ (مرحوم) کی صحت کردہ کتابیں بتاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ عنایت ہوئیں۔ اور اس مرتبہ یہ کام مولوی عبداللہ العمادی صاحب رکن دارالترجمہ کے سپرد فرمایا گیا۔ مولوی صاحب نے کام ختم کرلیا تو اشاعت کے باب میں مشاورت کی غرض سے

مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی، مفتی محمد احمد صاحب (مرحوم) حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری (مرحوم) اور خود عمادی صاحب کی ایک کمیٹی اول عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ میں مقرر فرمائی گئی یہ کتاب جس کے اصل مصنف جناب جلیل وحضرت اختر مینائی ہیں اور مصحح مولوی عمادی صاحب کو تصنیف و تصحیح کا صلہ دئے جانے کے باب میں رائے طلب فرمائی گئی۔ اور اس کی پانچ سو جلدیں بصرفہ ایک ہزار ایک سو چوہتر روپیہ پندرہ آنہ نو پائی طبع و شائع کرنیکی منظوری بتاریخ ۲، محرم الحرام ۱۳۴۶ھ عطا فرمائی گئی۔ تاریخ دکن کی جلد اول کی طرح جلد ثانی کو بھی ویسے ہی کاغذ پر طبع کرانے کی اجازت عطا فرمائی گئی تھی۔ یہ کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔

خرید کتاب تاریخ کنٹنجنٹ حیدرآباد۔

حیدرآباد کنٹنجنٹ کے تاریخی حالات کی کتاب مصنفہ کرنل ایٹ کے تین نسخے خرید کئے جانے کی ہدایت ۱۳۳۱ھ میں صادر فرمائی گئی۔

خرید کتاب انڈین ایر بک۔

انڈین ایر بک کے چوبیس نسخے خرید کرنے کی منظوری ۱۳۳۱ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

خرید کتاب تاریخ دربار دہلی۔

دربار دہلی کے متعلق سید ظہور الحسن صاحب نے جو کتاب لکھی تھی اس کے پچاس نسخے خرید کئے جانے کو ۱۳۳۱ھ میں پسند فرمایا گیا۔

عطا ماہوار بہ مولوی عبدالجبار خان صاحب۔

مولوی عبدالجبار خان صاحب کے نام اُن کی ماہوار جاریہ کے علاوہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ تاحیات جاری کرنے کی منظوری ماہ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ میں شرف صدور لائی۔ حکم ہوا کہ

"اُن کی تصنیف شمائل الرسول جلد اول کے سو نسخے خرید کئے جائیں"

مولوی صاحب (مرحوم) کی کتاب معجزات نبی الوریٰ کے نسخے اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۰ھ میں خرید فرمائے گئے۔

قدرافزائی مؤلف رسالہ بحر الحکمت۔

مولوی میر اصغر علی صاحب کے مؤلفہ رسالہ بحر الحکمت کو بخوشی قبول فرما کر حضرت شہزادہ ولیعہد بہادر والاشان سلمہ اللہ الرحمٰن کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت غرہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۱ھ کو عطا فرمائی گئی۔ ایک ہفتہ کے اندر مؤلف صاحب کے نام تاحیات پچیس روپیہ ماہانہ جاری ہوئے۔ میر صاحب کی دوسری دو نذروں کو ہر دو شہزادگان والاشان کے لئے اس کے بعد شرف قبول عطا فرمایا۔

عزت افزائی مولوی عبدالرزاق صاحب کانپوری۔

مولوی عبدالرزاق صاحب کانپوری نے بھوپال سے اپنی کتابوں کے دو نسخے (؟) بارگاہ اقدس میں گزرانے تو اُن کے صلہ میں مولوی صاحب کو مبلغ ایک ہزار روپیہ کا انعام اوائل عشرہ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ میں عطا فرمایا گیا۔ مولوی صاحب اپنی تصنیف و تالیف کے باعث ملک میں عام شہرت رکھتے ہیں۔

تقسیم کتب فرستادہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار (آنجہانی) کے مکتوب کے ساتھ بارگاہ خسروی میں کتابیں (۹) بھی وصول ہوئیں۔ تو اواخر ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ میں موزونیت کے لحاظ سے اُن کو مختلف مدارس میں تقسیم کئے جانے کی غرض سے عطا فرمایا گیا۔

شرف قبول شاہنامہ فردوسی طوسی۔

آموزندۂ شیر، مرد ایرانی کے گزرانیدہ نسخہ شاہنامہ فردوسی طوسی کو حضور پرنور نے غرۂ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ کو شرف قبول عطا فرمایا تھا۔ اسی کتاب کا ایک قدیم نسخہ ناظم آثار قدیمہ نے بارگاہ خسروی میں گزرانا تو اندرون عشرۂ اول ماہ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ قبول فرمالیا گیا۔

عطاء صلہ بہ مولوی عبد الجبار صاحب صوفی۔

مولوی عبد الجبار صاحب صوفی مصنف تاریخ دکن کو صلہ دینے اور اس تاریخ کی تکمیل کرانے کی نسبت مدار المہام وقت و معین المہام صاحب فینانس کی رائے کو مناسب تصور فرما کر اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ میں ارشاد عالی ہوا کہ

"حسب مصنف کے ساتھ سلوک کیا جائے"

سرپرستی مؤلف ارمغان عثمان شاہی۔

مولوی احمد حسین خاں صاحب ملازم معتمدی عدالت کی مؤلفہ کتاب ارمغان عثمان شاہی کو اسم اقدس شہریاری سے معنون کرنے کی

اجازت بتاریخ ۹ ہر ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ عطا فرمائی گئی۔ اور اس کتاب کے پچیس نسخے خرید کئے جانے کی منظوری وسط ماہ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ میں عز ورود لائی۔

خرید کتاب رؤسائے ہند مؤلفہ مسٹر ویلو۔

مسٹر ڈبلیو ویلو کی کتاب رؤسائے ہند کا ایک سٹ خرید کئے جانے کی منظوری وسط ماہ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ میں عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

"چھ سٹ میرے لئے بھجوا دئے جائیں۔"

بتاریخ ۲۹ ہر صفر المظفر ۱۳۴۲ھ مسٹر ویلو کی کتاب رولنگ چیفس، نوبلس، اینڈ زمینداراس آف انڈیا کے درجہ اول کے پانچ اور درجہ دوم کے دس نسخے خرید کئے جانے کا ارشاد ہوا۔

کتاب گزرانیدہ مرزا محمود احمد صاحب۔

مرزا محمود احمد صاحب کی گذرانیدہ کتاب (؟) کو بخوشی قبول فرمائے جانے کا اظہار آخر عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ پر فرمایا گیا۔

کتب خانہ حاجی حبیب اللہ صاحب۔

حاجی حبیب اللہ صاحب کے کتب خانہ مالیتی دس ہزار روپیہ کی نسبت غرہ ماہ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ کو ارشاد فرمایا گیا کہ

"اگر سرکار میں گزرانديں تو اس کے صلہ میں انکی ماہوار (سو روپیہ کے عوض) سوا سو روپیہ تا حیات مقرر ہوگی۔ تاکہ وہ متبرک مقامات میں جاکر سکونت اختیار کریں

اُن کے بعد اُن کی ماہوار میں سے (بعد وضع سو روپیہ) پچیس روپیہ خاص طور پر اُن کی زوجہ کے نام تاحیات بحال رکھی جائے گی۔

نوٹ:- جس وقت اس کتب خانہ کی کتابیں وصول ہوں، یہ کتب خانہ بھی زیر نگرانی محمد انوار اللہ خاں بہادر کتب خانہ آصفیہ میں ضم کر دیا جائے تاکہ حفاظت سے رکھنے میں آسکے۔"

سرپرستی کتاب ماڈرن حیدرآباد۔

مس ہارکنس کی مصنفہ کتاب ماڈرن حیدرآباد کے پیش ہونے پر مبلغ پانچ سو روپیہ اُن کو آغاز عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ میں عطا فرمائے گئے۔ کتاب کے پانچ سو نسخے پانچ سو روپیہ کلدار میں اور کتاب کا حق تالیف پانچ سو روپیہ کلدار میں خریدنے کی منظوری تقریباً چالیس روز بعد عنایت ہوئی۔

قدر افزائی سردار عبدالقادر خاں افندی۔

سردار عبدالقادر خاں افندی خلف اکبر سردار ایوب خاں مرحوم ابن امیر شیر علیخاں مرحوم والیٔ کابل کے نام تاحیات پانچ سو روپیہ کلدار ماہوار خاص تاحیات وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ میں اس غرض سے منظور فرمائی گئی کہ بلحاظ افتاد طبیعت وہ اپنے آپ کو علمی مشاغل میں مشغول و مصروف رکھیں گے۔ کہتے ہیں کہ سردار صاحب نے اپنے والد ماجد کی سوانح عمری قلمبند کی ہے۔

خریدکتاب آل ابوٹ دی وار۔

کتاب آل ابوٹ دی وار کے چھ نسخے خرید کر پیشی مبارک میں

گزراننے کی ہدایت آخر عشرۂ اول ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۳ھ پر عزور ودلائی۔

امداد صاحبزادہ مظہر علی مرزا صاحب۔

صاحبزادہ مظہر علی مرزا صاحب کو اُن کے علمی خدمات کے صلہ میں امداداً دو سال کے لئے مبلغ دو ہزار سات سو روپیہ کلدار سالانہ اواخر عشرۂ اول ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ میں عنایت فرمائے گئے۔

قدر افزائی کرنل بھولا ناتھ صاحب۔

لفٹننٹ کرنل بھولا ناتھ آئی ایم ایس کی مصنفہ کتاب علم و عمل طب کی ایک سو ترپن جلدیں بقیمت آٹھ سو اکتالیس روپیہ آٹھ آنہ خرید کئے جانے کی منظوری اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ میں عطا فرمائی گئی۔

عطائے انعام بہ کتاب اسمائِ نفیسہ۔

کتاب اسمائِ نفیسہ مصنفہ م ن بنت شفقت علیخاں صاحب شاہجہاں پوری کی فرزندان شہریاری کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت عطا ہوئی۔ اور مصنفہ کو مبلغ دو سو روپیہ کلدار بطور انعام اوائل ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ عنایت ہوئے۔

عزت افزائی مولوی حبیب احمد صاحب۔

مولوی حبیب احمد صاحب کی چار کتابوں (؟) کو نام مبارک خسروی سے معنون کرنے کی اجازت اور اُن کی طباعت کی غرض سے پانچ سو روپیہ کی منظوری آخر عشرۂ اول ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ میں عزور ودلائی خود مصنف کے نام بطور خاص غرہ رجب المرجب سے پچاس روپیہ ماہانہ تاحیات جاری فرمائے گئے۔ طباعت کی رقم ناکافی ہونے کے باعث

مزید سات سو روپیہ بعد کو عنایت ہوئے۔ حکم ہوا کہ

"صرف دو سو نسخے سرکار میں داخل ہوں اور تین سو نسخے انھیں کو دیدئے جائیں"

اگر حبیب احمد صاحب کے نام میں برزنجی بھی شریک ہے تو انہی

ایک کتاب اعظم الاخلاق کو شہزادۂ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے

نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام

۱۳۳۹ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔ اضافہ برزنجی صاحب کو کب سرفراز

فرمایا گیا تھا راقم کو علم نہیں۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ مولوی صاحب عازم

حرمین شریفین ہوئے تو عشرۂ ثالث ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۸ھ میں ماہوار

سوا سو روپیہ کلدار فرما دی گئی۔ اسی زمانہ میں مولوی سید ابراہیم صاحب

مقیم سکندرآباد کے نام تیس روپیہ ماہانہ تاحیات جاری فرمائے گئے تھے۔

خرید کتاب ٹریٹیز ان انڈیا۔

مسٹر شپرڈ کی کتاب ٹریٹیز ان انڈیا کا درجہ اول کا ایک نسخہ

خرید کئے جانے کو حضور پرنور نے ۱۳۳۴ھ میں پسند فرمایا۔

صلۂ تصنیف مولوی فرید احمد صاحب عباسی۔

مولوی فرید احمد صاحب عباسی (امروہوی) کو کتابوں کی تصنیف

کے صلہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ کلدار اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۴ھ میں

عطا فرمائے گئے۔

انعام مؤلف کتاب کابوس المعترض القاموس۔

مولوی محمد عبدالرزاق صاحب کی کتاب کابوس المعترض القاموس

نظر انور سے گذری تو اس کے مصنف کو یکمشت مبلغ ایک سو پچیس روپیہ

انعام اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں عطا فرمایا گیا۔

وظیفہ مولوی عبدالغفور صاحب مترجم۔

مولوی عبدالغفور صاحب مشہور سابق مترجم سررشتہ علوم و فنون کو تاریخ درخواست سے پچھتر روپیہ ماہانہ وظیفہ مادام الحیات وسط ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ میں عطا فرمایا گیا۔

قیام دارالترجمہ سرکار عالی۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے متعلق شعبۂ تالیف و ترجمہ قائم کرنے کی اجازت بتاریخ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ عنایت فرمائی گئی۔ ابتداءً کار میں امتحاناً ایک سال کے لئے مترجمین کا تقرر پسند خاطر اقدس ہوا۔ اور نظارت ادبی و مذہبی کی ضرورت کو حضور پر نور نے بہ نفسِ نفیس محسوس فرمایا مترجمین اور اُن کے مددگاروں کی تنخواہ و گریڈ کی منظوری حسب تصفیہ مجلس اعلیٰ جامعہ عثمانیہ اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ میں مرحمت ہوئی۔ اسی طرح اس ضروری ادارہ کو دس سال تک قائم رکھنے کی ہدایت چند روز بعد صادر فرمائی گئی۔ اسی موقعہ پر اس کے ملازمین کو مستقل ملازمین کے حقوق عنایت ہوئے۔ طبی کتابوں کے ترجمہ کی غرض سے ایک شعبہ قائم کرنے کا حکم وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں شرف صدور لایا۔ دارالترجمہ اور اس کا یہ شعبہ بتوجہات شاہانہ اب بھی اپنے کام میں مشغول ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب، مولوی عنایت اللہ صاحب، اور مولوی الیاس برنی صاحب ناظم، اور نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز، مولوی صفی الدین صاحب، مولوی

عبداللہ عمادی صاحب اور مولوی مسعود علی صاحب محوی جیسے جامع الصفات ارکان دارالترجمہ کو ملک بہت عرصہ تک یاد رکھے گا۔

خرید کتب برکات عثمانیہ۔

سید عبدالرزاق صاحب کی مولفہ کتاب برکات عثمانیہ کے دو سو نسخے سرکاری دواخانجات کے لئے خرید کرنے کی منظوری اواخر ماہ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قدر افزائی مولوی محب الحق صاحب بانکی پوری۔

مولوی محب الحق صاحب بانکی پوری کے نام آغاز ۱۳۳۶ھ سے تاحیات ایکسو پچیس روپیہ ماہانہ جاری کرنے کی منظوری اوائل عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر میں عطا فرمائی گئی۔ اور بمد صلہ تصنیف مبلغ پانچ سو روپیہ عنایت ہوئے۔ تنخواہ میں پچاس روپیہ کا اضافہ بعد کو ہوا، اور پھر یہ پونے دو سو روپیہ سکہ عثمانیہ سکہ کلدار میں تبدیل فرمادئے گئے۔ مولوی صاحب کی کتاب منہاج الحق کو شہزادہ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت اور مصنف کے نام مذکورہ پچاس روپیہ جاری کرنے کی ہدایت سال ماسبق کے اواخر میں عز ورود دلائی تھی۔

وظیفہ شاہ ابراہیم صاحب عفو۔

مولوی سید شاہ ابراہیم صاحب عفو (مرحوم) کی تصنیفات کے صلہ میں آغاز ۱۳۳۶ھ سے پچاس روپیہ ماہانہ مادام الحیات کی منظوری عطا فرمائی گئی۔ مولوی صاحب بڑے دوست پرست بزرگ تھے۔

طباعت کتاب سیرۃ الملوک۔

مولوی محمد عبد الباقی صاحب کی کتاب سیرۃ الملوک کے طبع کرنے کے اخراجات مبلغ پانچ سو روپیہ سلخ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ کو عنایت فرمائے گئے۔ اور حکم ہوا کہ مولف کی دوسری کتابیں بلحاظ ضرورت سررشتہ تعلیمات میں خرید کیجا سکتی ہیں۔

صلہ کتاب اصلاحات العلوم۔

حکیم تفضل حسین خان صاحب مصنف کتاب اصلاحات العلوم کو بتاریخ ۱۴ ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ اجازت عطا فرمائی گئی کہ وہ کتاب مذکور کو شہزادہ والا شان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی عزت حاصل کریں۔ مصنف کو مبلغ پانچسو روپیہ صلہ انجمن ترقی اردو کی گنجایش سے عنایت فرمائے گئے۔

ترجمہ کلام پاک در السنۂ ہند۔

حکیم میر محمد یعقوب خان صاحب نے کلام مجید کا مرہٹی ترجمہ شایع کرنے کا قصد کیا تو اواخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۶ھ میں اُن کو مبلغ تین ہزار سات سو روپیہ کلدار عطا فرمائے گئے، اور ارشاد ہوا کہ

> اُن سے کلام مجید کے مرہٹی ترجمہ کے چار سو اہتر نسخے طلب کر کے مرہٹواڑی کے اضلاع کے ہر ہر مدرسہ و مسجد میں ایک ایک نسخہ تقسیم کیا جائے جملہ نسخے اگر اسی سال میں خریدنے کی گنجایش نہ ہو تو حسب گنجایش موازنہ دو سال میں خرید کئے جائیں۔ چار سو نسخوں کی قیمت سررشتہ تعلیمات سے اور

انہتر نسخوں کی قیمت سررشتہ امور مذہبی کی گنجایش سے ادا کیجائے۔"

حکیم صاحب کے نام خاص طور پر اگلے مہینے سے پچاس روپیہ ماہوار آمحیات جاری فرمائے گئے۔ تکمیل کار کی غرض سے مبلغ دو ہزار روپیہ اواخر عشرۂ ثانی ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۲ھ میں عنایت ہوئے۔ اسی طرح پنجاب کے اخبار نور کے ایڈیٹر محمد یوسف صاحب کو کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ نسخے ایکہزار نسخے طبع کرنے کی غرض سے مبلغ چار ہزار سات سو روپیہ کلدار کی منظوری سلخ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ کو صادر فرمائی گئی۔ آخر الذکر موقعہ کارروائی کے سرسبز ہونے میں سردار بلدیو سنگھ صاحب نے جو سعی فرمائی ہے خداوند کریم اُن کو اس کا اجر دے۔

وظیفہ سیّد ہاشمی صاحب صوفی۔

سیّد ہاشمی صاحب صوفی کے مصنفہ رسالوں (۹) کا ایک مجموعہ حضور پر نور نے قبول فرما کر ماہ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ سے خاص طور پر پچاس روپیہ ماہانہ مادام الحیات جاری فرمائے۔

اجازت تسمیہ بہ اُمت الفاطمہ بیگم صاحبہ۔

اُمت الفاطمہ بیگم صاحبہ نے مسٹر گلاسنی کے ذریعہ فن تعمیر پر ایک عربی کتاب کا ترجمہ پیش کر کے اس کو شہزادۂ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی سے معنون کرنے کی اُستدعا کی تو غرۂ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ میں شرف قبول بخشا گیا۔

وظیفہ مولوی محمد حسین صاحب اغلب موہانی۔

نواب عماد الملک مرحوم کی سفارش پر مولوی سیّد محمد حسین صاحب

اغلب موہانی (مرحوم) کی تصانیف کے صلہ میں اُن کے نام تاحیات پچاس روپیہ کلدار ماہانہ وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۶ھ میں جاری فرمائے گئے تھے۔

وظیفہ مولوی عبدالعزیز صاحب مہاجر۔

مولوی عبدالعزیز صاحب مہاجر وظیفہ یاب منتظم صدر محاسبی سرکارِ عالی نے اپنی چند تالیفات کو بارگاہ خسروی میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی تو آغاز ۱۳۳۷ھ سے پچاس روپیہ ماہانہ تاحیات ایصال کیئے جانے کی منظوری ۱۳۳۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

صلہ تالیف فتاوی عثمانی۔

مولوی مظہر الحق صاحب انصاری کی کتاب فتاوی عثمانی کو اسم مبارک خسرو ملی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ اور یدفعات مبلغ پندرہ سو روپیہ مصارف طباعت کی بابت آغاز عشرۂ ثالث ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ میں شرف صدور لائی۔ حکم ہوا کہ اِن سے ڈھائی سو جلدیں کتاب مذکور کی حاصل کر کے عدالتوں میں تقسیم کیجائیں۔

دستور العمل کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی۔

دستور العمل کتبخانہ آصفیہ سرکار عالی مرتبہ نواب عماد الملک مرحوم کو مع گشتی معتمدی عدالت و امور عامہ اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۶ھ میں منظور فرماکر ارشاد فرمایا کہ

"میرے حکم ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کے موافق یہ سرکاری کتب خانہ صدر الصدور

(نواب صدر یار جنگ) کی نگرانی میں رہے، اور موجودہ کتب کی ایک مکمل فہرست (مع صراحت) تیار کرکے میرے ملاحظہ میں گزرانی جائے۔"

اس سے قبل کتب خانہ آصفیہ نواب عماد الملک مرحوم کی نگرانی میں تھا۔ اور انھیں کی تحریک پر یہ انتظام عمل میں آیا تھا۔ دستور العمل حالیہ کو برقرار رکھنے اور اس میں تغیر و تبدل نہ کرنے کی ہدایت آخر عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ میں فرمائی گئی۔ ترتیب فہرست کے باب میں اواسط ماہ شوال المکرم ۱۳۴۱ھ میں ارشاد ہوا کہ

"کام بالکل عارضی ہے اور مولوی تصدق حسین سردست اس کام کو انجام دیرہے ہیں تو اس کام کی تکمیل انھیں سے کرائیجائے ... اس کا معاوضہ انکو کیا ملے گا اس کی صراحت کیجائے۔"

کیفیت عرض کئے جانے پر مولوی صاحب کے لئے ڈھائی سو روپیہ ماہانہ اور آخر ماہ ذیقعدۃ الحرام میں عملہ کے مصارف کے سوا منظور فرمائے گئے۔ بمصارف تین سو روپیہ ماہانہ یہ کام مزید تین سال کے لئے مولوی صاحب کے سپرد رہنے کی ہدایت اوائل عشرۂ ثالث ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ میں صادر ہوئی۔ مولوی صاحب کی مرتبہ فہرست کے ایک ہزار نسخے کتب خانہ آصفیہ، جامعہ عثمانیہ، اور صیغہ تعلیمات کی گنجائش سے بحصۂ مساوی دارالطبع میں طبع کرانے کا حکم اوائل عشرۂ ثالث ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ میں صادر فرمایا گیا۔ کتب خانہ کی اس وقت کی مقررہ رقم آٹھ ہزار روپیہ میں بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ بتاریخ ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ

پسند خاطر اقدس ہوا۔ ہم انتظامی امور کے بیان میں اس ضروری ذکر کو بھول گئے۔ کہ حضور پر نور نے بروز چہارشنبہ واقع ۲۵ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ کتب خانہ کو معائنہ کا شرف عطا فرمایا تھا۔ اور وہاں نادر قلمی کتب کا جو ذخیرہ نظر آیا، اگلے دن قلمی کتابوں اور مرقعوں کو بحفاظت رکھے جانے کی غرض سے اپنے پاس طلب کرنے کا قصد ظاہر فرمایا۔ مولوی سید تصدق حسین صاحب کے وظیفہ یاب ہونے پر ان کے فرزند مولوی سید عباس حسین صاحب اس کتب خانہ کے ہر دلعزیز مہتمم ہیں۔ اور کتب خانہ آصفیہ اب رود موسیٰ کے کنارے اپنی عمارت میں جا چکا ہے۔ یہ عمارت حضور پر نور کے شوق تعمیر کا ایک پاکیزہ منظر ہے۔

ذرہ نوازی ناچیز جامع الاوراق۔

نواب عماد الملک مرحوم جامع اوراق کی بابت تاجدار دکن کی تقریب بکرات و مرات چند سال قبل بارگاہ خسروی میں فرما چکے تھے۔ ہمیں اپنی کتب عظمۃ الاخلاق و اصول تعلیم کے بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی عزت و سعادت حاصل ہوئی تو ان دونوں کتب کے عنوان کو حضور پر نور نے آغاز ۱۳۳۷ھ میں اپنے دو جگر گوشگان شہزادہ والاشان ہز ہائینس پرنس آف برار نواب اعظم جاہ بہادر اور شہزادہ والاشان حضرت نواب معظم جاہ بہادر اطال اللہ عمرہم کے نام نامی سے شرف قبول عطا فرمایا۔ اور ان کے مصنف کے ساتھ صلہ و سلوک کے متعلق نواب حبیب الرحمن خاں صدر یار جنگ بہادر صدر الصدور کی رائے اس ارشاد کے ساتھ طلب فرمائی گئی کہ

"اس قسم کی تحریص و ترغیب علمی کاموں میں نمایاں ازفائدہ نہیں ہے"

صاحب معزز نے بدوران اظہار رائے ذریعہ عرضداشت صیغۂ عدالت معروضہ ۱۸ر صفر المظفر ۱۳۳۷ھ عرض کیا کہ "یہ کتابیں غور اور محنت کے بعد لکھی گئی ہیں۔ اور قابل پسند و لایق قدر سرکار عالی ہیں" ایسے حوصلہ افزا الفاظ سے ہم نے اپنی محنت کا صلہ تو اسی موقعہ پر حاصل کر لیا تھا۔ شاہانہ صلہ و سلوک کا ذکر احسانمندی کے ساتھ ہم اس جگہ کرتے ہیں جو ایسی مسودات کتب ۲۴ر محرم الحرام ۱۳۳۸ھ کو ارشاد فیض بنیاد عز ورود لایا کہ

"صدر الصدور اور معتمد فینانس کی رائے کے مطابق وہ منجانب سرکار عالی شایع کیجائیں، اور مولف کے نام سردست پانچ سال کے لئے پچاس روپیہ ماہوار جاری کیجائے۔ اس اثناء میں اگر سید منظر علی علمی مشاغل میں مصروف رہیں، اور مفید تصانیف کرتے رہیں تو اس مدت میں مزید توسیع ہو سکے گی" ۔

میرے گھر پہنچا عطائے شہ سے جو قسمت میں تھا
آصف سابع کی بھی اشہر عجب سرکار ہے

اس کے بعد ہم اپنی تصنیفات میں منہمک رہے اور قسمت اپنی تصنیفات میں مشغول۔ منظر الکرام اور انوار آصفیہ ہماری ایسی کتابیں ہیں جو اب تک فضل ایزدی سے ملک کے ممتاز علمی، تعلیمی اور دفتری کتبخانوں میں جگہ حاصل کر چکی ہیں۔ اسی طرح حیدرآباد کی علمی فیاضیاں ہے کہ اس کو سرکار کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

وظائف مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب و مولوی مختار احمد صاحب

مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب (مرحوم) کو انکی کتب تسہیل البلاغت الاستدلال' اور الفہرست کو اسم مبارک شاہانہ سے معنون کرنے کی اجازت وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمائی گئی۔ کتابوں کے طبع کرنے کی غرض سے مبلغ دو ہزار پانچ سو روپیہ کلدار یکمشت مرحمت ہوئے۔ اور پانچ سال کے لئے دوسو روپیہ ماہانہ اُن کے نام جاری فرماکر وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ میں اضافہ کے ساتھ یہ وظیفہ مادام الحیات فرمادیا گیا۔ یہ وظیفہ مولوی صاحب تادم آخر پاتے رہے۔ اُن کے بعد اُن کے اہل وعیال پر افضال آصفی سایہ گستر ہوئے۔ مولوی مختار احمد صاحب کی کتاب قاموس الجغرافیہ کو نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت بعد تکمیل' اور مصارف طباعت دئے جانے کی ہدایت اسی زمانہ ۱۳۳۷ھ میں صادر فرمائی گئی تھی۔ اس موقع پر مولوی مختار احمد صاحب کو بھی سو روپیہ ماہانہ وظیفہ پانچ سال کے لئے عنایت ہوا تھا۔ بتاریخ ۲ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ اس وظیفہ کو مستقل فرمادیا گیا۔ اب مولوی صاحب بالاستقلال وابستہ دامان شہریاری' اور بہت سی ضروری کتابوں کے مصنف ہیں۔

وظیفہ مولوی عبداللہ خاں صاحب۔

کتب خانہ آصفیہ والے مولوی عبداللہ خان صاحب (مرحوم) کے نام پچاس روپیہ ماہوار تاحیات آخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ میں مقرر فرمائی گئی' اور حکم ہوا کہ

"مولانا آزاد بلگرامی کی قلمی کتب کتب خانہ آصفیہ کے واسطے عبداللہ خاں سے خرید کر لیجائیں اور منجانب سرکار وہ عام علمی اشاعت کی غرض سے طبع کرائی جائیں یہ کام بتوسط صدر الصدور عمل میں آئے۔"

مولوی عبداللہ خاں صاحب بجائے خود ایک انجمن تھے، اور مبدء فیاض سے حافظہ تو بلا کا لیکر آئے تھے۔ حیدرآباد دکن سے بہت سی کارآمد علمی کتابیں آخر عمر تک شایع کرتے رہے۔

قدر افزائی مولوی شمس الدین صاحب۔

مولوی شمس الدین صاحب کی مؤلفہ کتابوں کے مصارف طبع کا اندازہ تقریباً ایک ہزار روپیہ کیا گیا تو ختم عشرۂ اول ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ پر ارشاد اقدس ہوا کہ

"یہ رقم کچھ زیادہ نہیں ہے، لہٰذا ان کتب کی اشاعت منجانب سرکار عمل میں آئے، اور ان کے مؤلف کے نام بطور صلہ پچاس روپیہ تاحیات جاری کیجائے۔"

اشاعت یادداشت مرتبہ سر سالار جنگ اول۔

واپسی برار کے متعلق نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول مرحوم کے زمانہ کی مرتبہ یادداشت (ممورنڈم) کے اکیسو نسخے طبع کرانے کے اخراجات مبلغ چارسو چھیانوے روپیہ پانچ آنہ دو پائی حالی کی منظوری اوائل ماہ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمائی گئی۔ یہ کام سر سید علی امام کی فرمایش پر انجام پذیر ہوا تھا۔

منظوری نصاب دینیات جامعہ عثمانیہ۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کا نصاب اوائل عشرۂ ثالث

ماہ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ میں منظور فرمایا گیا۔ البتہ شعبۂ علوم کے مسلمان طلبہ کے لئے منظوری اوائل ماہ صیام ۱۳۳۷ھ میں صادر فرمائی گئی۔

حکم ہوا کہ

"شیعہ طلبہ کے نصاب کا جلد تصفیہ ہونا ضروری ہے ... اور غیر مسلم طلبہ کے واسطے دینیات کے عوض اخلاقیات بھی تجویز کر کے اس کی منظوری حاصل کی جائے"

اس باب میں ایک مدت تک قیل و قال ہوتی رہی۔ بالآخر غیر مسلم اور غیر حنفی طلبہ کے لئے بتاریخ ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ میٹرک میں طریق سعادت مترجمہ مولوی سید محمد ضامن صاحب کنتوری، انٹرمیڈیٹ میں حکمت عملی مولفہ مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب مرحوم، اور بی اے میں اخلاقیات میکنزی کا نصاب مقرر فرمایا۔ انٹرمیڈیٹ و شعبۂ دینیات کے نصاب میں مضمون انگریزی کے لئے آرنلڈ صاحب کی کتاب "پریچنگ آف اسلام" کے شریک کرنے کی اجازت بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ عنایت فرمائی گئی۔

پسندیدگی کا سکٹ مجلس عالیہ عدالت۔

ہائیکورٹ کی جدید عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر نواب مرزا یار جنگ بہادر نے بڑا اہتمام کیا تھا۔ یہ افتتاح دست مبارک خسروی سے بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ عمل میں آیا تھا تبریک نامہ کے نقرئی کاسکٹ کے لئے خود ہائیکورٹ کا نقشہ پسند خاطر اقدس ہوا۔ حکم ہوا کہ

"دروازہ کے اوپر آیات قرآنی کا صرف اس قدر حصہ طلائی حروف میں کندہ ہونا چاہئے"

اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل

اور اس کے نیچے میزان عدالت کی تصویر ہونی چاہئے۔ اور اس کے نیچے

میزان عدالت عثمانیہ ۱۳۲۸ھ

کندہ ہونا چاہئے "

یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ نواب میر مجلس صاحب نے اس موقعہ کے تاریخ نگار مولوی اسد اللہ حسینی صاحب ملازم مجلس عالیہ عدالت کو حضور پرنور کی بارگاہ اقدس میں سفارش کرکے مادام الحیات پچیس روپیہ ماہانہ غرہ ماہ ذیقعدۃ الحرام سال مذکور سے دلوائے تھے۔ اسی طرح مولوی محمد شفیق حسن صاحب عارف نے جب مادۂ تاریخ

عثمانیہ عدالت العالیہ ۱۳۲۸ھ

پیش کیا تو اس کو سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کرنے کی ہدایت اواخر ماہ شوال المکرم ۱۳۳۶ھ میں صادر فرمائی گئی۔ تاریخ گو کے نام غرہ ذیقعدۃ الحرام سے پچاس روپیہ ماہانہ جاری ہوئے۔ اس موقعہ پر ہمیں تیسرا نام سید صادق حسین صاحب غبار کا نظر آتا ہے، جن کے تاریخی قطعہ کو سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کرانے کی غرض سے اوائل ۱۳۳۷ھ میں عطا فرمایا گیا تھا۔ اور اس کام کے صلہ میں آغاز ۱۳۳۸ھ سے پچاس روپیہ ماہانہ مادام الحیات حضرت غبار کو سرفراز ہوئے تھے۔ اذکار افتتاح سے ہماری کتاب وقائع مرزا یار جنگ خالی نہیں ہے۔

عزت افزائی مولوی عبدالماجد صاحب بی اے

مولوی عبدالماجد صاحب بی۔ اے اپنی صداقت پسندی کیلئے شہرت عام رکھتے ہیں۔ افتاد طبیعت کے لحاظ سے وہ ہمیشہ علمی خدمت انجام دیتے رہے۔ اور انھوں نے اپنے معلومات علمی سے حیدرآباد کو بھی فائدہ پہنچایا۔ اخبارات سچ اور صداقت کے ذریعہ ان کا افادہ عام رہا ہے۔ مولوی صاحب کے خصوصیات علمی کے مدنظر حضور پُرنور نے ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ سے ایک سو پچیس روپیہ ماہانہ وظیفہ مادام الحیات عطا فرمایا تھا۔

قدر افزائی نواب مسعود جنگ بہادر۔

نواب مسعود جنگ بہادر سابق ناظم تعلیمات سرکار عالی و موجودہ وزیر تعلیمات سرکار بھوپال کو اُردو زبان کے ساتھ والہانہ دلچسپی ہے وہ اپنے وطن میں رہے یا صوبہ بہار میں، بنگالہ میں انھوں نے قیام کیا یا دکن میں، ہر جگہ عملی طور پر اُردو زبان کو فروغ دینے کی فکر میں رہے۔ سر راس مسعود کی سرپرستی میں حیدرآباد کے خوش فکر لوگوں کی مفید کتابیں عالم وجود میں آئیں۔ اُردو زبان کے اساتذہ کے کلام کی صحت کا انھوں نے ہمیشہ خیال رکھا۔ اُن کے اس شوق و ذوق کی کیفیت سبع ہمایونی میں گزرانی گئی۔ تو صحیح و دلچسپ طور سے اساتذہ کے کلام کی طباعت و اشاعت کی غرض سے حضرت اقدس و اعلیٰ نے مبلغ چار ہزار روپیہ امداداً اواخر عشرۂ ثانی ماہ صیام ۱۳۴۷ھ میں عطا فرمائے۔ کلام انیس کی دیدہ زیب طباعت معطیٰ لۂ کے شوق کا

آئینہ ہے۔ نواب سر راس مسعود نے ایک سے زیادہ مرتبہ جاپان کی سیاحت فرمائی ہے۔ اور ہر مرتبہ سیاحت کے تاثرات کو جمہور کے سامنے رکھدیا۔ جاپان کے طریق و حالات تعلیم کے بارہ میں ان کی رپورٹ دارالطبع سرکار عالی کے عوض انجمن ترقی اردو سے طبع و شایع کرنے کی اجازت بارگاہ خسروی سے ختم ہفتہ اول ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں مرحمت فرمائی گئی۔ ان کی کتاب تعلیم جاپان وغیرہ کے متعلق اندرون عشرۂ اول ماہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ حکم محکم شرف اصدار لایا کہ پچیس نسخے دفاتر میں تقسیم کر کے باقی کو فروخت کر دیا جائے۔ سر راس مسعود کی پہلی سیاحت کا شاید ذکر ہے کہ جامعہ عثمانیہ کے لئے مسٹر ای اسپیٹ کو اپنے ہمراہ لائے تھے۔ مسٹر اسپیٹ انگریزی زبان کے ادیب اور مسائل جاپان کے ماہر ہیں۔

قدردانی ایم مشتاق پرویں۔

ایم مشتاق پرویں کے مترجم رسالہ حیات المیت کو شہزادہ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اواخر ماہ صیام ۱۳۳۷ھ میں شرف صدور لائی۔

امداد کتاب دستکاری وصنعت ریاستہائے ہند۔

فارن اینڈ کلونیل کمپائلنگ لندن واے مسٹر بانڈ کی ایک مستند کتاب کے باب میں جو دیسی ریاستوں کی دستکاری وصنعت و حرفت کے بارہ میں وہ لکھ رہے تھے اختتم عشرۂ اول ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۷ھ پر ارشاد ہوا کہ

کُتُاب میں آدھا سکشن سرکار عالی کے لئے محفوظ کر لیا جائے۔ جس کی قیمت صرف آٹھ ہزار روپیہ کلدار (دو ثلث پیشگی اور بقیہ بعد وصول کتاب) دینی ہوگی۔ اس کے معاوضہ میں اڈیشن ڈی لوکس کی پانچ جلدیں، اور معمولی پانچ جلدیں حاصل کرلی جائیں"

معاوضہ علمی تحائف مسٹر خالد بھوپالی۔

مسٹر خالد بھوپالی کے مرسلہ قرآن مجید و قلمی کتب کے معاوضہ کے طور پر مبلغ سات سو روپیہ کلدار محرم الحرام ۱۳۳۸ھ میں اور ردو حمائل شریف اور ایک کتاب فقہ امامیہ کے صلہ میں مبلغ دو سو روپیہ کلدار ماہ رجب المرجب میں عطا فرمائے گئے۔

عطاء معاوضہ کار نقشہ بہ مسٹر شاکراس۔

مسٹر شاکراس باوقات مختلفہ گورنمنٹ ہائی اسکول چادر گھاٹ اور جاگیر دار کالج کے صدر، اور پائیگاہ بورڈنگ کے ہاؤس ماسٹر تھے۔ حضور پُر نور نے صاحبزادگان پائیگاہ کو علیگڈھ سے طلب فرمایا تو ہمیں مسٹر میک ایوان اور مسٹر شاکراس کے ساتھ پائیگاہ بورڈنگ میں کام کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ ان دونوں صاحبان کی محنت کوشی اور محبت آگینی کے ہم قائل ہیں۔ اپنے ان فرایض کے ساتھ مدرسوں میں آویزاں کرنے کی غرض سے مسٹر شاکراس کی امداد سے جدید نمونہ پر مختلف زبانوں میں جو نقشے تیار ہوئے تھے۔ اوائل ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں گیارہ سو نقشوں کی خریداری کیلئے مبلغ چھ ہزار روپیہ کلدار کی منظوری عطا فرمائی گئی۔ مسٹر شاکراس نے نقشوں کی تیاری میں حصہ لیا تھا۔ اس کے صلہ میں اُن کو مبلغ ایکہزار روپیہ

حالی عنایت فرمائے گئے۔

نطق ہمایونی برائے کتب نصابی۔

نصابی کتب کے انتخاب کے باب میں اوائل عشرۂ ثانی ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ ارشاد اقدس شرف صدور لایا کہ

"(۱) جملہ کتب نصاب ایسے مضامین سے پاک رہنی چاہئیں جن میں پیشوایان مذہب کی نسبت گستاخی ہو، یا کسی مذہب پر متعصبانہ حملہ ہو (۲) مذہبی کتب اسلامیہ قطعاً ایسی تعلیم سے پاک رہنا چاہئیں، جو عقاید مسلم اہل اسلام کے خلاف ہو، (۳) لیکن کتب ذیل میں امور ذیل محل اعتراض نہ ہوں گے بشرطیکہ کسی مذہب پر کوئی غیر مہذب حملہ نہ ہو:۔ (الف) کتب ادبیہ میں مضامین رندانہ و تخیلات شاعرانہ (ب) کتب فلسفہ میں مسائل حکمیہ (ج) کتب تاریخ میں غیر اقوام کے مذہبی خیالات، یا اُن کے کارناموں کا مورخانہ ذکر۔

عزت افزائی مولف کتاب مضامین حکمیہ۔

مولوی محمد عزیز حسین صاحب کی مؤلفہ کتاب مضامین حکمیہ کو شہزادۂ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمائی گئی۔

اشاعت کتب قدیمہ۔

قدیم علوم کی کتابوں کے بہت ہی خراب کاغذ پر چھپے ہوئے ہونے کے باعث ذریعہ جریدہ غیر معمولی مرقومہ غرہ جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ ارشاد ہوا کہ

"میں دیکھتا ہوں کہ ہماری بہت ہی قدیم علوم کی کتابیں بہت ہی خراب کاغذ پر

چھپی ہوئی ہیں، اور اُن کی لکھائی بھی چنداں درست نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اُن میں اغلاط کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کی صحت ازبس ضروری ہے۔ لہٰذا کم ازکم ایک لاکھ روپیہ کے مصارف سے ہماری ریاست میں ایک جدید صیغہ قائم کیا جائے۔ جس کا نام **صیغہ درستی تالیف و تصنیف** رکھا جائے، اور ہندوستان سے مختلف علوم و فنون میں کافی دستگاہ رکھنے والوں کو بلوا کر ملازم رکھا جائے۔ یا اُجرت سے کام لیا جائے، اور اُن کے توسط سے جن کتب میں اغلاط رہ گئے ہیں، یا معرکتہ الآرا مسائل، یا مضامین جو شرح طلب رہ گئے ہیں، اُن کو صحت کرائی جائے۔ اور حاشیے لکھوائے جائیں۔ اور بعد صحت اُن کو اچھے کاغذ پر طبع کراکے جملہ ہندوستان کے بڑے بڑے مطابع یا کتب خانوں کو قیمت پر دیجائیں، تاکہ پبلک اس سے فائدہ اٹھائے اور قدیم علوم و فنون کی بے وقعتی جو دست برد زمانہ سے ہو رہی ہے اور جو صفحۂ ہستی سے معدوم ہو رہے ہیں وہ از سر نو محفوظ ہو جائیں"

مبلغ ایک لاکھ روپیہ منظورہ سرمایہ ناکافی ہونے کے باعث مزید چار لاکھ روپیہ سے چھ فیصدی والے پرامیسری نوٹ اس صیغہ کے تفویض کئے جانے کی منظوری ماہ رجب المرجب ۱۳۴۰ھ میں شرف صدور لائی :-

"(۱) سردست اس صیغہ کا انتظام عماد الملک بہادر کی نگرانی میں رہے، مگر جب ان کا انتظام منقطعہ ہو جائے تو انتظام جامعہ عثمانیہ کے متعلق کر دیا جائے، (۲) دائرۃ المعارف کا کام بھی اس صیغہ میں ضم کرکے دائرۃ المعارف کو پانچسو روپیہ ماہانہ جو امداد دیجاتی ہے وہ امداد بھی اس صیغہ درستی تالیف و تصنیف کو دیجائے"

اشاعت تاریخ ہند سید ہاشمی صاحب۔

مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی کی تاریخ ہند کو شائع کرنیکی اجازت اوائل ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمائی گئی، مولوی صاحب دارالترجمہ، انجمن ترقی اردو، اور ان ادب گاہوں سے باہر کی بہت سی کتابوں کے مؤلف و مترجم ہیں' اور اب مددگار معتمد تعلیمات ہیں۔

قدر افزائی عصمت النسا بیگم صاحبہ۔

عرصہ گذرا التحفۃ عثمانی کے نام سے عصمت النسا بیگم صاحبہ نے ایک رسالہ مرتب کرکے ہماری نظر ثانی کے بعد بارگاہ اقدس میں پیش کیا تھا۔ اس بارگاہ عالی سے ان کے نام پچاس روپیہ ماہانہ ماہ ذوالحجہ اواخر ماہ صیام ۱۳۳۸ھ سے جاری فرمائے گئے۔

صلہ کتب گزرانیدہ مولوی سجاد حسین صاحب بلگرامی۔

مولوی سجاد حسین صاحب بلگرامی کی گزرانیدہ قلمی کتب کے صلہ میں مبلغ دو سو بیس روپیہ اواخر ماہ صیام ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمائے گئے تھے۔

قدردانی مولوی سید محمد علی صاحب فروغ۔

مولوی سید محمد علی صاحب فروغ متعدد علوم و فنون میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں۔ اپنے کمالات علمیہ کے اظہار کی غرض سے چند نوادر بارگاہ خسروی میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی تو اوائل ماہ شوال المکرم ۱۳۳۸ھ میں مبلغ دو سو روپیہ سکہ عثمانیہ مرحمت فرمائے گئے۔ مولوی صاحب سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میں معلّم

مشرقیات اور راقم کے عنایت فرماہیں۔

کتاب مرتبہ ہزہائنیس نواب صاحب سچین۔

ایک مدت ہوئی ریاستوں کے متعلق ہزہائنیس نواب صاحب سچین ایک کتاب تیار فرمارہے تھے۔ بارگاہ خسروی سے اس کتاب کے لئے حالات مہیا کرنے کی ہدایت اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۸ھ میں شرف صدور لائی۔ حکم ہوا کہ

"عندالاشاعت اس کے بارہ سٹ، فی سٹ دوسو پچاس روپیہ کلدار کے حساب سے خرید کرکے، دو سٹ پیشی میں گزرانکر بقیہ سٹ دفاتر کو تقسیم کردئے جائیں۔"

قدردانی مولوی عبدالغفار صاحب۔

مولوی عبدالغفار صاحب کی کتاب انوار رحمت شہزادہ والاشان حضرت اعظم جاہ بہادر کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۸ھ میں صادر فرمائی گئی۔

اشاعت کتاب طبعیات۔

سررشتہ تالیف وترجمہ کی مرتبہ کتاب طبعیات حصہ اول کی اشاعت کی منظوری اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۸ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اس کتاب کے حصہ دوم (حرارت) کی اشاعت کے لئے بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ اجازت عنایت ہوئی۔

اشاعت کتب مولوی فیض الحسن صاحب۔

مولوی محمد فیض الحسن صاحب کانپوری کی صحت کردہ تین کتابوں (۹) کی اشاعت کی منظوری اواخر ماہ ذیحجتہ الحرام ۱۳۳۸ھ میں

مرحمت فرمائی گئی۔

استعمال بین الاقوامی اصطلاحات کیمیا۔

اُردو میں اصطلاحات کیمیا وضع کرکے ترجمہ کی کتابوں میں استعمال کرنے کے عوض بحالت موجودہ بین الاقوامی اصطلاحات اور فارمولے وغیرہ اختیار کئے جانے کی اجازت حسب تجویز مجلس اعلیٰ وسط ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ عطا فرمائی گئی۔

اشاعت کتاب ہندی مخروطات۔

قاضی محمد حسین صاحب ایم اے موجودہ پرو وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ کی مترجمہ کتاب ہندی مخروطات کے شایع کرنے کی اجازت اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں صادر فرمائی گئی۔

اشاعت کتاب تاریخ دستور انگلستان۔

مسٹر سید علی رضا صاحب (مرحوم) کی مترجمہ کتاب تاریخ دستور انگلستان کی اشاعت کی اجازت اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں سرفراز فرمائی گئی۔

سرپرستی سلسلۂ کتب علم ہیئت۔

مولوی برکت علی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ کی کتاب علم ہیئت کے نمونہ کا سلسلہ سلیس اُردو میں تیار کرنے کی غرض سے اُن کے نام تین سو روپیہ ماہانہ بتاریخ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ جاری فرمائے گئے۔

اشاعت کتاب مفتی محمد سعید خان صاحب۔

مفتی محمد سعید خان صاحب مرحوم کے ورثا سے سرکار آصفیہ کے

مدارس و کتب خانجات کے لئے اُن کی کتاب کے دو سو ساٹھ نسخے مبلغ ایک ہزار چالیس روپیہ میں خرید کیا جانا اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ میں پسند خاطر اقدس ہوا۔

طباعت کتاب رہنمائے حرمین شریفین۔

حاجی محمد قاسم صاحب عابدی کی کتاب رہنمائے حرمین شریفین کے مصارف طباعت کے لئے یکمشت مبلغ ڈھائی سو روپیہ اوائل ماہ صیام ۱۳۳۹ھ میں عنایت ہوئے۔

قدردانی مسٹر رنگیا نائڈو۔

مسٹر رنگیا نائڈو کی کتاب شطرنج کو حضور پرنور کے نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اواخر عشرہ اول ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

اشاعت کتب مولوی محمد جعفر صاحب صدیقی۔

مولوی محمد جعفر صاحب صدیقی کی تصنیفات سرکاری اخراجات سے طبع کرا کے مدارس و کتب خانجات میں تقسیم کرنے کو آغاز عشرہ ثالث ماہ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ میں پسند فرمایا گیا۔

اشاعت کتاب نور مولفہ پروفیسر برکت علی۔

پروفیسر برکت علی صاحب کی کتاب نور کی اشاعت کی اجازت غرہ ماہ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ کو عنایت ہوئی۔

قدرافزائی مولوی میر قاسم علی صاحب۔

مولوی میر قاسم علی صاحب واصف کی کتاب مفتاح الحدیث کو

منجانب سرکار طبع کرنے اور مصنف کے نام پچیس روپیہ ماہانہ تاحیات جاری کرنے کی منظوری اوائل ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ میں مرحمت فرمائی گئی۔

قدردانی پروفیسر عبدالحئی صاحب۔

مولوی عبدالحئی صاحب خلف حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری مرحوم پروفیسر دارالعلوم کالج کی مولفہ کتاب المحاورات کی تکمیل کی غرض سے پانچ سال کے لئے دو سو روپیہ ماہانہ امداد اُن کے نام غرہ جمادی الآخر ۱۳۴۰ھ کو جاری فرمائی گئی۔ اس مدت میں تین سال کی توسیع آغاز ۱۳۴۷ھ میں منظور خاطر انور ہوئی۔ مولوی صاحب نے وفات پائی تو بھی سرکار عالی کی دیرینہ رواداری اُن کے پسماندوں کے کام آئی۔

قدردانی مولوی معشوق علی صاحب انصاری۔

مولوی معشوق علی صاحب انصاری کی کتاب رسالۃ العثمانیہ کے مسودہ کو ملاحظہ فرما کر مؤلف کے نام تیس روپیہ ماہانہ تاحیات آخر عشرۂ ثانی ماہ رجب المرجب ۱۳۴۰ھ میں مرحمت فرمائے گئے۔

تاریخ دکن مرتبہ سنت نہال سنگھ صاحب۔

سر سید علی امام (مرحوم) کی ذاتی نگرانی میں سنت نہال سنگھ صاحب سے تاریخی کتاب مرتب کرانے اور اس کے صلہ میں مؤلف کو چار قسطوں میں مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کلدار دیئے جانے کی منظوری اواخر ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ مزید پانچ ہزار روپیہ کلدار ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائے گئے۔ کتاب ایسی ہے کہ ہم تو اُسے دیکھکر

نہال ہو گئے۔ ماشاء اللہ!

خریدِ کتاب مرقعۂ آصفی۔

مولوی اختر حسن صاحب فرزند مولوی نظیر حسن صاحب فاروقی مرحوم کی کتاب مرقعۂ آصفی کی پچاس جلدیں واجبی قیمت پر خرید کرکے اُن کے دس نسخے پیشی مبارک میں داخل کرنے کی ہدایت اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۴۰ھ میں عز و رود لائی۔ شعبان المعظم ۱۳۴۱ھ میں بھی اس کتاب کی نسبت حکم سابق کی تکرار فرمائی گئی۔

خریدِ کتاب مثلث زرین مؤلفہ مولوی عبد الغفور صاحب۔

مولوی عبد الغفور صاحب واحدی کی کتاب مثلث زرین کے چند نسخے حسب ضرورت مدارس وسطانیہ کے فارسی خوان طلبہ کو انعام دینے کی غرض سے خرید کئے جانے کو اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۴۰ھ میں پسند فرمایا گیا۔

خریدِ کتاب سیاحت نامۂ شہزادۂ ویلس۔

اخبار ٹائمس آف انڈیا بمبئی نے سیاحت شہزادہ ویلس کے متعلق پرنس اِن انڈیا شایع کی تو اُس کے پانچ نسخے (بحساب سو روپیہ کلدار فی نسخہ خرید کئے جانے کی منظوری وسط ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۱ھ عز و رود لائی۔ ایسا ہی ایک سیاحت نامہ ہم نے بھی اُردو میں مرتب کیا تھا۔ جو ہمارے مفلوج ہو جانے کے باعث خدا معلوم اب کہاں ہے۔ میسرس مارگن بنٹ کمپنی کو بھی اسی سیاحت کے متعلق مضمون کی طباعت کی غرض سے مبلغ پانچسو روپیہ

کلدار اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائے گئے تھے۔

قدر افزائی قاری مظفر احمد صاحب ارکانی۔

قاری سید مظفر احمد صاحب ارکانی اورنگ آبادی کی مولفہ جنتری کے صلہ میں اُن کو یکمشت مبلغ پانچسو روپیہ اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۱ھ میں، اور پچاس روپیہ ماہانہ تاحیات غرہ ربیع الاول سے عنایت فرمائے گئے۔

تشویق شہر یاری برائے تصنیف و تالیف۔

جمہور حیدر آباد میں تصنیف و تالیف کا شوق پیدا کرنے کے لیئے مفید اور عمدہ کتابوں کے مصنفین کو حسب قواعد مجوزہ سالانہ دو انعام پانچسو اور ڈھائی سو روپیہ کے اوائل ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں منظور فرمائے گئے۔

اشاعت تاریخ جمہور روما۔

مولوی حمید احمد صاحب انصاری مسجل جامعہ عثمانیہ کی مترجمہ کتاب تاریخ جمہور روما کی منظوری اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ تاریخ جمہور روما کی چار جلدوں کی اشاعت کی منظوری ایک ہی موقعہ پر عنایت فرمائی گئی کیونکہ اندرون عشرۂ اول ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ جلد پنجم کی اشاعت منظور خاطر اقدس ہوئی۔

خرید کتاب آرکی ٹکچر مولفہ مسٹر تاراچند انجنیر

مسٹر تاراچند ایگزیکٹیو انجنیر مدراس کی مولفہ کتاب آرکی ٹکچر کے چند نسخے

تعمیرات و تعلیمات کی محولہ گنجایش سے خریدے کئے جانے کو حضور پر نور نے اواسط ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۱ھ میں پسند فرمایا۔

کتاب لائل رولرس اینڈ لیڈرس۔

لارڈ کارنواتھ کی کتاب لائل رولرس اینڈ لیڈرس آف ویسٹ انڈیا کے چھ نسخے بارگاہ اقدس میں گزرانے گئے تو کتاب کی پسندیدگی کا اظہار اوائل ماہ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ میں فرمایا گیا۔

اشاعت کتاب رنجیت سنگھ مؤلفہ مولوی نظیر حسن صاحب

مولوی نظیر حسن صاحب فاروقی کی کتاب رنجیت سنگھ کی اشاعت کی اجازت اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائی گئی۔

رپورٹ مردم شماری حیدرآباد دکن۔

مردم شماری حیدرآباد کی رپورٹ پیش ہوئی تو بارگاہ اقدس سے ارشاد فرمایا گیا کہ۔

"ناظم مردم شماری مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس دلچسپی اور کفایت شعاری کے ساتھ مردم شماری کے کام کو انجام دیا ہے اس کی نسبت گورنمنٹ کی خوشنودی کا اظہار کیا جائے"

اشاعت کتب تاریخ یورپ وغیرہ۔

مولوی عبدالماجد صاحب و قاضی تلمذ حسین صاحب ارکان دارالترجمہ کی مشترکہ کتاب تاریخ یورپ حصہ اول کی اشاعت کی اجازت آغاز عشرۂ ثالث ماہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ میں عنایت فرمائی گئی

اس تاریخ کی جلد دوم کو خالصتاً قاضی صاحب نے ترجمہ فرمایا تھا۔ جس کی اشاعت کی اجازت اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۴ھ میں صادر فرمائی گئی۔ قاضی صاحب کی ترجمہ کردہ کتابوں میں نظر یہ سلطنت ہم کو ایک ایسی کتاب نظر آتی ہے، جس کی اشاعت آخر عشرۂ ثانی ماہ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ میں پسند خاطر انور ہوئی۔ یہ دونوں حضرات ملک کے بڑے صاحب قلم لوگوں میں ہیں۔

اشاعت تصنیفات مولوی عبدالغفار صاحب بلیغ۔

صدر محاسبی سرکار عالی کے سابق منتظم مولوی عبدالغفار صاحب بلیغ اپنے کار خدمت سے جو وقت بچا سکتے تھے۔ اس کو ادب کی خدمت پر صرف کرتے رہتے تھے۔ اُن کی اس قسم کی خدمات کا اعتراف وقتاً فوقتاً فرمایا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے دوران ملازمت میں آئین عثمانی پیش کی تو اس کے صلہ میں مبلغ پانچسو روپیہ انعام عطا فرمایا گیا۔ بعد ارتحال حضرت بلیغ کی قلمی کتابیں انوار رحمت اور حمایت الادب بارگاہ اقدس میں گزرانی گئیں تو اُن کے پانچ پانچ سو نسخے مبلغ پانچسو روپیہ کی لاگت سے طبع کرانے کی منظوری اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں عطا فرمائی گئی مرحوم کے فرزند بشیر احمد صاحب کو دو سال کے لئے تیس روپیہ وظیفۂ تعلیمی بطور خاص عنایت ہوا۔ اور بیوہ کے وظیفہ مادام الحیات میں پچیس روپیہ ماہانہ تک اضافہ فرمایا گیا۔

اشاعت کتاب آئین صدارت۔

مولوی فخرالدین صاحب صدیقی کو اُن کی مولفہ کتاب آئین صدارت بطورِ خود طبع کرنے کی اجازت اواخر عشرۂ ثانی ماہ صیام ۱۳۴۲ھ میں سرفراز فرمائی گئی۔

قدرافزائی مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی۔

مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی ملک کے ایسے ادبا میں سے ہیں جن کے نقوش اول ہی میدان ادب کے اکابر کی نگاہوں میں سمانے لگے تھے۔ مولوی صاحب آثار قدیمہ سرکار عالی کے نگران کار ناظم ہوئے تو آثار دکن پر اسی نام سے ایک کتاب لکھی۔ اور نام مبارک خسروی سے کتاب کے معنون کرنے کی اجازت چاہی یہ اجازت بتاریخ ۲ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ عطا فرمائی گئی۔

سرپرستی کتب خانہ مولوی نصیرالدین صاحب۔

مولوی محمد نصیرالدین صاحب سے اُن کا کتب خانہ حاصل کرکے اُن کی درخواست کے مطابق پچھتر روپیہ ماہانہ تاحیات جاری کرنیکی منظوری آخر عشرۂ اول ماہ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ پر عزورولائی۔

خرید کتاب بابو چندر ناتھ کمار صاحب۔

کلکتہ والے بابو چندر ناتھ کمار صاحب کی مؤلفہ کتاب (؟) کے پانچ چھ نسخے بحساب فی نسخہ دس روپیہ کلدار خرید کرنے کی منظوری، اور اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کرکے پیشی میں حاضر کرنیکی ہدایت اواخر شوال المکرم ۱۳۴۲ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

سرپرستی کتاب لارڈ مارلے مصنفہ سردار نواز جنگ۔

نواب سردار نواز جنگ بہادر کی مصنفہ کتاب لارڈ مارلے جس کے بیس نسخوں کی فرمایش سررشتہ تعلیمات نے کی تھی، اندرون عشرۂ اول ماہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ اس کو کافی تصور فرمایا گیا۔

عزت افزائی مؤلف تذکرہ خوشنویسان۔

حکیم مظفر حسین صاحب تذکرہ خوشنویسان کی تصنیف کی جانب مائل ہوئے تو اس کتاب کی تکمیل کی غرض سے حضور پر نور نے حکیم صاحب کے نام دو سال کے لئے ایک سو روپیہ ماہانہ اواخر ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ میں بایں شرط عطا فرمائے کہ اس عرصہ میں ان کو کتاب کا کام ختم کر دینا ہوگا۔

اشاعت کتاب علم الاخلاق۔

مولوی عبدالباری صاحب ندوی پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ کی مرتبہ کتاب علم الاخلاق کے، ناظر مذہبی مولوی عبداللہ العمادی صاحب کے تنقیدی نوٹ کے ساتھ شایع کرنے کی اجازت اواخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ میں سرفراز فرمائی گئی۔

اشاعت ترجمہ قانون ٹارٹ۔

قانون ٹارٹ کے ترجمہ کی اشاعت کے باب میں بتاریخ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ ارشاد فرمایا کہ

اس کتاب میں جتنے مسائل خلاف شرع ہیں، ان پر نوٹ دے کر، انکے مقابل احکام شرع کی بہتری و برتری بھی ظاہر کر دیجائے۔ اب چونکہ یہ کتاب چھپ چکی ہے

اس لئے مذکورۂ بالا نوٹ بطور ضمیمہ شامل کر دیا جائے تو کافی ہے۔ لیکن جب یہ کتاب آئندہ طبع ہو تو یہ نوٹ اپنی اپنی جگہ دفعہ متعلقہ کے ساتھ بطور حاشیہ درج کرنے کا انتظام کیا جائے"

اشاعت کتاب اپالوجی فار محمدؐ اینڈ قرآن۔

جان ڈیون پورٹ کی مصنفہ کتاب اپالوجی فار محمدؐ اینڈ قرآن کو علماء کے اعتراضی نوٹ کے ساتھ صرف انگریزی میں طبع کرنے کی اجازت ختم عشرۂ اول ماہ صیام ۱۳۴۴ھ میں عطا فرمائی گئی۔

قدر افزائی حضرت احسن مارہروی۔

مولوی سید علی احسن صاحب احسن مارہروی کی مؤلفہ کتاب تاریخ نثر اُردو کو نام نامی کے ساتھ معنون کرنے کی اجازت اور مؤلف کے لئے بطور صلہ تالیف پچیس روپیہ کلدار ماہانہ جاری کرنے کی ہدایت غرۂ ماہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ کو مرحمت فرمائی گئی حضرت احسن نظم و نثر پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ اور اُن کی نظر بہت وسیع ہے۔

سرپرستی مولوی سید ہاشم صاحب ندوی۔

ابو ذکریا اشبیلی کی کتاب علم فلاحت مترجمہ مولوی سید ہاشم صاحب ندوی کی تکمیل، اور کار طباعت و اشاعت کی غرض سے مبلغ تین ہزار روپیہ کلدار اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ میں عنایت فرمائے گئے۔

سرپرستی مولوی سید ندیم الحسن صاحب موہانی۔

مولوی سید ندیم الحسن صاحب کی کتاب اُردو کی قومیت کے

چند نسخے صیغہ تعلیمات میں خرید نے کی اجازت اواخر ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۵ھ میں سرفراز فرمائی گئی۔

ترتیب تاریخ المصنفین۔

مستقل طور پر تاریخ المصنفین کی تالیف کا کام بہ ماہوار ڈھائی سو روپیہ مولوی محمود الحسن صاحب کے ذریعہ انجام دیا جانا اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ میں منظور خاطر انور ہوا۔

امداد فراہمی مواد باجی راؤ پیشوا۔

مسٹر ایم ڈبلیو بروے کو جو باجی راؤ پیشوا اول کے حالات لکھنے میں مشغول تھے۔ حیدرآباد آکر مواد فراہم کرنے کی اجازت غرہ ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ میں عطا فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ

"ان کو سرکاری مہمان کی طور پر رکھا جائے"۔

اشاعت کتاب جامع الفوائد۔

کتاب جامع الفوائد مؤلفہ مولوی عاشق الٰہی صاحب کی اشاعت کے لئے اس شرط سے کہ وہ بعد طبع کتاب کے پانچ سو نسخے سرکار میں داخل کردیں، مبلغ پانچہزار روپیہ کا عطیہ وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۶ھ میں مرحمت فرمایا گیا۔

ترتیب لغت فارسی جدید۔

نظام کالج کے سابق پروفیسر آغا محمد علی صاحب سے فارسی لغت کی تکمیل کی منظوری اواخر ماہ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ میں عنایت ہوئی تھی۔ چونکہ آغا صاحب کو اپنے فرایض کے علاوہ یہ کام

انجام دینا ہوتا تھا، اس لئے اُن کے کالج کے کام میں اور لغت کے کام میں مدد دینے کے لئے حکم ہوا کہ اُن کو ایک مدد گار مواجبی ڈھائی سو روپیہ ماہانہ، اور محرر مواجبی چالیس روپیہ ماہانہ چھ سال کے لئے دئے جائیں اور اگر اس ضمن میں آغا صاحب ایران جانا چاہیں تو کالج کی موسمی تعطیلات کے زمانہ میں اپنے ذاتی مصارف سے جا سکتے ہیں۔ آغا صاحب کو ہر جلد کے طبع پر دو سو نسخے اور جملہ کام کی تکمیل پر پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ فارسی زبان کے الفاظ پہلوی وغیرہ کے کام کیلئے اس زبان کے تلامیذ کو فی جلد پانچ سو روپیہ یا جملہ تین ہزار روپیہ انعام صیغہ متعلقہ کے اختیار میں سرفراز فرمایا گیا۔ آغا صاحب نے اس کام کی خاطر ایران جانے کی غرض سے ایک سے زیادہ مرتبہ طولانی رخصت ایک مدت ہوئی حاصل کی تھی۔ اُن کو پہلی مرتبہ ایک سال کی پروانگی ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۱ھ میں عنایت فرمائی گئی تھی اب آغا صاحب کی محنت کے یہ پھل اہل ذوق کے سامنے آنے لگے۔

سرپرستی مؤلف کتاب معیار الاوقات نماز۔

مولوی عبد الواسع صاحب صفا (مرحوم) مددگار پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ کی مؤلفہ کتاب معیار الاوقات لاداء الصوم و الصلوٰۃ کی اشاعت کی غرض سے ایک ہزار نسخے بصرف مبلغ دو ہزار روپیہ طبع کرا کے دو سو نسخے بطور انعام مؤلف کو دینے کی منظوری وسط ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ میں صادر فرمائی گئی۔

قاعدہ اُردو مولوی سجاد مرزا صاحب۔

مولوی سجاد مرزا صاحب فرزند مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم موجودہ صدر عثمانیہ ٹریننگ کالج کا مرتبہ اُردو قاعدہ شریک نصاب کرنے کی اجازت وسط ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ میں سرفراز فرمائی گئی تھی۔

قدردانی حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری۔

حضور پرنور نے حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری کے علمی خدمات کے صلہ میں بتاریخ ۲۱ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ یکمشت مبلغ پانچہزار روپیہ روپیہ مرحمت فرمانے کے سوا یکم آذر ۱۳۳۹ف سے ڈیڑھ سو روپیہ کلدار ماہانہ اُن کے نام تاحیات جاری فرمائے۔ ہم خوش ہیں کہ اپنے دوست کے کارنامے گنوانے کا ہمیں سرکاری موقعہ مل گیا تھا۔

قدردانی خجستہ سلطانہ بیگم صاحبہ تیموریہ۔

خجستہ سلطانہ بیگم صاحبہ "بنت مرزا نصیر الدین حیدر صاحب" کے نام سے ایک مدت ہوئی نہایت دل نشین مضامین لکھا کرتی تھیں۔ قلمرو آصفیہ میں زنانہ تعلیم کو فروغ ہوا تو مغربی خواتین کے بالمقابل جن مشرقی بیبیوں نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ انمیں سے ایک خجستہ سلطانہ بیگم تھیں۔ محبوبیہ زنانہ اسکول میں فرائض خدمت انجام دے رہی تھیں کہ صحت نے جواب دیدیا۔ اس موقعہ پر وسط ماہ صیام ۱۳۳۵ھ میں بارگاہ اقدس سے بیگم صاحبہ کے نام تاحیات دوسو روپیہ ماہانہ وظیفہ رعایتی جاری فرمایا گیا۔ اس کے بعد اُن کی کتاب

تاریخ خاندان تیموریہ پیش ہوئی تو بمعاوضہ مبلغ نو ہزار روپیہ خرید لینے کا ارشاد فیض بنیاد اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۵ھ میں شرف صدور لایا۔

امداد بہ مسٹر ہمدانی۔

مسٹر اے۔ ایچ ایل ہمدانی کو جو لندن یونیورسٹی میں رسالہ اخوان الصفا پر علمی تفتیش کر رہے تھے تین سال کے لئے دس پونڈ ماہانہ امداد اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں عنایت فرمائی گئی تھی۔

ترتیب ضابطہ جنایات۔

کتاب ضابطہ جنایات کا کام وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۶ھ میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی مرحوم کے سپرد فرمایا گیا تھا۔ اور دوسو تیس روپیہ کلدار ماہانہ کا عملہ اس کے لئے مقرر ہوا تھا مولوی صاحب نے وفات پائی تو ضابطہ مذکورہ کے باب میں تاریخ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ حکم ہوا کہ

"ضابطہ کی ترتیب کی واجب الادا رقم کا تصفیہ کر کے اس کے مسودات دیوبند سے طلب کر لئے جائیں۔ اور چونکہ ضابطہ بہت مفید کتاب ہے لہٰذا اس کی تکمیل دار المصنفین اعظم گڑھ یا کسی دوسری کمیٹی علماء سے کرائی جائے۔"

تدوین قوانین مالگذاری۔

محکمۂ مالگذاری میں قوانین مال وغیرہ کی تدوین کی غرض سے ایک خاص جائداد قائم فرما کر بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ اس پر مسٹر نارائن راؤ اول تعلقدار کا تقرر منظور خاطر اقدس ہوا۔ ابتدائی چھ ماہ کیلئے اس کام کے جملہ اخراجات کی بابت مبلغ پندرہ ہزار روپیہ کی منظوری

عنایت فرمائی گئی۔ اس کے بعد کے زمانوں میں تدوین قوانین کے لئے بکرات و مرات منظوریاں عطا فرمائی جاتی رہیں۔ تاآنکہ نواب رحمت یار جنگ بہادر کی جگہ مسٹر نارائن راؤ نظامت عطیات کے کام پر چلے گئے۔ اور اب تو وہ صوبہ دار ورنگل ہیں۔ اور مولوی عبدالباسط خاں صاحب ناظم عطیات سرکار عالی۔

سرپرستی مسٹر کرشنا سوامی مدیراج صاحب۔

حضور پرنور کے عہد مبارک میں سب سے پہلے ہم نے اس عہد کے مشاہیر حاضرہ کا تذکرہ لکھکر منظر الکرام کے نام سے شایع کیا تھا۔ اس طرز کو اردو زبان اور دوسری زبانوں کے اہل قلم نے پسند کرکے بعد کو خامہ فرسائیاں شروع کیں۔ مسٹر کرشنا سوامی مدیراج صاحب نے انگریزی زبان میں حیدرآباد پکچوریل کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب لکھی۔ یہ جلد اول کے شایع ہونے کا ذکر ہے کہ صاحب موصوف کی اس کتاب کے دو سو نسخے مبلغ گیارہ ہزار روپیہ کلدار میں خرید کرکے دفاتر و مدارس میں تقسیم کرنے کو بتاریخ ۷ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ پسند فرمایا گیا۔ اسی تعداد میں اسی قدر مزید نسخے شاید اوائل ۱۳۵۰ھ میں مسٹر کرشنا سوامی سے خرید فرمائے گئے تھے۔

سرپرستی مطابع واخبارات

امداد مالک روزنامہ مشیر دکن۔

دربار دہلی کی خبروں کی اشاعت کی غرض سے حضرت غفران مکان کی پیشگاہ سے پنڈت کشن راؤ صاحب مالک اخبار مشیر دکن حیدرآباد کو مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۳۲۱ھ میں مرحمت فرمائے گئے تھے حضور پر نور کی بارگاہ اقدس سے مصارف دربار کے لیے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ ۱۳۲۹ھ میں عطا فرماکر ارشاد فرمایا گیا کہ

"ان کو دربار دہلی کا ٹکٹ دینے کے لئے رزیڈنٹ صاحب کو لکھا جائے"

سرکار آصفیہ سے اس دیرینہ اشاعت روزنامہ کے مالک کی امداد کثیر رقم کے ذریعہ کیجائی رہی تھی۔ جو کسی وجہ سے سالہائے ماسبق میں مسدود ہوگئی تھی۔ حضور پر نور کی بارگاہ اقدس سے مسدودہ امداد کے مکرر جاری کرنے کی ہدایت وسط ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ میں صادر فرمائی گئی۔ اسی طرح رقم کو سال بسال دئے جانے کا دستور ہے۔ لیکن ۱۳۳۴ھ میں دربار آصفی سے اخبار مشیر دکن کے ساتھ

یہ رعایت فرمائی گئی کہ مذکورہ رقم ماہ بماہ ایصال ہوا کرے۔ پنڈت جی کے سرگباش ہونے پر اب ان کے فرزند مسٹر واسدیو راؤ صاحب اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ اپنے والد ماجد کی طرح انھوں نے بھی ملک کے مشہور انشاپرداز مولوی مجیب احمد صاحب تمنائی کے مفید مشورہ کو وسیل راہ بنایا ہے۔

اعتراف ایڈیٹر اخبار شوکت الاسلام۔

اڈیٹر صاحب اخبار شوکت الاسلام حیدرآباد نے حضرت غفران مکان کی صحت یابی پر ۱۳۲۴ھ میں اخبار کے کالموں میں اظہار مسرت کیا تھا۔ حضرت کی پیشگاہ سے بھی اس وفاکیشی کا اعتراف فرماکر اڈیٹر صاحب کی عزت افزائی فرمائی گئی۔

قدرافزائی محبوب النظائر و محبوب الاحکام۔

مولوی فصیح الدین احمد خاں صاحب (نواب فصیح جنگ مرحوم) کے ماہانہ رسالہ جات محبوب النظائر و محبوب الاحکام کے پیش ہونے پر ان رسالوں کی ایک ایک کاپی ہر ماہ پیشی خسروی اور صاحبزادہ صاحب (ہمارے حضور پر نور) کے لئے طلب کئے جانے کا حکم بتاریخ ۲۷ جمادی الآخر ۱۳۲۵ھ شرف ورود لایا۔

ادائی قیمت بڑی جنتری کانپور۔

مالک نامی پریس کانپور نے جس قدر جنتریاں اس وقت تک پیشگاہ حضرت غفران مکان میں گزرانی تھیں۔ اُن کی قیمت ادا کردینے کی ہدایت ۱۳۲۵ھ میں صادر فرمائی گئی۔

ایجاد نظام ٹائپ رائٹر۔

مولوی یوسف الدین صاحب۔ مرحوم سابق صوبہ دار گلبرگہ شریف نے اُردو ٹائپ رائٹر ایجاد کیا تو اس کا نام نظام ٹائپ رائٹر رکھنے کی اجازت اواخر ماہ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اور حکم ہوا کہ

"ایک ایسا ٹائپ رائٹر میرے پاس بھی بھیجا جائے"

مگر:-

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

قدر افزائی مالک رسالہ تزک عثمانیہ۔

مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر جس زمانہ میں مدارالمہام سلطنت تھے تو علاقہ پیشکاری سے حضرت غفران مکان کے عہد میں دبدبۂ آصفی و محبوب الکلام کے نام سے دو موقر رسالے انکی سرپرستی میں شایع ہوا کرتے تھے۔ اول الذکر رسالہ کے لیئے لاہور اور حیدرآباد میں بیٹھ کر ہم نے مضامین لکھے ہیں۔ حضور پرنور کے عہد کا آغاز ہوا تو دونوں رسالوں کو ایک کر کے ایک علمی و اخلاقی رسالہ تزک عثمانیہ کو اسم مبارک خسروی سے معنون کرنے اور اس کو ماہانہ پیشکاری مطبع سے شایع کرنے کی اجازت چاہی تو یہ اجازت وسط ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ میں عطا فرمائی گئی۔

امداد مالک روزنامہ بلٹین سکندر آباد۔

جنگ عظیم کی خبروں کی اطلاع دیتے رہنے کی غرض سے اخبار بلٹین کے مالک میجر کیمرن کو آئندہ چھ ماہ تک ایک ہزار روپیہ کلدار ماہانہ امداد اواخر عشرہ اول ماہ شوال المکرم ۱۳۳۲ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اس رقم کے منجملہ مبلغ چار ہزار روپیہ پیشگی مرحمت ہوئے۔ تا حکم ثانی اس امداد کو جاری رکھنے کی ہدایت آغاز ماہ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ میں شرف صدور لائی۔ ۱۳۴۰ھ میں اخبار بلٹین کی مالی حالت نازک ہوگئی تو میجر کیمرن کو بطور انعام یکمشت مبلغ پانچ ہزار روپیہ اواخر عشرہ ثانی ماہ جمادی الآخر میں عطا فرمائے گئے۔

امداد اخبار اسلامک میل بمبئی۔

اسلامک میل بمبئی کی امداد کی غرض سے پندرہ ہزار روپیہ کلدار سالانہ، اور اخبار مذکور کے اڈیٹر مسٹر محمد عبداللہ خاں صاحب کے نام اسی مدت کے لئے بارہ سو روپیہ سالانہ کی منظوری اواخر ہفتہ اول ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ میں مرحمت فرمائی گئی تھی۔ ختم مدت منظورہ کے بعد دوبارہ توسیع عطا فرمائے جانے کی اطلاع تو ہمیں نہیں ہے۔ لیکن ہمارے علم میں آخری توسیع عشرہ ثالث ماہ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔ اسی سال کے اگلے مہینے میں مسٹر عبداللہ خاں صاحب کو دو سو روپیہ کلدار ماہانہ مستقل طور سے عنایت فرمائے گئے تھے۔

اجازت ایپی گرافسٹ حکومت ہند۔

حکومت ہند کی خواہش پر ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی کو حکومت مذکور کے

ایسی گرافسٹ کی خدمت قبول کرلینے کی اجازت اندرون عشرۂ اوّل ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۳ھ عطا فرمائی گئی۔ ناظم موصوف بکار سرکار انگلستان روانہ کئے گئے تو انڈیا سوسائٹی لندن میں اجنٹ پر انھوں نے جو تقریر کی اُس کو سوسائٹی مذکورہ کی طرف سے طبع و شایع کرنے کی پروانگی وسط ماہ صفرالمظفر ۱۳۴۱ھ میں عنایت ہوئی۔

امداد مالک پیسہ اخبار لاہور۔

منشی محبوب عالم صاحب مرحوم ایک زمانہ میں پنجاب کے اخبارات کی رہنمائی کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی ہی میں بہت سے اخبارات و مالکان مطابع پیدا کر دئے تھے۔ حضور پر نور کی شاہانہ توجہ فرمائی کی ضرورت اُن کے کارخانہ کو پیش آئی تو مبلغ دو ہزار سات سو روپیہ غرہ ماہ صیام ۱۳۳۳ھ کو مرحمت فرمائے بتغیرات سنین یہ سالیانہ شہور میں دئے جانے کو اس کے بعد پسند فرمایا گیا۔

اجراء نظام لیتھو ٹائپ حیدرآباد دکن۔

موازنہ سرکار عالی کے لیتھو پریس پر طبع کرنے کے عوض اردو ٹائپ پر طبع کرانے کے لئے کمپازیٹروں کے زائد مصارف کی منظوری عطا فرماتے ہوئے اوائل ماہ صیام ۱۳۳۳ھ میں ارشاد مبارک شرف صدور لایا کہ۔

"عربی اعداد و رقوم کے عوض آئندہ اُردو ہندسے موازنہ میں لکھے جائیں"

اس عام خیال کے لحاظ سے کہ ٹائپ کے بغیر مطبوعات جلد،

صحیح، اور زیادہ تعداد میں طبع نہیں ہو سکتے' اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ میں حکم ہوا کہ

آئندہ لیتھو کے عوض ٹائپ کا استعمال اختیار کیا جائے، مگر ٹائپ نستعلیق ہونا چاہئے کیونکہ عربی وضع کا نسخ ٹائپ اردو اور فارسی کے لئے موزوں نہیں ہے۔ پس جس قدر جلد ہو سکے نستعلیق ٹائپ تیار ہونے تک ٹائپ حسب نمونہ بلکہ اس سے بہتر تیار کر کے اس سے طبع کا انتظام کیا جائے۔ ٹائپ تیار ہونے تک لیتھو سے بدستور کام لیا جائے۔"

حضور پر نور نے ایک مرتبہ اور دارالطبع کے نستعلیق ٹائپ کی جانب توجہ فرمائی، اور دارالطبع میں اس ٹائپ سے چھاپنے کا کارخانہ قائم کرنے کی غرض سے بیروت سے ٹائپ کے نمونے طلب کرنے اور ان نمونوں کے مطابق ٹائپ تیار کرنے کی اجازت وسط ماہ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائی۔ ساتھ ہی مشنری وغیرہ کی خریداری کے واسطے مبلغ ستر ہزار روپیہ کلدار مرحمت فرمائے گئے۔ اور حکم ہوا کہ اس کی نگرانی کے لئے ایک سو اسی روپیہ ماہانہ کا عملہ بھی مقرر کیا جائے۔ اور حتی الامکان اس امر کی کوشش کی جائے کہ رفتہ رفتہ ٹائپ ایسے نستعلیق تیار کئے جائیں کہ ان سے کتب وغیرہ بہتر اور وافر چھپ سکیں۔

امداد رسالہ القریش امرتسر

جناب رونق صدیقی کے رسالہ القریش امرتسر کی سو کاپیاں مختلف مدارس میں استعمال کرنے کی غرض سے اوائل ماہ ربیع الاول

۱۳۴۴ھ میں خرید فرمائی گئیں۔ اس کے علاوہ رسالہ کے لئے چار سو روپیہ کلدار سالانہ امداد منظور ہوئی۔ اس امداد میں سو روپیہ کا اضافہ اوا خر ماہ مذکور میں فرمایا گیا۔

امداد رسالہ ذخیرہ حیدرآباد دکن۔

رسالہ ذخیرہ حیدرآباد دکن کو ایک سال کے لئے بطور امداد پچاس روپیہ ماہانہ اوا خر ماہ شوال المکرم ۱۳۳۴ھ میں عنایت فرمائے گئے تھے۔ رسالہ کے اشاعت پذیر رہنے تک امداد منظورہ کو آغاز عشرہ ثالث ماہ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ میں منتقل فرمایا گیا۔ رسالہ ذخیرہ حضرت ہوش بلگرامی کے ذوق ادب کا اچھا نمونہ تھا۔

تنظیم جدید دار الطبع سرکار عالی۔

حیدرآباد کے سرکاری مطبع کی توسیع و تنظیم جدید کے ضمن میں سر پلے کا مطبع خرید کئے جانے اور مطبع کا مہتمم مسٹر اپلے کو مقرر کرنے کی منظوری اوائل ماہ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ میں عطا فرمائی گئی۔ ۱۳۳۹ھ میں ایک جدید اسکیم بحضور پر نور کے ملاحظہ میں گذرانی گئی تو ماہ ذیقعدۃ الحرام میں حضور نے اس کام کے لئے مبلغ ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ عنایت فرمائے۔ اس قسم کی ایک اور اسکیم کی منظوری بتاریخ ۱۰ ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ عطا فرمائی گئی تھی۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مسٹر پلے جنھوں نے دار الطبع کو ایسی وسعت دی ہے۔ اب مطابع سرکار عالی کے ناظم ہیں۔

خرید رسالہ انڈین آرکی ٹکچر۔

رسالہ انڈین آرکی ٹکچر کے دس سیٹ خریدنے کے لئے مبلغ پانچ سو روپیہ کلدار کی منظوری ۱۳۳۵ھ میں عنایت ہوئی۔

قدردانی مولوی عبدالرحمٰن صاحب بنگلوری۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مالک مطبع فیض عام بنگلور نے شاہ آبادی پتھر کو اغراض طباعت کے لئے مفید ظاہر کر کے مبلغ پانچسو روپیہ اوائل ماہ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ میں حاصل کئے۔

قدردانی صاحب عالم مرزا لبیب صاحب۔

صاحب عالم مرزا نظام شاہ صاحب لبیب دہلوی اڈیٹر رسالہ افادہ کے نام وسط ماہ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ میں بالفعل پچاس روپیہ ماہانہ رسالہ کی امداد کی غرض سے جاری فرمائے گئے بعد کو یہ ماہوار صاحب عالم کے نام مادام الحیات فرمادی گئی۔ حضرت لبیب اس زمانہ کے خوش فکر شعرا میں سے ایک ہیں۔

قدردانی ملک محمد دین صاحب اعوان۔

ملک محمد دین صاحب اعوان اڈیٹر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین (پنجاب) نے بارگاہ خسروی میں مقامات مقدسہ کے نقشے پیش کئے تو بتاریخ ۱۱ ماہ شوال المکرم ۱۳۳۶ھ انکو ڈھائی سو روپیہ بطور انعام عطا فرمائے گئے۔ اور اُن کے رسالہ صوفی کیلئے ماہانہ ایک سو روپیہ کلدار وغیرہ ماہ مذکور سے پسند خاطر اقدس ہوئے اس ماہوار میں بکرات ومرات توسیع ہوئی۔ لیکن استفدامی عمل

کب سے ہوا۔ راقم الحروف کو اس کی اطلاع نہیں ہے۔

قدر افزائی مولوی محمدؐ دین صاحب لاہوری۔

مولوی محمدؐ دین صاحب اڈیٹر میونسپل گزٹ لاہور کی درخواست پر اُن کے تیار کردہ چالیس عدد کرۂ ارض خرید کئے جانے کی منظوری اوائل ماہ شوال المکرم ۱۳۳۷ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ اس موقعہ پر اُن کے نام دو سال کے لئے سو روپیہ ماہانہ وظیفہ عنایت فرمایا گیا۔ جو بالآخر مادام الحیات فرمادیا گیا۔

عزت افزائی مولوی اکبر علی صاحب مدیر صحیفہ۔

مولوی اکبر علی صاحب مدیر اخبار صحیفہ کے مسدود شدہ چندہ کی رقم اُن کو واپس دینے کی منظوری اوائل ماہ ذیحجتہ الحرام ۱۳۳۷ھ میں عزورود لائی۔ اس اخبار کی توسیع اور مشنری خریدکرنے کی غرض سے مبلغ دس ہزار روپیہ کا بلا سودی قرضہ بتاریخ ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ عطا فرمایا گیا۔ مولوی صاحب ملک کے نہایت دل سوز ادیب اور محنت کش اخبار نویس ہیں۔

قدردانی منشی بلاقی داس صاحب دہلوی۔

منشی بلاقی داس صاحب مالک میور پریس دہلی کی درخواست پر اُن کے یہاں کے مطبوعہ نسخہ جات کلام پاک کو مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار میں خرید کئے جانے کی منظوری آغاز عشرۂ ثانی ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قدردانی مولوی نظام الدین صاحب بدایونی۔

مولوی نظام الدین صاحب اڈیٹر اخبار ذوالقرنین بدایوں کے نام ایک سال کے لئے سو روپیہ ماہانہ جاری کرنے کی منظوری اوائل ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۹ھ میں عز ورود لائی۔ مدت منظورہ کے بعد ایک سال کی توسیع اواخر ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ خدا کرے مولوی صاحب حضور پرنور کے اس عطیے سے اب بھی بہرہ مند ہو رہے ہوں۔

عطا حقوق استقلال ملازمین مطبع دائرۃ المعارف۔

مطبع دائرۃ المعارف کے ملازمین کو مثل دیگر سرکاری ملازمین حسب ضابطہ حق وظیفہ قبل عید الضحیٰ ۱۳۳۹ھ عطا فرمایا گیا۔

امداد مطبع اعجاز محمدی آگرہ۔

مطبع اعجاز محمدی آگرہ سے کم قیمت پر تین ہزار پارے مبلغ ایک ہزار روپیہ خریدنے کی منظوری آخر عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں عز ورود لائی۔

اجازت تسمیہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد۔

سید عبدالقادر صاحب تاجر کتب چار مینار حیدرآباد کو ان کے مطبع کا نام اعظم اسٹیم پریس رکھنے کی اجازت اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قیام مطبع جامعہ عثمانیہ حیدرآباد۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے متعلقہ مطبع کو ہنگامی طور پر قائم رکھنے کی

منظوری وسط ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۴۱ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اور پھر یونیورسٹی کے اس مطبع کے وجود کو ضروری تصور فرمایا گیا۔ مولوی ابوبکر خاں صاحب مہتمم کی توجہ سے اب تک اس مطبع سے بہت ہی ضروری کتابیں طبع ہو کر شایع ہو چکی ہیں۔

امداد اخبار یونائٹڈ انڈیا و انڈین اسٹیٹس۔

اخبار یونائٹڈ انڈیا و انڈین اسٹیٹس کی معاونت رقمی سو روپیہ ماہانہ جنوری ۱۹۲۴ء سے اواخر ماہ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ میں منظور فرمائی گئی اور اخبار کی دو درجن کاپیاں دفاتر کے لئے خرید کئے جانیکی ہدایت اعزورود ہوئی۔

عزت افزائی مولوی بدیع الدینصاحب۔

رسالہ مورخ مدراس کے سابق اڈیٹر مولوی بدیع الدین صاحب فاروقی کے نام غرہ ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۴ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات جاری فرمائے گئے۔

امداد رسالہ اسلامک کلچر حیدر آباد۔

اسلامی ادب و تہذیب کی اشاعت کی غرض سے ایک سہ ماہی رسالہ زبان انگریزی میں جاری کرنے کے لئے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی منظوری آخر ماہ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ میں عزورود لائی۔ ترتیب اشاعت مضامین، اور نگرانی وغیرہ سے متعلق تجاویز منظور فرمائی گئیں۔ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ میں سرکاری امداد کو سکہ کلدار میں تبدیل فرمادیا گیا۔ رسالہ اسلامک کلچر کے بانی مولوی محمد مار ماڈیوک پکتھال تھے جو حیدر آباد کے موقر خدمات انجام دیکر یورپ واپس تشریف لیگئے۔ اور تادم واپسیں اسلامی اور ادبی خدمات کو

انجام دیتے رہے۔ مولوی صاحب کی وفات بتاریخ ۲۷ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ کو واقع ہوئی

قدرافزائی ملا واحدی صاحب۔

ملا عبدالقادر واحدی صاحب دہلوی اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کے نام تاریخ حکم سے تاحیات پچیس روپیہ کلدار ماہوار تاحیات ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۸ھ میں جاری فرمائے گئے۔

خریدِ حصص اخبار انڈین ڈیلی میل بمبئی۔

اخبار انڈین ڈیلی میل بمبئی کے سات فیصدی سالانہ منافع والے تین لاکھ روپیے کے ڈبینچرز منجانب سرکار عالی خرید کئے جانے کی منظوری اواخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۸ھ میں صادر فرمائی گئی۔ کارپردازان اخبار کی مکرر التماس پر مبلغ تیس ہزار روپیہ کے ڈبینچرز خرید کرنے کا ارشاد اواخر ۱۳۴۹ھ میں شرف صدور لایا۔

سرپرستی مسٹر سرما اڈیٹر اخبار بنگالی۔

مسٹر سرما اڈیٹر اخبار بنگالی کلکتہ کو مبلغ پچیس ہزار روپیہ کلدار یکمشت بطور عطیہ بتاریخ ۶ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ عنایت فرمائے گئے۔

سرپرستی اخبار مسلم آوٹ لک لاہور۔

اخبار مسلم آوٹ لک لاہور کے نام سال اول کے لئے یکمشت مبلغ بیس ہزار روپیہ کلدار اور سالہائے مابعد میں مبلغ پانچہزار روپیہ سالانہ امداد اس شرط سے بتاریخ ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ منظور فرمائی گئی کہ

"جب چاہے سرکار اس کو بند کر دے"

سرپرستی فنونِ لطیفہ

(۵)

عطیہ کتب بہ میجر ڈریک براک من۔

میجر ڈریک براک من رزیڈنسی سرجن کو بطور یادگار حضرت غفران مکان نے کتب ویوز آف حیدرآباد و گلمپسز آف حیدرآباد کا ایک ایک نسخہ ۱۳۲۰ھ میں عطا فرمایا تھا۔

عطیہ کتاب گلمپسز آف حیدرآباد بہ نظام کالج۔

کتب خانہ نظام کالج کے لئے پیشگاہ حضرت غفران مکان سے نواب (سر) افسر الملک (مرحوم) کے ذریعہ کتاب گلمپسز آف حیدرآباد کے دو نسخے (ایک انگریزی، ایک اردو) ۱۳۲۱ھ میں عطا فرمائے گئے تھے۔

عطیہ تصاویر بہ ریلوے بورڈ و مدرسۃ العلوم۔

سرکار عالی کے ریلوے بورڈ کے کمرہ میں رکھے جانے کی غرض سے ولایت کو روانہ کرنے کے لئے حضرت غفران مکان نے اپنی عکسی تصویر ۱۳۲۱ھ میں عطا فرمائی تھی۔ اسی طرح علی گڑھ کے

ٹرسٹی صاحبان کی درخواست پر حضرت نے اپنی ایک روغنی نظام میوزیم ۱۳۲۲ھ میں بخوشی عنایت فرمائی۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ حضرت نے وکٹوریہ موریل کے لئے مس گانٹلٹ سے اپنی اور سالار جنگ اول کی روغنی تصویریں تیار کرا کے ۱۳۲۶ھ میں مصورہ کو صلہ مرحمت فرمایا تھا۔

سرپرستی کارخانہ راجہ دین دیال۔

مصور جنگ راجہ دین دیال متوفی حضرت غفران مکان کے مصور اور اپنے کام کی خوبی کے اعتبار سے ملک میں شہرت عام رکھتے تھے حضرت بھی اُن کی قدر افزائی اور ناز برداری کرتے رہتے تھے۔ اسی لحاظ سے اُن کے مطالبہ کی رقم مبلغ دس ہزار دو سو ستاون روپیہ بارہ آنہ کلدار، متوفی کے فرزند مسٹر گیان چند کو ادا کرنے کی منظوری ۱۳۲۳ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اور ہز رائل ہائینس شہزادہ ویلس (جارج پنجم آنجہانی) کی سیر حیدر آباد کے متعلق آٹھ البم جو تیار کئے گئے تھے اُن کی بابت مبلغ پانچ ہزار روپیہ اُن کی مصوری کے کارخانہ کو ۱۳۲۹ھ میں عنایت ہوئے۔ مسٹر گیان چند کی مسدود شدہ ماہوار پانچ سو روپیہ ماہ صیام ۱۳۳۲ھ میں بارگاہ حضور پر نور سے جاری فرمائی گئی۔ اس ماہوار کے بقایا میں سے تین سال کی رقم حضور کی تخت نشینی سے مسٹر گیان چند کے قرضخواہوں میں تقسیم کرنے کی ہدایت عز ورود لائی راجہ دین دیال و فرزندان کو اس وقت بطور خاص یاد فرمایا جاتا ہے جب کوئی بڑا کام نکلتا ہے۔ یا کوئی بڑا مہمان آتا ہے۔ اُن کے ایسے کاموں کے منجملہ ہم حضرت غفران مکان کی روغنی تصویر کو

تاریخی پاتے ہیں جس کو ٹاؤن ہال کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ بارگاہ حضور پر نور سے مبلغ تین ہزار روپیہ کلدار بطور صلہ وسط ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ میں مرحمت فرمائے گئے تھے۔ نواب وسٹرائے بہادر اور اُن کے اسٹاف کے واسطے تصاویر تیار کر کے کارخانہ نے یہاں سے روانہ کرنے کا قصد کیا۔ اور مراسلت میں منجانب حضرت غفران مکان تحریر کرنیکی اجازت چاہی جو حضرت نے عطا فرمائی۔ حضرت نے اس موقعہ پر اپنے مدار المہام کو حکم دیا تھا کہ

"جس قدر رقم بطور قیمت اس فرم کو دینا مناسب سمجھتے ہیں ادا کر دیجائے"

عطاء تصویر بہ مسٹر بولجر۔

دربار دہلی کے متعلق روساء ہند کی نسبت مصور مضامین لکھنے کی غرض سے مسٹر بولجر نے حضرت غفران مکان سے تصویر طلب کی تو اُن کی یہ خواہش ۱۳۲۹ھ میں پوری کی گئی۔

قدردانی اخبار ٹائمس آف انڈیا۔

دربار دہلی کے متعلق اخبار ٹائمس آف انڈیا بمبئی کے مالکان نے دو کتابوں کے شایع کرنے کا اعلان کیا تو ۱۳۲۹ھ میں اُن کو ایک شاہی تصویر عنایت' اور دونوں کتابوں کے تیس نسخے خرید کئے جانیکی ہدایت فرمائی گئی۔

قدردانی البم مرتبہ مسٹر پرشوتم۔

روساء ہند کا البم تیار کرنے کی غرض سے بارگاہ اقدس واعلیٰ سے مسٹر پرشوتم کو ایک شاہی تصویر ۱۳۲۹ھ میں عطا فرمائی گئی۔ اور

اس البم کے دو نسخے بقیمت فی نسخہ دو سو روپیہ کلدار خرید کئے جانے کی منظوری عزوروولائی۔

کتاب مصور غارہائے اجنٹہ۔

غارہائے اجنٹہ کی تصویروں کی کتاب کے چھ نسخے منجانب سرکار عالی خرید کئے جانے کی ہدایت شبرات سلہ ۱۳۳۱ھ کے بعد کے ہفتہ میں اور انڈیا کتاب خانہ لندن کی مصور کتاب اجنٹہ کو نام مبارک خسروی سے معنون کئے جانے کی اجازت بتاریخ ۷ ارماہ صیام ۱۳۳۲ھ صادر فرمائی گئی۔

حفاظت کتب قدیمہ وغیرہ۔

قدیم قلمی کتب، خط ولایت، یا قطعات محررہ عماد الحسینی ویلمی جو شخص گزرانے اس سے حضور پرنور نے ذریعہ جریدہ غیر معمولی مصدرہ ۹ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ وعدہ فرمایا کہ

"واجبی قیمت پر اشیاء مذکورہ خرید لی جائیں گی یا خاص خاص حالات میں بعاوضہ اشیا، تاحیات ماہوار خاص بطور وظیفہ جاری کیجائے گی، بشرطیکہ پسند آئیں۔"

اسی طرح ذریعہ جریدہ غیر معمولی مزینہ ۱۶ ارماہ مذکور ارشاد ہوا کہ

"جن جن کم استطاعت لوگوں نے اپنی قیمتی کتب و قطعات کو مارواڑیوں وغیرہ کے ہاں رہن رکھا ہے وہ بذریعہ کوتوال بلدہ فک رہن کرواکر میرے ملاحظہ میں پیش کئے جائیں۔ بہی کھاتہ دیکھکر جو اصل قیمت پہ اشیا رہن ہوئی ہیں۔ وہ منجانب سرکار ادا کر دیجائیں۔ فک رہن ہو جائیگا۔ میں نے خاص اس کام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے ذریعہ یہ کارروائی عمل میں آئیگی۔ بہرحال

جس قدر قلمی نادر کتب اس وقت منتشر اور بری حالت میں پڑی ہوئی ہیں، وہ سب میرے ہاں داخل ہونا چاہیئے "

حفاظت و تصویر کشی غار ہائے اجنٹہ۔

اجنٹہ کی حفاظت و درستی کی تجاویز پیش کرنے کی غرض سے ماہر فن پروفیسر سنجونی کے خدمات آٹھ ماہ کے لئے حاصل کرنے کی منظوری آخر عشرۂ ثانی ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ پر شرف صدور لائی۔ اطالوی پروفیسر چکونی جنھوں نے حیدرآباد آکر اجنٹہ کی تصاویر کی درستی کا کام حسب ہدایت حضور پرنور انجام دیا تھا۔ اُن کے لئے مبلغ اٹھارہ سو پونڈ کی منظوری اواخر ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۱ھ میں صادر فرمائی گئی۔ اِن غاروں کی رنگین عکسی تصاویر چار حصوں میں شائع کرنے کے اخراجات کے سلسلہ میں پہلی جلد کے لئے پیشگی مبلغ دو ہزار پونڈ اور ہر جلد مابعد کے لئے مبلغ ایک ہزار پونڈ کی منظوری اوائل عشرۂ ثانی ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

قدردانی محمد امیر خانصاحب خوشنویس۔

محمد امیر خاں صاحب (مرحوم) خوشنویس، دفتر معتمدی تعمیرات عامہ کے ملازم، حیدرآباد کے قدیم متوطن، اور دولت آصفیہ کے دیرینہ وابستگان میں گزرے ہیں۔ اِن کے گزرانیدہ دو مرقعوں کے صلہ میں بارگاہ اقدس سے مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام سنہ ۱۳۳۲ھ میں عطا فرمائے گئے تھے۔ وسط ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۷ھ میں اُنکی اُس زمانہ کی ماہوار ایک سو سولہ روپیہ کو بطور وظیفہ مادام الحیات

اس غرض سے جاری فرمایا گیا کہ وہ طالبان نزدیک و دور کو اپنے فن سے فیضیاب کرتے رہیں۔ لیکن موت نے اُن کو اس کام کا زیادہ موقع نہ دیا۔

عطیہ پرچم و شبیہ بہ سینٹ جانس کالج آگرہ۔

سینٹ جانس کالج آگرہ کے پرنسپل ریورنڈ ہٹس کی درخواست پر مدرسہ کلب میں آویزاں کرنے کی غرض سے ایک پرچم آصفی اور شبیہ مبارک روانہ کرنے کی ہدایت آغاز ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ میں عز ورود لائی۔

تیاری تصاویر شاہان آصفیہ۔

ٹاون ہال حیدرآباد میں شاہان آصفیہ کی روغنی تصاویر تیار کر کے آویزاں کرنے کی اجازت وسط ماہ صیام ۱۳۳۴ھ میں عنایت فرمائی گئی۔ اور اس کام کے لئے مبلغ تین ہزار آٹھ سو چالیس روپیہ منظور فرمائے گئے۔

تیاری شبیہ شاہانہ برائے مجلس عالیہ عدالت۔

مجلس عالیہ عدالت کو شبیہ شاہانہ سے مزین کرنے کی غرض سے فرانکل فوٹوگرافر سے عمدہ تصویر (بسٹ و دستار) کی حاصل کر کے اس کے مطابق روغنی تصویر تیار کرنے کی ہدایت آغاز ماہ شوال المکرم ۱۳۳۷ھ میں مرحمت فرمائی گئی۔ اس کے بعد ماہ ذیقعدۃ الحرام میں عینک والی تصویر پسند خاطر مبارک ہوئی۔ اور وسط ماہ ذیحجۃ الحرام میں مسٹر سجاد حسین معلم گورنمنٹ ہائی اسکول سے اس کو تیار کرنے کی

فرمایش کئے جانے کی منظوری شرف صدور لائی۔

قلمی امداد پروفیسر رووین اسٹائن۔

پروفیسر رووین اسٹائن جو کتاب ہندوستان کے فنون لطیفہ پر لکھ رہے تھے۔ اس میں درج کرنے کی غرض سے ممالک محروسہ سرکار عالی کی تصاویر موجودہ سررشتہ آثار قدیمہ سے روانہ کرنے کی اجازت آخر عشرۂ ثانی ماہ صیام ۱۳۴۲ھ میں عز ورود لائی۔

نمایش فنون لطیفہ ٹاون ہال بلدہ۔

مسز ٹرینچ کی درخواست پر ۹ر دسمبر سے ۱۶ر دسمبر تک ٹاون ہال میں نمایش فنون لطیفہ منعقد کئے جانے کی اجازت اوائل ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ میں عطا فرمائی گئی تھی۔

وظیفہ سید محمد حسین منجھو صاحب سوزخوان۔

سید محمد حسین عرف منجھو صاحب سوزخوان کے نام غرہ ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ سے پچاس روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات جو بارگاہ خسروی سے جاری فرمائے گئے تھے بعد کو المضاعف فرمادئے گئے۔

سرپرستی مجالس و معاہد

عطاء امدادیہ انجمن ترقی اردو۔

نواب عماد الملک مرحوم ابتداء قیام انجمن ترقی اردو سے اس کے ساتھ اپنی دل بستگی کا اظہار فرماتے رہے۔ جب کبھی علمی معاونت کا موقعہ آیا۔ انجمن کی اعانت خود بھی فرمائی، اور دوسروں کو مدد کیلئے آمادہ فرمایا کیئے۔ انھیں کی بزرگانہ توجہ کے باعث اکابر ملک میں سے جو بزرگ اس انجمن کی جانب متوجہ ہوئے۔ رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر ان میں سے ایک ہیں۔ نواب صاحب کی سفارش پر اواخر ماہ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۲ھ میں حضور پر نور نے انجمن کی سرپرستی بخوشی قبول فرمائی۔ صلہ مصنفین کی غرض سے بارہ سو روپیہ سالانہ جو سرکاری موازنہ میں شریک کیئے جاتے تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر انجمن کی امداد کے طور پر عنایت فرما دئے۔ اور ماہ شوال المکرم ۱۳۳۴ھ میں اس امداد کو مبلغ پانچہزار روپیہ تک وسعت عطا فرمائی۔ سرکار عالی کے زنانہ و مردانہ مدارس کے لیئے علحدہ علحدہ ریڈروں کے

دو سلسلے طبع کرنے کی غرض سے انجمن کو مبلغ دس ہزار روپیہ پانچ سال میں باقساط ادا کرنے کی شرط سے اوائل ماہ ذیحجۃ الحرام سنہ ۱۳۴۷ھ میں عنایت ہوئے۔ اردو لغت کا کام بھی سرکار عالی کی جانب سے انجمن کے معتمد مولوی عبدالحق صاحب کے سپرد فرمایا گیا۔ اور دس سال کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ ماہانہ امداد بتاریخ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ھ منظور فرمائی گئی۔

امداد انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور کے واسطے ابتدا میں تین سال کے لئے سرکار عالی کی جانب سے مبلغ دس ہزار روپیہ کلدار سالانہ عطیہ اواخر ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۵ھ میں منظور فرمایا گیا۔ مزید توسیعات اس کے بعد عطا فرمائے جاتے رہے۔ آخری سہ سالہ توسیع بتاریخ ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۸ھ عنایت ہوئی تھی۔ انسٹی ٹیوٹ کی انتظامی مجلس میں سرکار عالی کا ایک نمائندہ ابتدا سے شریک رہا ہے۔

امداد انجمن موید الاسلام فرنگی محل۔

انجمن موید الاسلام فرنگی محل لکھنؤ کے نام آغاز ماہ صیام سنہ ۱۳۳۶ھ سے دو سو پچاس روپیہ کلدار جاری فرمائے گئے۔ یہ امداد مولوی قطب الدین عبدالوالی صاحب کو ایصال کرنے کی اجازت اواخر ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۴ھ میں مرحمت فرمائی گئی۔

امداد انجمن اوراق متبرکہ حیدرآباد۔

قرآن شریف اور کتب متبرکہ کے احترام کا پاس سرکار آصفیہ کو

ہمیشہ ملحوظ خاطر رہا۔ حضرت غفران مکان کے عہد کا ذکر ہے کہ اوراق مقدسہ کی بے احتیاطی نہ ہونے کے متعلق ایک اعلان کا مسودہ ماہ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ میں منظور فرمایا گیا تھا۔ حضور پرنور کے عہد میں بھی ذریعہ جریدہ غیر معمولی مؤرخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ احکام مناسب صادر فرمائے گئے۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے انجمن اوراق متبرکہ کے نام پچاس روپیہ ماہانہ از اخر ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں جاری فرمائے گئے۔

امداد اورنیٹل ایجوکیشنل کانفرنس۔

مجوزہ آل انڈیا اورنیٹل ایجوکیشنل کانفرنس پونہ کی امداد یکمشت مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار وسط ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۷ھ میں فرمائی گئی۔ ارشاد اقدس شرف صدور لایا کہ

"یہاں سے جو ماہرین علوم مشرقی یا عہدہ داران اس کانفرنس میں شریک ہونا چاہیں اُن کو شرکت کی اجازت دیجائے۔"

امداد انجمن حمایت اُردو کانپور۔

انجمن حمایت اُردو کانپور کے اعزازی معتمد کی درخواست پر انجمن کے نام پچیس روپیہ کلدار ماہانہ از اخر ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۳۷ھ میں جاری فرمائے گئے۔

امداد انجمن اسلامیہ گورکھپور۔

انجمن اسلامیہ گورکھپور کی درخواست پر ایک سو روپیہ کلدار ماہانہ امداد از اخر ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں جاری فرمائی گئی۔

امداد انجمن ترقی تعلیم امرتسر۔

انجمن ترقی تعلیم امرتسر کے نام اوائل ماہ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ میں ڈھائی سو روپیہ کلدار ماہوار امداد مسروست پانچ سال کے لئے اس شرط کے ساتھ منظور فرمائی گئی کہ اس کے منجملہ ایک سو روپیہ ماہانہ عربی تعلیم پر صرف کئے جائیں۔ اور ان طلبہ کو ترجیح دیجائے جو انگریزی پڑھنے کے بعد عربی کی تکمیل پر آمادہ ہوں۔

اجازت تسمیہ شاہانہ بہ عبدالرزاق و شرکاء۔

مسرس عبدالرزاق اینڈ کمپنی کو ان کے قائم کردہ عجائب خانہ کو عثمانیہ میوزیم آف انڈین میڈیسنل پلانٹس کے نام سے موسوم کرنے کی اجازت بتاریخ ۵ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ عطا فرمائی گئی۔

نمائندگی جامعہ عثمانیہ در جشن جامعات۔

کیمبرج یونیورسٹی کے جشن جوبلی میں جامعہ عثمانیہ کی نمائندگی کی غرض سے جامعہ مذکور کے دو پروفیسر مولوی وحیدالرحمٰن صاحب اور خلیفہ عبدالحکیم صاحب جو اس زمانہ میں یورپ میں زیر تعلیم و تربیت تھے۔ بتاریخ ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۴۱ھ نامزد فرمائے گئے۔ لیڈس یونیورسٹی کے جشن جوبلی میں اپنی یونیورسٹی کی نمائندگی فقط خلیفہ صاحب نے کی، جس کے لئے انھیں اوائل ماہ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ میں حکم دیا گیا تھا۔

وظیفہ معتمد صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور۔

انجمن حمایت اسلام لاہور، پنجاب کی ایک مرکزی تعلیمی جماعت ہے۔ جس کے ساتھ متعدد تعلیم گاہیں، مع ایک مرکزی درس گاہ کے شہر

لاہور میں موجود ہیں۔ اس انجمن کے جنرل سکریٹری مولوی شمس الدین صاحب جس زمانہ میں اپنے اوقات عزیز کو ان قومی کاموں پر صرف فرمارہے تھے۔ انھیں اپنے کاموں کے آگے دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی۔ ان کے سامنے یہ سوال کہ بی بی کیا کھائیں گی، بچے موسمی تغیرات سے کسطرح مقابلہ کرسکیں گے۔ ایک مہمل سوال تھا۔ کسی طرح یہ حقیقت حضور پر نور کے سمع ہمایونی تک پہنچی تو مولوی صاحب کے نام غرہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ سے تاحیات سو روپیہ کلدار ماہانہ تاحیات جاری فرمائے۔

اجازت ترسیل قواعد ڈاکخانجات بہ افغانستان۔

افغانستان کے سررشتہ ڈاک کی درخواست پر حکومت سرکار عالی کے مروجہ قوانین ٹپہ بوساطت رزیڈنسی روانہ کرنے کی اجازت سلخ ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ کو عطا فرمائی گئی۔ مولوی محمد احمد صاحب ناظم ٹپہ اور ان کے پیش رو قابل مبارکباد ہیں۔

امداد صدر انجمن اسلامیہ دوسوہہ۔

صدر انجمن اسلامیہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور پنجاب کے نام یکم مارچ ۱۹۲۳ء سے دو سال کے لئے پچاس روپیہ سکہ کلدار ماہانہ امداد مقرر فرمائی گئی۔ غرہ ماہ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ سے ایک سو روپیہ ماہانہ جاری فرمائے گئے۔

وظیفہ مولوی عبدالمجید صاحب حیدرآبادی۔

مولوی عبدالمجید صاحب ناظم اعزازی انجمن صفۃ الاسلام حیدرآباد دکن ان چند بہی خواہان قوم میں ہیں جو دلی درد کے ساتھ

قوم کے درد کا مداوی کرنے میں مشغول ہیں۔ انجمن کے مفید کاموں اور مولوی صاحب کی تن دہی کا ذکر دربار شاہانہ میں آیا تو اُن کے نام بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ بشرط ادائے خدمت ماہ دام الحیات سو روپیہ ماہانہ عنایت فرمادئے۔

اجازت تقریر مولوی مارما ڈیوک پکتیال۔

مولوی مارما ڈیوک پکتیال مرحوم جس زمانہ میں سرکار عالی کی سلک ملازمت میں شامل تھے۔ مولوی عبد الحمید حسن صاحب (موجودہ میر مدراس) کی درخواست پر آئندہ ماہ دسمبر میں مدراس جاکر لکچر دینے کی اجازت ۱۳۴۵ھ میں عنایت فرمائی گئی تھی۔

اجازت تقریر پروفیسر شیشادری۔

بنارس ہندو یونیورسٹی کے پروفیسر شیشادری کو حیدر آباد آکر انگریزی ادب پر ٹاون ہال میں بتاریخ ۱۴ اکتوبر تقریر کرنیکی اجازت اوائل عشرۂ ثانی ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ میں عطا فرمائی گئی۔

شرکت ڈاکٹر کور لاد الا در طبی کانفرنس۔

طبی کانفرنس کلکتہ میں سرکار عالی کے سررشتہ طبابت کی جانب سے ڈاکٹر کور لادالا کو شرکت کرنے کی اجازت بتاریخ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ عنایت فرمائی گئی۔

فراہمی کورٹ آف آرمس بہ ریاست بھوپال۔

ریاست بھوپال کی درخواست پر سرکار عالی کے کورٹ آف آرمس اور موٹو وغیرہ کے نمونے مع تاریخی حالات بھیجے جانے کی

منظوری اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۶ھ میں عنایت فرمائی گئی۔

رکنیت انڈین ہسٹاریکل ریکارڈ کمیشن۔

مولوی سید خورشید علی صاحب ناظم دفتر دیوانی و مال وغیرہ حیدرآباد کے اُن چند مخصوصین میں ہیں جو مختلف جہات میں مفید کام کرکے بنی نوع کو فائدہ پہنچایا کرتے ہیں۔ حکومت ہند نے انڈین ہسٹاریکل ریکارڈ کمیشن قائم کیا تو حیدرآباد کی جانب سے اُن کو کمیشن کا مراسلتی رکن بنانے کی اجازت حضور پرنور نے اوائل ماہ صیام ۱۳۴۵ھ میں عنایت فرمائی۔ ہندوستان کے مختلف بلاد میں جب کبھی اس کمیشن نے اپنے اجلاس کئے مولوی خورشید علی صاحب نے سرکار عالی کی جانب سے اُن سب میں شرکت فرمائی۔

سرپرستی مسٹر محمد شفیع تیراک۔

مسٹر محمد شفیع سابق متعلم عثمانیہ کالج کے فن تیراکی کا مظاہرہ کلکتہ میں ہوا اور اس کی شہرت دور دور پہنچی تو عمائد ملک نے انگلستان جاکر رودبارہ کو عبور کرنے کی فرمائش اُن سے کی۔ ایک دو نے تو مسٹر شفیع کے لئے اپنی جیبوں کو بھی کشادہ کردیا۔ لیکن دکن اور عثمانیہ یونیورسٹی کے اس فرزند نے اپنے مالک کی توجہ فرمائی پر تکیہ کیا۔ بالآخر بارگاہ اقدس سے بطور امداد مبلغ پانچہزار روپیہ آخر عشرۂ اول ماہ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ پر عطا فرمائے گئے۔ اتنے بڑے عزم کے لئے یہ رقم کیا کافی ہوسکتی تھی۔ مگر مکرر بارگاہ اقدس میں

عرض کیا گیا، اور صدا کبھی خالی نہ گئی۔ دو مرتبہ مجموعی طور پر ساڑھے تین سو پونڈ عنایت فرمائے گئے۔ آخری مرتبہ واپسی کے مصارف بھی مرحمت ہوئے۔

امداد خواتین اہل اسلام مدراس۔

انجمن خواتین اہل اسلام مدراس کی درخواست پر پچاس روپیہ کلدار ماہانہ اور مبلغ دو ہزار روپیہ کلدار یکمشت امداد بتاریخ ۸؍ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ عطا فرمائی گئی۔

نقاشی تصاویر اجنٹ رزیڈنسی حیدر آباد۔

رزیڈنسی حیدر آباد کے لئے اجنٹ کی چار تصویروں کی نقاشی منجانب سرکار عالی کئے جانے کی اجازت بتاریخ ۲۵؍ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ عنایت فرمائی گئی۔

استعمال نشان دستار مبارک در تمغہ جات۔

سرکار عالی کے بوائے اسکاؤٹس کے اعلیٰ درجہ کے تمغہ جات میں دستار مبارک کا نشان استعمال کئے جانے کی اجازت بتاریخ ۲۵؍ جمادی الاول عطا فرمائی گئی۔

قیام کیمپ و انجمن کشافات۔

بلارم رزیڈنسی میں کشافات (گرل گائڈز) کا کیمپ قائم کرنے کا وقت آیا تو حضور پرنور نے اس کام کے لئے مبلغ تیس ہزار روپیہ زائد از موازنہ عشرۂ ثالث ماہ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ میں عنایت فرمائے کشافات کی تربیت کے لئے ایک انجمن قائم کر کے اس کو ہندوستان کی

مرکزی انجمن سے ملحق کرنے کی اجازت سلخ ماہ صیام کو عطا فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ

"رزیڈنٹ صاحب نے اس بارہ میں جو دلچسپی لی ہے، اس کا شکریہ ادا کیا جائے"

ریلیز و تقاریب میں استعمال کرنے کی غرض سے بتوسط نواب عثمان یار الدولہ (مرحوم) چیف اسکاؤٹ (صاحب عالیشان) کے پاس پرچم آصفی روانہ کرنے کی ہدایت بتاریخ ۱۴؍ شوال المکرم مرحمت فرمائی گئی۔

روانگی حیدرآباد اولمپک ایسوسی ایشن۔

آل انڈیا اولمپک ایسوسی ایشن واقع الہ آباد میں شرکت کرنیکی غرض سے بتاریخ ۱۸؍ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ حیدرآباد اولمپک ایسوسی ایشن کو مبلغ ایک ہزار روپیہ کلدار مرحمت فرمائے۔

سرپرستی دائرہ معارف اسلامیہ لاہور۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال کے دائرہ معارف اسلامیہ لاہور کی امداد بتاریخ ۱۸؍ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ تین سال کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ سے فرمائی گئی۔

تتمہ

ہم اپنی کتاب "حیدرآباد کی علمی فیاضیاں" کا اشاریہ تیار کرنے بیٹھے تو
اصل کتاب میں ہمیں بعض ایسے ناموں کی کمی نظر آئی جن کے متعلق ہم بایقین
ہوا ہے اور اشاریہ میں درج کر چکے تھے۔ مگر طبع ہونے کی نوبت اصل
کتاب کے ساتھ نہ آئی۔ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ہندگیر شہرت کے
مالک ہیں۔ اسی طرح ابو الفتح محمد عبد الرحیم صاحب نے دیوان حافظ پر
نہایت قدردانی فرما کر ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ہم ان حضرات سے
عذرخواہ ہیں کہ اپنے زمانے کے ایک اہل قلم کی وارستہ مزاجی پر چشم پوشی سے
کام لینا پڑیگا اور اسے معاف فرمانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

(مؤلف)

صلۂ صحت دیوان حافظ شیرازی۔

ابو الفتح محمد عبد الرحیم صاحب منتظم دفتر فینانس کے مصححہ دیوان حافظ کے پانچ سو نسخے منجانب سرکار عالی بہ نگرانی مؤلف طبع کرنے کی منظوری اوائل ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۱ھ میں صادر فرمائی گئی مؤلف کو مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حالی بطور صلہ یکمشت عطا فرمائے گئے۔

مگر ارشاد ہوا کہ

"اُن کو اس کے کاپی رائٹ پر کوئی حق نہ ہوگا"

قدر افزائی خواجہ حسن نظامی صاحب۔

خواجہ حسن نظامی صاحب لفظی و معنوی دونوں حیثیتوں سے آج پیر ہیں۔ ایک زمانہ میں وہ فقط انشا پرداز تھے۔ اور ہم اسی زمانہ سے اُن کے دیکھنے والے ہیں۔ باوجود اس کے ہمارے لئے یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ وہ اپنی پیری کے اعتبار سے زیادہ کامیاب ہیں۔ یا اپنی انشا پردازی کے لحاظ سے، ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اب اُنکی انشا پردازی کا عالم ہے۔ اور پیری پر شباب کی بہار۔ خواجہ صاحب کی پیری کے ہزاروں شیفتہ۔ اور انشانگاری کے ہزاروں فریفتہ ہر جگہ موجود ہیں۔ اور اپنی ان خوبیوں کا اثر حیدر آباد میں بھی شاہ و گدا پر یکساں رکھتے ہیں۔ حضور پر نور بنفس نفیس خواجہ حسن نظامی صاحب کے اس قبول عام سے واقف ہیں۔ اسی سبب سے غرہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۴۱ھ سے خواجہ صاحب کے نام دوسو روپیہ کلدار مادام الحیات جاری فرمائے گئے تھے۔ خواجہ صاحب کے مولفہ سات مذہبی رسالوں کو شریک نصاب کرکے واجبی قیمت پر اُن سے خریدنے کی اجازت اواخر ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۳ھ میں عطا فرمائی۔ خواجہ صاحب بڑے دقیقہ شناس ہیں۔

اشاریہ

حیدرآباد کی علمی فیاضیاں

ب

بھ

پ

تمت